https://famousurdunovels.blogspot.com/

بے پناہ عشق

شیزہ

http://primenovels.blogspot.com/

بے پناہ عشق

از قلم: شیزہ

مکمل ناول

"وہ آفس سے تھکا ہارا گھر آیا" گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا وہ گھر کے اندر داخل ہوا

جاہاں مکمل خاموشی نے اُس کا استقبال کیا

کبھی وہ یہاں لاونج میں بیٹھی اُس کا انتظار کرتی تھی

"وہ ایک سرد آہ ہوا کے سپرد کرتا سڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں داخل ہوا جہاں صرف تنہائی ی تھی ملی

وہ اپنا کوٹ صوفے پر پھنکتا وہ بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا اور انکھیں بند کر لی

"انکھیں بند کرتے ہی ایک خوبصورت اور پاکیزہ عکس نظر آیا چہرہ پر معدم سی مسکراہت آئ ی

دو دن سے وہ اُسے ہر جگہ تلاش کر چکا تھا مگر وہ کہیں نہیں ملی

انکھیں کھولتے ہی اُس کی مسکراتی ہوئی ی تصویر آنکھوں کے سامنے تھی

کہاں ہو یار تم ایک دفعہ معاف کر دو مجھے،میں نے گناہ کیا ہے یہ سوچ کر کہ تم مجھے دھوکہ دے رہی

بس ایک دفعہ مجھے مل جاو یہ اذیت ختم کر دو میری تھک چکا ہوں خود سے لڑتے لڑتے بس ایک بار سامنے آ جاو

آنسوں اس کے رخسار بھگو رہے تھے ایک اور رات اس کی اذیت اور تنہائی ی میں گزرنی تھی

ماما! کہاں ہے آپ وہ کچن میں داخل ہوتی ہوئی ی بولی، جہاں مریم بیگم ناشتہ بنا میں مصروف تھی

ویسے تو اس گھر میں کافی نوکر موجود تھے مگر کھانا اور ناشتہ مریم بیگم اپنے ہاتھوں سے ہی بناتی تھی

کیا ہوا ہے میری جان!

"ماما وہ دونوں بدتمیز کہاں ہے"

کیا ہوا ہے نور صبح صبح اتنا غصہ کیوں چندا

وہ ناشتہ بناتی مصروف انداز میں بولی

ماما زارا ایک دفعہ میری طرف دیکھے

وہ اُن کا چہرہ اپنی طرف موڑتی بولی

جیسے ہی مریم بیگم نے نور کی طرف دیکھا تو بے ساختہ اُن کی ہنسی نکل گ ئی ی

کیوں اُس کے منہ پر کمال کی پنٹنگ کی گ ئی ی تھی جس دیکھا کر اُن کی ہنسی نہیں روک رہی تھی

ہنس لے آپ بھی جائے میں نہیں بولتی وہ منہ پھولا کر وہی ٹیبل پر بیٹھ گ ئی ی

اچھا اچھا میری جان ہم ابھی اُن دونوں بدتمیزوں کی کلاس لیتے ہے

ہم آپ کی ناراضی افوڈا نہیں کر سکتے ہے آپ جائے منہ دھو کر آئے

وہ اس کو بجیتھی رضوانہ کو ناشتہ لگانے کا کہتی اُن دونوں کو دیکھنے چلی گ ئی ی

وہ جب باہر آئی ی تو وہ دونوں لان میں پانی سے کھیل رہے تھے

یہ آپ دونوں کیا کر رہے ہے!

مریم بیگم کی آواز پر نمرہ پائپ پھنکتی ان کی طرف آئی ی جب کے حیدر وہی کھڑا اپنے دانتوں کی نمائی ش کر رہا تھا

وہ ماما پہلے اس نے مجھ پر پانی پھنکا میں تو لان میں پودے دیکھنے آئی ی تھی

وہ مصوم شکل بناتی بولی،ماما یہ جھوٹ بول رہی حیدر جلدی سے اپنے دفاع کے لیے آگے آیا

جب کے مریم بیگم کی گھوری دونوں کو چپ کرا گ ئی ی جو پھر سے لڑنے کی تیاری کر رہے تھے

آپ دونوں کب بڑے ہو گے 20 کے ہو گ ئی ے ہے دونوں لیکن عقل ابھی تک نہیں آئی ی

اور یہ صبح صبح نور کے ساتھ کیا حرکت کی آپ نے بڑی بہن ہے وہ آپ کی اور کچھ دونوں میں وہ اپنے گھر جانے والی ہے

کیوں تنگ کرتے ہے آپ نور کو

وہ سوری ماما مگر آپی سوتے ہوے بہت کیوٹ لگتی ہے

اور اُن کی نیند اتنی گہری ہے کے کچھ بھی کر لو اُنے کچھ ہوتا ہی نہیں

حیدر نے ایک بار پھر دانتوں کی نمائی ش کرتے ہوے اپنا کارنامہ بتایا

بنا مریم بیگم کی طرف دیکھے جب اُس کی نظر اُن کے چہرے طرف گئی تو اُس کی زبان کو بریک لگی

جب کے نمرہ اس کی حالت پر ہنس رہی تھی

اوکے ماما سوری ہم آئیندہ آپی کو تنگ نہیں وہ دونوں کان پکڑتے ہوئے بولے

اس طرح کرنے پر مریم بیگم کے چہرے پر بھی مسکراہت آگئی

چلے آپ دونوں اندر اور جا کر کپڑے چینج کرئے اور اپنی آپی سے سوری کرئے اور ناشتہ کی ٹیبل پر آئے

ابھی وہ ان کو کچھ اور کہتی جب رضوانہ آتی ہوئی دیکھائی دی

وہ بی بی جی صاحب آپ کو بلا رہے

اچھا تم جاو

یہاں باپ کا یہ حال ہے تو بچے تو پھر اللہ حافظ وہ منہ میں بڑبراتی اندر داخل ہوئی

اب ان کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا

زہے نصیب شکر ہے آپ کو وقت ملا ہمارے لیے بھی

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو عباس صاحب کی آواز کانوں میں پڑی

جو شیشے کے سامنے کھڑے پرفیوم اسپرے کر رہے تھے

جناب کبھی ہمارے بنا بھی تیار ہو جایا کرئے

وہ بیڈ کی چادر ٹھیک کرتی بولی

اب ہم کیا کریں25 سال سے آپ نے ہی ہماری عادتیں خراب کی ہے

وہ ٹائی ی اُن کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوے بولے

وقت کے ساتھ عادتیں بدل لینی چاہیے وہ ٹائی ی بندھاتی بولی

جناب یہ عادت تو مرنے کے بعد ہی چھُوٹے گی

آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے کے فضول باتیں نہ کیا کریں

وہ اُن کے کندھے پر مُکا مارتی بولی، ہائے آپ کی ان ہی اداوں کے ہم دیوانے ہے

"ایسے ویسے" وہ ان کو کوٹ پہنتی بولی

اچھا اب باقی رومانس بعد میں اور کچھ اپنی عمر کا ہی سوچا کریں بچے بڑے ہو گ ئی ے ہے وہ ان کو گھڑی پکڑتی ہوئی ی بولی

بچے بڑے ہو گ ئی ے ہے تو کیا ہم کون سا بوڑھے ہو گ ئی ے ہے

وہ ان کو مسکرا کر دیکھتے ہوے بولے۔

اچھا اب آ جائی ے ناشتہ تیار ہے

مورننگ ماما جانی وہ رخسانہ بیگم کے گال چومتا ان کے سامنے کرسی پر بیٹھا گیا

مورننگ میری جان، آج خیریت ہمارا بیٹا اتنی جلدی کیسے اٹھ گیا

بس ماما آنکھ کھول گ ئی ی تو آگیا وہ جوس گلاس میں ڈالتا ہوا بولا

پاپا اور بھائی ی کہاں ہے وہ جوس کا سیپ لیتا ہوا بولا

جوگنگ پر گ ئی ے ہے آتے ہو گے وہ ٹیبل پر ناشتہ کی لوازمات رکھتی بولی

"یہ آج سورج کہا سے نکلا ہے جو ابان حسن شاہ ناشتہ کی ٹیبل پر موجود ہے"

حسن شاہ میر کے ساتھ اندر داخل ہوتے بولے

ان کی بات پر ابان بھی ہنس دیا

وہ دونوں فریش ہو کر آئیے حسن شاہ سربراہی کرسی پر بیٹھے جب کے بائیں طرف رخسانہ بیگم

اور دائیں طرف اُن کے دونوں بیٹے جو اُن کا غرور تھے وہ بیٹھے تھے

جی تو بیٹا جی پڑھائی تو مکمل ہو گئی ہے آپ کی آگے کیا کرنا ہے

حسن شاہ نے آملیٹ اپنی پلیٹ میں رکھتے ابان سے پوچھا

پاپا اب یہ بزنس تو مجھ سے ہو گا نہیں اس لیے سوچا آپ کی پارٹی جوائن کر لو

ہمممم کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو کیوں میر تم کیا کہتے ہو

جی پاپا جو ابان کی مرضی ہے ویسے بھی بزنس سنبھالے کے لیے میں ہوں نہ

ہمممم چلو پھر آج تیار رہنا ہمارے ساتھ جانے کے لیے

اوکے ٹھیک ہے پاپا

حسن شاہ موبائل پر مصروف ہو گئیے

حسن کی جان یہ زار سلائس پکڑائیے گا

ابان نے ایک انکھ دباتے رخسانہ بیگم سے کہا

رخسانہ بیگم نے انکھیں دیکھتے اُسے سلائس پکڑایے

اور حسن شاہ موبائل سائیڈ پر رکھتے اپنے شرارتی بیٹے کو غصہ سے دیکھنے لگے

میر نے اپنی ہنسی چھپتے جوس کا گلاس لبوں سے لگیا

کیوں کے اکثر حسن شاہ یہی کہتے تھے جب گھر میں وہ دونوں اکیلے ہوں

مگر پتہ نہیں اُن کے اس سپوت نے کہا سے سن لیا

تب سے وہ اکثر اِن کو چڑانے کے لیے رخسانہ بیگم کو یہی کہتا تھا۔

اوکے ماما میں تیار ہونے جاتا ہوں ابان اپنی بےعزتی سے بچنے کے لیے جلدی ناشتہ ختم کرتا اٹھا

پتا نہیں کب بڑا ہو گا یہ حسن شاہ مسکرا کر بولے

بس ابھی گھر میں کوئی چھوٹا نہیں ہے نہ جس دن مجھے سے چھوٹا آئیے گا تو اُس دن ابان بڑا ہو جائیے گا

وہ جاتے جاتے موڑا اور شرارتی نظروں سے میر کو دیکھنے لگا

"رخسانہ بیگم اس کا اشارا سمجھ گئی اور مسکرا دی"

حسن میں نے آپی سے بات کی ہے نور کی پڑھائی اب مکمل ہو گئی ہے

نکاح تو ان کا بچپن میں ہو گیا تھا مگر میں سوچ رہی ہو ایک دفعہ پھر سے نکاح کی رسم ادا ہو جائے

"وہ حسن اور میر کو دیکھتی بولی"

کہا تو آپ ٹھیک رہی ہے میں عباس بھائی سے بات کرتا ہوں

تو نور عباس بہت جلد تم میری دسترس میں آنے والی ہو وہ سوچتا مسکرا دیا

بھائی اتنا نہ خوش ہوں بعد میں رونا پڑے گا ابان میر کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

بیٹا جی مجھے لگتا ہے آج آپ کا مار کھانے کا اردہ ہے میر بھی اُس کے کان پکڑاتا بولا

اس طرح ہنسی مزاق میں ناشتہ کیا گیا

حور بیٹا آپ کچن میں کیا کر رہی ہے

جمشید لغاری نے نورا سے حور کا پوچھا تو اُس نے بتایا کے چھوٹی بی بی کچن میں ہے تو وہ وہی آگ ئی ے

کچھ نہیں پاپا بس آج یونیورسٹی سے آف تھا تو سوچھا اپنے پیارا پاپا کے لیے ناشتہ بنا دو

ہمممم تو پھر ہماری ڈول کیا بنا رہی ہے

آج موسم اچھا تھا اس لیے آلو کے پراٹھے آپ کو بہت پسند ہے نہ وہ مسکرا کر بولی

پسند تو ہے پر آپ کو کس نے بتایا پھوپھو نے بتایا تھا وہ پراٹھے کی سائیڈ چینج کرتی بولی

اچھا آپ بیٹھے میں بس 10 منٹ میں آتی ہوں

حور نے نورا کے ساتھ مل کر ناشتہ ٹیبل پر لگیا اور اپنی جگہ پر بیھٹا گ ئی ی

تو پاپا بتائے کیسے بنے وہ جمشید صاحب کو نوالا منہ میں ڈالتے دیکھا کر بولی

ہممم آپ کی ماما کے بعد میں نے پہلی دفعہ آلو کے پراٹھے کھائے ہے اور ہماری بیٹی نے بہت اچھے بنائے ہے

ابھی وہ ایک اور نوالا ڈالتے جب اُن کو اندر داخل ہوتا لڑکھراتا ہوا زیب دیکھی دیا

وہی روک جاو! وہ جو مشکل سے اپنے قدم زمین پر رکھا پا رہا تھا باپ کی آواز پر روک گیا

اور سوالیہ نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگا

کہا سے آ رہے ہوں

یہ کوئی ہوٹل ہے جب تمہارا دل کیا تم گھر آ جاو

وہ غصہ سے بولتے اس کے قریب پہنچے

”اورنگزیب لغاری کے تین بچے تھے بڑا جمشید لغاری پھر رخسانہ لغاری اور پھر مریم لغاری، اورنگزیب لغاری اور اُن کی بیوی کار حادثہ میں انتقال کر گئے“

”اپنے والدین کے انتقال کے بعد جمیشد لغاری کے کندھوں پر بڑی ذمہ داری آ گئی “

”انہوں نے اپنی بہنوں کا خیال رکھا اُن کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کیا“

”پھر بھی گھر میں کوئی بڑا نہ ہونے کی وجہ سے اُن کو ہمیشہ اپنی بہنوں کی فکر رہتی تھی“

”آفس سے جب وہ گھر آتے تو اکثر تھکے ہوتے لیکن پھر بھی وہ مسکراتے ہوے “

”اپنی بہنوں کے ساتھ وقت گزارتے اسی دوران اُن کی ملاقات فاطمہ سے ہوئی “

”اپنے جیون ساتھی کے روپ میں وہ اِن کو بہت اچھی لگی اس لیے انہوں نے شادی کا فصیلہ کیا“

”جو ایک قسم سے اچھا فصیلہ تھا فاطمہ نہ صرف اچھی جیون ساتھی ثابت ہوئی بلکہ وہ ایک اچھی بھابھی بھی تھی“

”انہوں نے اپنی بہنوں کی شادی اچھے خاندانوں میں کیا“

”اور اچھے طریقے سے اپنی بہنوں کی ذمہ داری ادا کی“

”یہ مجھ سے آپ پوچھے گے کہ میں کہا سے آ رہا ہوں“

”جہاں سے بھی آو یہ میرا گھر ہے زیب لغاری کا(وہ کبھی اپنے ساتھ اپنے باپ کا نام نہیں لگتا تھا)“

”آپ بتائیے آپ کیسے راستہ بھول گئیے“

”وہ باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا“

”بھائی پلیز پاپا ابھی کل ہی آئیے ہے حور زیب کا غصہ دیکھ کر اس کے قریب پہنچی “

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"تو جمشید لغاری صاحب آ گ ئ ی آپ کو ہماری یاد آ گ ئ ی "

کہ پاکستان میں آپ کے دو بچے موجود ہے

زبردست وہ زخمی سا مسکرا کر بولا

" حور سے بھی بھائ ی کی آنکھوں کا درد چھپا نہ رہا"

"جمشید صاحب تو چپ کھڑے بیٹے کے منہ اپنے لیے زہر سن رہے تھے جو انہوں نے خود اپنے

ہاتھوں سے بھر تھا اپنے بچوں کے دل میں"

" 12 سال جانتے ہے کتنا عرصہ ہوتا ہے جمیشد صاحب ان سالوں میں آپ ہم سے دور رہے ہے"

"جب ہمیں ڈر لگتا تھا تو ہم بھی کوئ ی شفقت بڑا لمس تلاش کرتے تھے مگر آپ نہیں آیا"

تب صرف پھوپھو تھی ہمارے پاس باپ نہیں تھا

" یاد ہے وہ رات آپ کو جب آپ ہمیں پھوپھو کے پاس چھوڑ کر آئ ے تھے

کتنا رویا تھا میں مگر آپ کو فرق نہیں پڑا"

"آپ نے اپنی بیوی کھوئ ی تھی تو ہم نے بھی اپنی ماں کو کھویا تھا"

"اُس کی آنکھیں گزرے وقت کو یاد کر کے ایک بار پھر بھیگنے لگی مگر وہ رونا نہیں چاہتا تھا اپنے باپ

کے سامنے اس لیے منہ موڑ کر اپنے آنسو صاف کیے"

جمشید صاحب بھی رو دیا کتنا دکھ دیا تھا انہوں نے اپنے بچوں کو

اُن کی بیوی اگر مری تھی تو وہ ماں بھی تھی اِن کی کیسے میں اپنے ہی بچوں سے بدلہ لے سکتا ہوں

کیوں میں اتنے سال دور رہا اپنے بچوں سے اُن کا ضمیر ملامت کر رہا تھا

"حور میرے کمرے میں میری کافی لے آنا اگر اِن سے فارغ ہو جاو گی"

"وہ سرد آواز میں کہتا جمشید صاحب کے ساکت وجود پر ایک نگاہ ڈالتا سڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا"

کل ہی اس کو حیدر نے بتایا تھا نور کے نکاح کے بارے غصہ سے وہ آفس میں سارے سٹاف کی شامت لا رہا تھا

چھٹی کے بعد بھی وہ ساری رات اپنے آفس روم میں بیٹھا رہا اور سگریٹ پیتا رہا

وہ عشق کرتا تھا نور سے بے پناہ عشق اُس کے بغیر تو وہ زندہ بھی نہیں رہا سکتا تھا

اُس کی مسکراہت اُس کی چھوٹی چھوٹی شرارتے ہر چیز سے پیار تھا اُسے

نیلی آنکھوں والی وہ خوبصورت لڑکی جان تھی زیب لغاری کی

وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی ہے

ساری رات وہ اُس کے بارے میں سوچتا رہا

اور جب صبح گھر پہنچا تو گارڈ نے اس کو جمشید صاحب کی آمد کا بتایا

اندر داخل ہوتے اُن کا وہ لہجہ حق جتانا آگ لگا گیا اُسے اور وہ تلخ کلامی کر گیا اُن سے

اب وہ اپنے کمرے میں موجود ہر چیز پر اپنا غصہ نکال رہا تھا

شیشے کے ٹکرے پورے کمرے میں گرے پڑے تھے قمیتی پرفیوم اپنی بے قدری کا منہ بولتا ثبوت تھے

یہ میں ہونے نہیں دے سکتا نور صرف زیب کی ہے میں پھر سے اپنے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دو گا

وہ جنونی انداز میں کمرے میں چکر لگا رہا تھا

چھین لو گا میں تم کو میر سے تم صرف میری ہو صرف میری

وہ وہی شیشے کے ٹوٹے ٹکروں کے قریب بیٹھا گیا اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر وہ

شیشے سے اُس کا نام اپنے سینے پر لکھنے لگا

اس وقت وہ صرف ایک جنونی انسان لگ رہا تھا

جسے ایسا کرنے سے سکون مل رہا تھا

اس طرح تم کو بھی میں ایک دن اپنے قریب کر لو گا ہمیشہ کے لیے

وہ اٹھ کر بیڈ پر دارز ہو گیا انکھیں بند کرتے وہ خوبصورت انکھیں نظر آئی ی

وہ مسکرا دیا

میری زندگی صرف میری وہ منہ میں بڑابرتا نیند کی وادی میں کھو گیا

آپی میری جان مان جائی ے نہ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے نور کو منانے کی کوشش کر رہے تھے

مگر وہ منہ بسور کر ان سے صاف ناراضگی ظاہر کر رہی تھی

اچھا آپی سوری نہ اب ہم کبھی آپ کے ساتھ کوئی ی شرارت نہیں کریں گے پرومس

پچھلی بار بھی یہ ہی کہا تھا تم دونوں نے وہ دونوں کو گھورتی ہوئی ی بولی

اچھا آپی اب پکے والا پرومس کبھی کوئی ی شرارت نہیں کریں گے بس اپنی پڑھائی ی پر توجہ دے گے

پلیز پلیز پلیز آپی حیدر اُس کا ہاتھ پکڑ کے بولا

اوکے ٹھیک ہے مگر اگلی بار اگر ایسا ہوا تو میں کبھی معاف نہیں کرو گی تم دونوں کو

اوکے اوکے ٹھیک ہے آپی وہ دونوں اچھے بچوں کی طرح سر ہاں میں ہلاتے بولے

آپی میں نے سنا ہے کے آج پھوپھو اور میر بھائی آ رہے ہے

نمرہ کی زبان پر کجلی ہوئی نور کا چہرا منٹوں میں سرخ انار ہوا

دونوں کو پتہ تھا کے اُن کا نکاح بچپن میں ہی ہو گیا تھا

مگر کبھی بھی میر نے اپنی حد پار کرنے کی کوشش نہیں کی

اور یہی بات نور کو سب سے زیادہ پسند تھی

وہ پاگل نیلی آنکھوں والی شہزادی دیوانی تھی میر حسن کے عشق میں وہ اپنے آپ کو بہت خوش نصیب تصور کرتی تھی

جس کے عشق کو خدا نے بنا کسی رکاوٹ کے اُس کی جھولی میں ڈال دیا تھا

مگر دور کہی قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا

یہ پاکیزہ نور کس کی زندگی میں پھیلنا تھا یہ تو بس قسمت جانتی تھی.

اس کانچ سی لڑکی کی قسمت میں شائیڈ ٹوٹنا لکھا ہوا تھا

”او ہو ابھی سے بھائی کے خیالوں میں کھو گئی آپ“ نمرہ اُس کے سامنے چٹکی بجا کر بولی

نہی۔ نہیں تو وہ بوکھلا کر بولی

اچھا اب تم دونوں جاو مجھے ضروری کام ہے۔

آج وہ بہت خوش تھا اُس کا عشق بس کچھ ہی دنوں میں مکمل طور پر اس کا ہونے والا تھا

وہ جس کی ایک مسکراہٹ پر وہ اپنی جان بھی فنا کر سکتا تھا

آج وہ آفس سے جلدی آ گیا تھا وجہ اُسے اپنے پیار سے ملنے کی جلدی تھی

اس وقت وہ بلیک شلوار قمیض میں کھڑا شیشے کے سامنے اپنے سنہری بالوں پر جِل لگا کر اُن کو سیٹ کر رہا تھا

چہرے پر مخصوص مسکراہٹ تھی اور اُس دشمن جان کو دیکھنے کی جلدی

وہ اپنے آپ پر پرفیوم لگا کر کمرے سے باہر آیا

چھ فٹ سے نکلتا قد مضبوط وجود اور سب سے خوبصورت اُس کی سنہری آنکھیں اور اُن میں موجود چمک جو کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی ہے

وہ سڑھیاں اترتا نیچے آیا تو سب کو اپنا منتظر پایا

رخسانہ بیگم تو دل میں بیٹے کی نظر اتار رہی تھی

اوے ہوے چھا گ‍ئے بھائ‍ی آپ ابان میر کے کندھے پر بازو رکھتا بولا

میری تو چلو تیاری بنتی ہے یہ توں کیوں اتنا تیار ہوا ہے وہ پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھتے بولا

جس کے لیے تیار ہوا ہوں وہ تو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی وہ منہ میں بڑابرتا ہو بولا

کچھ کہا کیا تم نے میر گاڑی میں بیھٹے ہوے ابان سے پوچھا

نہیں تو میں نے کیا کہنا ہے

بھائ‍ی!!!! صبح جب حور کافی لے کر آئ‍ی تو اُس نے دروازے پر دستک دی مگر زیب نے اندر سے کوئ‍ی جواب نہ دیا تو وہ چلی گ‍ئی شائ‍یڈ وہ سو گیا ہے

اب ان کو پھوپھو کے گھر جانا تھا تو حور جاگنے آئی ی تھی

جمشید صاحب بھی اپنے کمرے میں بند تھے

بھائی ی حور نے ایک دفعہ پھر دستک دی

آ جاو گڑیا زیب شرٹ ڈالتا بولا

زخم تو اب سوکھا چکا تھا بس زارہ سی اکڑنا تھی۔

وہ دروازہ کھولتی اندر داخل مگر اندر کا مناظر دیکھتے ہی وہ پریشان ہو گ ئ ی جہاں ہر طرف کانچ ہی کانچ تھے

"بھائی ی یہ کیا کمرے کا حال بنایا ہوا ہے" وہ زیب کو گھورتی ہوئ ی بولی

"کچھ نہیں ہوا گڑیا بس غصہ آ گیا تھا" وہ سگریٹ سُلگتا ہوا بولا

"وہ غصہ سے گھورتی نورا کو آواز دینے لگی" جی چھوٹی بی بی

نورا تم یہ بھائی ی کا کمرا جلدی سے صاف کرو،اور بھائی ی آپ جلدی سے ریڈی ہو جائ ے

کیوں کہی جانا ہے کیا؟ وہ صوفے سے اٹھا کر باہر بالکنی میں چلا گیا

"حور بھی اُس کے پیچھے گ ئ ی" بھائی ی پھوپھو کی دو دفعہ کال آ گ ئ ی ہے

"تو پھر کیا ہوا وہ دور آسمان پر دیکھتا بولا جہاں شام کے سائ ے لہرا رہے تھے"

بلکہ ویسے جسے اُس کی زندگی میں اندھیر پھیل گیا تھا

بھائی ی آپ بھول گیا کیا؟ جب وہ کچھ نہ بولا تو حور نے اُس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا "بھائی ی"

ہمممم کیا کہا تم نے

بھائی ی آپ کا دھیان کہا ہے "طبیعت ٹھیک ہے آپ کی" وہ اُس کا ماتھا چھو کر بولی

"گڑیا ایسا کیوں ہوتا ہے جس سے میں پیار کرتا ہو اپنا سمجھتا ہو وہ دور کیوں چلے جاتے ہے"

وہ آسمان کی طرف دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا

پہلے ماما چھوڑ کر چلی گ ئی ی پھر پاپا کو بھی ہمارا خیال نہ آیا، اور وہ بھی اپنا غم بھولنے ہمیں چھوڑ کر چلے گ ئی ے

اور اب نور بھی مجھے سے دور جا رہی ہے

"کیسے روکو میں اُسے" کیسے شامل کرو میں اپنی زندگی میں، وہ حور کی طرف دیکھتا بولا انکھیں ضبط سے سرخ ہو

بھائی ی سنبھالے خود کو جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ، نور کبھی آپ کے نصیب میں نہیں تھے

وہ تو بچپن میں ہی میر بھائی ی کی ہو گ ئی تھی

نہیں ہے وہ میر کی وہ صرف میری صرف میری سمجھ آئی ی

"وہ زور سے دھاڑا" جس سے حور ڈر کر پیچھے ہوئی ی

سوری گڑیا میں تمہیں ہرٹ کر دیا جب زیب کو اپنے لہجہ کا احساس ہوا

اور حور کو آنسو بہتا دیکھا تو اپنے رویہ کی معافی مانگی

ایک وہی تو تھی اُس کی اپنی اُس جان جس کو اس نے ماں باپ بن کر پالا تھا

"ریلی سوری گڑیا" وہ اُس کے آنسو پونچھتا اپنے کان پکڑ کے بولا

"جس سے وہ مسکرا دی" چلو تم تیار ہو پھر چلتے ہے۔

اور پاپا کو بھی بتا دینا اگر اپنی بہنوں سے ملنا چاہتے ہے تو آ جائے زیب نے زرا تلخی کہا

"اوکے جی اور حکم سر" وہ تھوڑا جھک کر بولی

کچھ نہیں جاو، وہ اُس کے سر پر چیت لگاتا بولا

"وہ پنک کلر کی شلوار قمیض میں موجود ٹیرس پر کھڑی بے صبری سے انتظار کر رہی تھی"

ہوا سے اس کی بالوں کی کچھ آوارہ لٹیں اس کے خوبصورت چہرے کو چھو رہی تھی

نیلی آنکھوں میں بے چینی واضع تھی

تھوڑی دیر گزری جب نور کو گاڑی گیٹ سے داخل ہوتی نظر آئی ی

گلابی لب مسکرا دیے، وہ گاڑی سے اتراتا ہوا نظر آیا

کالے رنگ کے شلوار قمیض میں ہمیشہ کی طرح بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

موبائل پر کسی سے بات کرتے مغرو سا شہزادہ

میر کو کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی ی تو اُس نے اوپر دیکھا

جہاں وہ کھڑی مسکرا رہی تھی گلابی رنگ کے سوٹ میں وہ خود بھی ایک گلاب لگ رہی تھی

نیلی انکھیں جھکی ہوئی ی تھی جو میر کے دل کو بے چین کر رہی تھی

"اس کے دیکھنے پر وہ اندر بھاگ گ ئی ی" میر اس کی حرکت پر مسکرا دیا

وہ اندر داخل ہوا جہاں رونق لگی تھی

مگر اس کی نظر جس کو تلاش کر رہی تھی وہ موجود نہ تھی

اسلام و علیکم اُس نے سب کو مشترک سلام کیا اور جا کر صوفے پر بیٹھا گیا

"کیسا ہے ہمارا شیر مریم بیگم میر کا ماتھا چوم کر بولی" بلکل ٹھیک خالہ

خالو کہا ہے؟ ابان نے پوچھا

اُن کی ضروری میٹنگ تھی بس آتے ہوگے مریم بیگم نے جواب دیا

اور کیسے ہے میر بھائی، حیدر اُس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

میں ٹھیک تم سناو کیسی چل رہی ہے اسٹڈی

بس چل رہی ہے آپ کی جو مسز ہے وہ سکون سے رہنے ہی نہیں دیتی

ہر وقت ہم مصوم بچوں کو ڈراتی رہتی ہے

ہاہاہاہاہا اس کی بات پر میر ہنس دیا

تھوڑی دیر بعد زیب اور حور اندر آتے دیکھائی دیے

اسلام و علیکم پھوپھو اُس نے پہلے آداب سے رخسانہ بیگم کے آگے سر جھکایا اور پیار لیا

پھر مریم بیگم کے آگے سر جھکایا اور اُن سے بھی پیار لیا

"وعلیکم اسلام" جلدی نہیں آگئے تم زیب

مریم بیگم کا انداز خفا خفا سا تھا

ہائے پھوپھو ہم آپ کی اسی ادا کے تو دیوانے ہے وہ دل پر ہاتھ رکھتا بولا

جس سے سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

بد تمیز زرا تمھیں شرم نہیں ہے وہ اُس کے کان کھنچھتی ہوئی بولی

جس سے وہ ہنس دیا، آپ دونوں تو میری پیاری سی پھوپھو ہے

اچھا اب زیادہ مسکے لگنے کی ضرورت نہیں

سوری پھوپھو بس بزی تھا اور کام کا پریشر بہت تھا

اور کیسے ہو میر تم وہ اُس سے بغل گیری ہوا

تم سناو!!! میں بھی ٹھیک شکر ہے اللہ کا

"نور آپی آپ یہاں چھپ کر بیھٹی ہے باہر کوئی ی بے صبری سے آپ کا انتظار کر رہا ہے"

"نور اپنے خیالوں میں گم مسکرا رہی تھی" جب نمرہ بوتل کی جن طرح حاضر ہوئی ی

"میں بس آ ہی رہی تھی" تو چلے پھر کب سے بھائی ی آپ کا انتظار کر رہے ہے

وہ شرارت سے بولی اور نور کے بلش کرنے لگی

وہ باہر آ کر رخسانہ بیگم کے پاس بیھٹا گ ئی ی

ماشااللہ ہماری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے وہ اُس کا ماتھا چوم کر بولی

اس کے بلکہ سامنے میر بیھٹا آنکھوں میں چاہت کے دیپ جلائی ے اِس دیکھ رہا تھا

جسے دیکھا کر نور کے گال گلابی ہو گ ئی ے

جو زیب کی آنکھوں سے بھی چھپی نہ رہی

"کیوں تم مجھے سے پیار نہیں کرتی نور کبھی اپنے اس دیوانہ کی طرف بھی دیکھو"

ہاتھ میں پکڑے گلاس پر اُس کی پکڑ مضبوط ہوتی جا رہی تھی

ایک دم گلاس ٹوٹ گیا اور کانچ کے ٹکڑے اُس کے ہاتھ کو زخمی کر گ ئی ے

زیب بھائی ی یہ کیسے ہوا آپ کا دھیان کہا ہے

نور اُس کے قریب پہنچ کر ہاتھ پکڑ کے بولی

کچھ نہیں ہوا چھوٹا سا زخم ہے خود ہی ٹھیک ہو جائی ے گا

وہ اپنا ہاتھ کھینچ کر بولا

"چپ ایک دم چپ" وہ غصہ سے بولی

حیدر جاو روم سے فاسٹ اڈ باکس لے کر آ و

نور کا اس طرح زیب کا ہاتھ پکڑانا میر کو اچھا نہیں لگا اور وہ اٹھ کے چلا گیا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو" ابان نے ٹیرس پر کھڑی نمرہ سے کہا

جو اپنے خیالوں میں گُم چاند کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

اس کی آواز پر ڈر کے ایک دم پیچھے دیکھا

کیا ہے تمہیں مسٹر بندر ہر وقت کیوں میرے پیچھے پڑے رہتے ہو

یہ بندر کس کو کہا تم نے وہ دانت پیس کر بولا

یہاں تمہیں کوئی اور نظر آ رہا ہے وہ زار اس کے قریب ہو کر مسکراہٹ دبا کر بولی

"وہ بچارا تو صدمے سے اُسے دیکھا رہا تھا"

ابان شاہ جس پر یونیورسٹی کی ہر لڑکی مرتی تھی کالی گہری آنکھیں اور اچھے سے سیٹ کیے براون بال اور مغرور چل جو اُس کی پرسنلیٹی پر سوٹ بھی کرتی تھی

"مگر وہ کسی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا"

اپنے لیے بندر کا لفظ سُنا اُسے کچھ ہضم نہ ہوا اس لیے وہ بھی حساب برابر کرتا بولا

"اگر میں بندر ہوں تو تمہاری شکل بھی چڑیلوں سے ملتی ہے"

ہیں میری شکل کہا سے چڑیلوں سے ملتی ہے وہ اپنے چہرے کو چھو کر بولی

مگر جب ابان کو ہنسی ضبط کرتے دیکھا تو وہ غصہ سے اس کی طرف لپکی

"میں تمھارا خون پی جاو گی" دیکھا میں تو پہلے ہی کہا تھا کہ تمہارا سارے کام چڑیلوں والے ہے

وہ اُسے چڑا رہا تھا اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا

روکو تم!!! وہ اُس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ پورے ٹیریس میں یہاں سے وہاں جا رہا تھا

ابان چوہا!!! نمرہ زور سے بولی اور وہاں ابان کو بھی بریک لگی

کہا ہے!! وہ وہی کھڑا بولا

دیکھو نمرہ میں تو مزاق کر رہا تھا تم تو میری اچھی سی پیاری کزن ہو

تمہیں پتا ہے نہ چوہے کتنے گندے ہوتے ہے اور مجھے زرا بھی اچھے نہیں لگتے۔

"بتاو نہ کہا ہے چوہا" مگر نمرہ اُس کے پیچھے کھڑی ہنسی سے پاگل ہو رہی تھی

"ہاہاہاہا ابان یار تم ابھی بھی چوہے سے ڈرتے ہو" وہ ہنسی کے درمیان بولی

"روکو تم چوہیا تم میرے ساتھ مزاق کر رہی تھی" ابان کو جب اس کی شرارت سمجھ میں آئی تو وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگا

جب تک وہ سڑھیاں اتر کر نیچھے بھاگ چکی تھی

پاگل! کیسے گزرے گی تیری زندگی ابان

اپنی سوچ پر وہ خود ہی ہنس دیا

وہ آہستہ سے بڑابڑایا، بس بھائی کی شادی ہونے دو پھر میں کرتا ہو انتظام تمہیں اپنا بنانے کا

پرنسس بس بھی کرو اتنی بھی چوٹ نہیں لگی جتنی تم نے پٹی کر دی ہے

اس کے کہنے پر نور نے ایک بار گھور کر دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی

زیب بیٹا یہ کیا حرکت تھی دیکھے کتنی چوٹ لگ گئی

رخسانہ بیگم پریشانی سے اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

سوری پھوپھو اچانک ہو گیا پتا نہیں چلا وہ آہستہ سے بولا

اب انہیں کیا بتاتا ہاتھ سے زیادہ تو دل میں درد ہو رہا ہے

نور ہاتھ کی بنڈیج کر کے سب کے لیے کھانا لگنے چلی گئی تھی

”اچھا میری جان آج تم یہی روک جانا“ کوئی خاص وجہ ہے پھوپھو

ہاں تم سے ضروری بات کرنی ہے بھائی صاحب کی طرف سے

مگر میں اب اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا وہ دو ٹوک لہجہ میں بولا

زیب بیٹا وہ باپ ہے تمہارا، اور میں بیٹا ہوں اُن کا وہ نظریں اٹھا کر بولا

جسے میں نے 12 سال انتظار کیا ہے باپ کے لمس کا وہ بھی انتظار کریں میرے دل کے موم ہونا کا

آپ جانتی ہے نہ دو مہینہ کی تھی حور

جب ماما کا انتقال ہوا تھا

اور اُس کے بعد پاپا ہم سے دور چلے گئے تھے

انہیں حور تک کا خیال نہ رہا کہ وہ کتنی چھوٹی ہے بس اپنا غم بھلانے چلے گیے وہ

وہ غم سے اپنے اکلوتے بھتیجے کو دیکھا رہی تھی جس کے نصیب میں خوشیاں بہت کم آتی تھی

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"ایک بات کہوں میری جان بیٹا انتظار اتنا لمبا نہ کروانہ کے بعد میں تم کو پچھتانا پڑے

"جی"

وہ بس اتنا بولا اور لان کی طرف چل دیا

"یہ میر کہا چلے گئے" وہ میڈ کو کھانا لگنے کا کہتی کب سے میر کو تلاش کر رہی تھی

وہ اپنے کمرے طرف جا رہی تھی، جب کیسی نے اُس کا بازو کمرے کے اندر سے کیھنچا اور اندر داخل کے دروازہ بند کر دیا

نور تو اس حرکت سے بوکھلا گئی اور اپنی نیلی انکھیں اٹھا کر دیکھا

"جو دلکشی سے دیکھا رہا تھا" یہ کیا حرکت تھی میر وہ کچھ خفگی سے بولی

میں کتنا ڈر گئی تھی وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھال کر بولی

"تم جانتی ہو کے مجھے تمہاری یہ نیلی گہری انکھیں بہت پسند ہے" وہ اُس کی پلکیں اپنی انگلی سے چھو کر کان میں سرگوشی کر گیا"اور اُس کی کان کی لو چوم لی

میر کے اس طرح کرنے سے نور کو جسے کرنٹ لگا تو وہ اُسے پیچھے کرنے لگی

مگر اُس کی گرفت مضبوط تھی، اُس نے ایک ہاتھ سے اس کی کمر کے گرد حصار بنایا

اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کیے

اس کے ایسا کرنے سے وہ اندر تک کانپ گئی

"میر وہ آہستہ سے بولی" وہ سب کھانے پر ہمارا ویٹ کر رہے ہے

وہ ایک دفعہ پھر اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

مگر وہ تو کچھ سن ہی نہیں رہا تھا بس اُس کے چہرے پر پھیلی لالی اور حیا سے اٹھاتی گرتی پلکیں وہ مبہوت سا رہا گیا

وہ آہستہ سے اس کے چہرے پر جھکنے لگا جب نور نے اس کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اسے پیچھے دھکا دیا اور ہنستے ہوے بالکنی کی طرف چل دی

" دیکھیے میر چاند کتنا خوبصورت لگ رہا ہے" وہ اُس کے بات بدلنے پر ہلکا سا مسکرا دیا

"ہاں مگر میرے چاند سے کم "وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا

آہستہ سے اُس کے ماتھے پر بوسا دیا جس کو نور نے انکھیں بند کر کے اپنے اندر اترا

بس اب جلدی سے میری ہو جاو اب انتظار زارہ مشکل لگتا ہے

اس کی بات پر وہ شرم سے سرخ چہرا جھکا گ ئی ی

جس میر دلچسپی سے دیکھا رہا تھا

وہ لان میں چ ئی ر پر بیٹھا سموکنگ کر رہا تھا شائ یڈ اپنے اندر بھرتے اشتعال کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

سگریٹ کو پاوں سے مسلتے وہ کرسی کی پشت پر سر ٹھکا کے انکھیں بند کر گیا

ماضی کی ایک جھلک زہن کے پردے پر آئ ی

"زیب بھائ ی چلے نہ دیکھے کتنا اچھا موسم ہے"

16سال کی نور21 سال کے زیب سے کہا رہی تھی

پرنسس میں کتنی دفعہ کہا ہے دروازہ نوک کر کے آیا کرو

وہ بیڈ پر بیٹھا اپنی یونیورسٹی کا کوئی ی کام کر رہا تھا

جب اچانک وہ جمپ کر کے بیڈ پر بیٹھا گ ئی ی

بھائی ی دیکھا باہر بارش ہو رہی ہے سب انجوے کر رہے ہے اس کی بات کو نظر انداز کرتی اس کی چیزیں سمیٹنے لگی

"چلے ٹیریس پر پلیز" وہ اُس کا ہاتھ کھینچ کر بولی

"پرنسس مجھے کام کرنا ہے تم انجوے کرو" وہ اس کی نرم گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاونے لگا

"نہیں آپ چل رہے ہے تو بس چل رہے" اُس نے پھر سے ہاتھ پکڑ لیا

انداز دھونس جمانے والا تھا

میں کہا نہ میں نے نہیں جانا سمجھ نہیں آتی تمہیں اب کی بار وہ مضوعی غصہ سے بولا

مگر نور کو اس کا لہجہ پسند نہ آیا وہ بھرائی ی انکھوں سے اس کو دیکھتی کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی ی

افففف وہ کیسے ناراض کر سکتا تھا اپنی پرنسس کو

اُسے اپنے آپ پر شدید غصہ آیا

پرنسس!!!! زیب نے اُسے پکارا

"آپ اب مجھ سے بات ہی نہ کریں" وہ ناراضگی سے بولی

اپنے دوست کو معاف نہیں کرو گی وہ چہرے پر مصومیت سجاتا بولا

"نہ ہی بولو گی" اور نہ بات کرو گی

سوچ لو پرنس!!!!! پھر جو سائیڈ ٹیبل کے دراز میں چاکیلیٹ ہے

وہ تجس پھیلتا جا کر بیڈ پر بیٹھا گیا

اس کے عین مطابق وہ بھی اس کے سامنے کھڑی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

وہ جانتا تھا چاکیلیٹ کی تو وہ دیوانی

کہا ہے چاکیلیٹ وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلتی بولی

میں کیوں بتاو تم تو ناراض ہو نہ مجھے سے وہ چہرا دوسری طرف موڑ گیا

"نہیں ناراض" میری چاکیلٹ دے

نہیں تم تو ناراض ہو نہ وہ میں حور اور نمرہ کو دے دو گا

وہ غصہ سے گھورتی سائیڈ ٹیبل تک آئی اور چاکیلٹ نکال کر جانے کے لیے موڑی

مگر پھر زیب کی طرف دیکھا

یہ چاکیلٹ بس میری ہے آپ بس میرے لیے ہی لا سکتے ہے آئی سمجھ

"انداز حق جتانے والا تھا" جی میڈم وہ سر کو خم کرتا بولا

یہ لڑکی محبت تھی زیب لغاری کی جو آہستہ آہستہ شدت پکڑتی جا رہی تھی

مگر سامنے موجود لڑکی اس سے بے خبر

تھی

کسی کی آواز پر یادوں کا تسلسل ٹوٹا

"زیب بھائی آجائے" ماما آپ کا کھانے پر ویٹ کر رہی ہے

اوکے تم چلو میں آتا ہوں

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا سب لاونج میں بیٹھے چائےے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

جی تو حسن صاحب!!! ہماری بیگم کی خواہش کے مطابق نکاح کی رسم ایک دفعہ پھر سے ادا کی جائےے

تو بتائیے کون تاریخ رکھی جائےے نکاح کی

عباس صاحب چائےے کا کپ سائیڈ پر رکھتے بولے

ہمارے مطابق پرسوں جمعہ کے روز نکاح اور مایوں کی رسم ادا کر دی جائےے اور پھر مہندی اور بارات

حسن شاہ چائےے کی چسکی لیتے بولے

زیب کے موبائل پر چلتی انگلیاں ساکت ہوئی

سر اٹھا کے اُس نے میر کو دیکھا جو اِسے دیکھا کر مسکرا رہا تھا

جسے جیتنے کی خوشی ہو

"درد کی ایک لہر دل میں اٹھی" تو کیا موت اتنی قریب ہے

دل میں سوچتا پھر سے موبائل میں متوجہ ہو گیا

اور کمال ضبط سے خود کو سنبھال گیا

مگر بھائی صاحب اتنی جلدی بھی کیا ہے

ہمیں نور کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے وہ اُن کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اُن کی پریشانی دور کر گئے

مگر پھر بھی ہم بیٹی والے ہے کچھ تو تیاری کرنی ہو گی

سب تیاریاں ہو جائےے گی آپ بس منہ میٹھا کروائیے

"جی جی ضرور بھائی ی صاحب" جاو نمرہ بیٹا مٹھائی ی لے کر آو

"جی پاپا" وہ مسکراتی ہوئی ی کچن میں داخل ہوئی ی

جہاں نور سرخ چہرا لیا کھڑی تھی

افف آپی آپ کا یہ شرمانہ مار ڈالا مجھے وہ دل پر ہاتھ رکھتی بولی

شادی کی رات میر بھائی ی کی خیر نہیں وہ اُسے چھڑتے بولی

نمرہ میں ماما کو آواز دے دینی ہے

اوکے اوکے وہ جلدی سے مٹھائی ی لے کر چلی گ ئی ی

اور پیچھے وہ مسکراتی رہی

مگر کون جانتا تھا یہ مسکراہٹ صرف کچھ پل کی ہے

"اب یہ کیوں کال کر رہی ہے" میر پریشانی سے اٹھ کر باہر لان میں آگیا

"کال ایک دفعہ پھر آنے لگی" ہیلو میر ڈرالنگ کسی کی خوشی سے بھرپور آواز سنائی ی دی

جان کیوں بار بار کال کر رہی ہو سب ٹھیک ہے

"ہاں ٹھیک ہے سب میر"تم مجھے ائیرپورٹ سے پک کر لو پلیز بے بی

کون سے ائیرپورٹ سے کہاں ہو تم تانیہ

میں لاہور ائیرپورٹ پر کھڑی ہو

باقی باتیں بعد میں کرنا ابھی پلیز

جلدی آو شایان سو گیا ہے اور میں بھی بہت تھک گ ئی ی ہوں

تم اتنی رات کو کیا لینے آئی ی ہو عقل ہے کے نہیں

”وہ غصہ سے آہستہ آواز میں بولا“ میر وہ شایان آپ کو بہت یاد کر رہا تھا اور اُسے ایک ہفتہ سے

بخار بھی ہے اس لیے آ گ ئی ی

وہ میر کو غصہ میں دیکھا کر وضاحت دیتی بولی

”تو جان تم مجھے کال کر کے بتاتی تو“

میر بھی ایک دم ٹھنڈا ہوا

”کیسا ہے اب میرا شیر“ ٹھیک ہے وہ ناراضگی سے بولی

اوکے تم ویٹ کرو میں آتا ہوں

وہ پیشانی مسلتا گاڑی میں بیٹھا اور چل دیا

اور ایک وجود کھل کے مسکرایا

زیب جو میر کے بلکہ سامنے بیٹھا تھا اس کا بار بار کال کاٹنا اور چہرے پر موجود ڈر اور پریشانی کو وہ

کب کا نوٹ کر رہا تھا

اس کے دیکھنے پر وہ زبردستی مسکراتا اٹھ کر باہر لان میں چلا گیا

جب زیب بھی اس کے پیچھے گیا اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑا ہو گیا

جہاں سے اُس کی آواز صاف سنائی ی دے رہی تھی

اندھیر ہونے کی وجہ سے وہ زیب کو نہیں دیکھا سکتا تھا

اس کی باتیں سنے کے بعد اُس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی ی

اب پرنسس صرف میری ہو گی

اُسے گاڑی لے جاتا دیکھا زیب بھی اُس کے پیچھے گیا

”وہ ائیرپورٹ پر پہنچا تو وہ وہی چی ئیڑ پر بیٹھی اس کا ویٹ کر رہی تھی“

دیکھنے میں وہ تقریبا 22 سال کی خوبصورت لڑکی تھی.

بلیک بال جو سٹیپ میں کاٹے اس کے کندھوں سے تھوڑے نیچھے تک آتے تھے

اور براون آنکھیں جو دیکھنے والوں کو اپنی طرف ضرور متوجہ کرتی تھی

ان میں موجود چمک جو زیادہ میر کو دیکھنے پر آتی تھی

جینز اور ریڈ شرٹ پہنے خاصی بولڈ لگتی تھی

اسے آتا دیکھ وہ اُس کے گلے لگی

”آئی مس یو بے بی“ میں تمہیں بہت یاد کیا اس کے گرد اپنے بازو کا حصار بنا کر بولی

”مس یو ٹو جان“ پھر میر نے اپنے بیٹا کا بوسہ لیا

چلو باقی بات بعد میں کرتے ہے

وہ اس کا ہاتھ پکڑتا گاڑی کے قریب لایا

پھر آرام سے شایان کو پچھلی سیٹ پر لیٹا کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور ساتھ اس کے تانیہ بیٹھی گ ئی ی

”ہیلو اکرم “

”جی سر“ میں تمہیں ایک تصویر بھیجا رہا ہو کل تک مجھے اس کی پوری انورمیشن چاہیے

”اوکے سر“

اور اگر تم یہ کام نہ کر سکے تو اپنے انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گے

”اس لیے دھیان سے کام کرنا کہی آخری کام نہ ہو تمہارا“

وہ سرد آواز میں بولتا فون بند کر گیا

وہ اطمینان سے آنکھیں موندھے سیٹ کی پشت پر سر ٹھکا دیا

”تمہیں مجھ سے جدا کوئی ی نہیں کر سکتا پر نسس“

اب بہت جلد تم صرف میری ہو گی صرف زیب کی

”خون کی طرح گردش کرتی ہو تم میرے جسم میں“

”بس اب کل کا شدت سے انتظار ہے جب میرا شک یقین میں بدلے گا“

وہ منہ میں بڑبڑاتا مسکرا دیا

”موبائل سے اُس نے حور کو میسج کر دیا کے وہ مصروف ہے اس وجہ سے آج وہ وہی رہے پھوپھو پاس“

”اب بس وہ کل کا انتظار کر رہا تھا کیوں کے نیند تو اب اِسے نہیں آنی تھی“

”یہ لگژری ہوٹل کا روم تھا وہ بالکنی میں کھڑا سگریٹ پی رہا تھا“

”جسے اپنے اندر بھرتے غصہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو“

”تانیہ کا یہاں آنا اُسے زرا پسند نہ آیا وہ ابھی یہ سکنڈل افورڈ نہیں کر سکتا تھا“

”تانیہ سے اُس کی شادی تقریبا 5 سال پہلے ہوئی تھی وہ اُس کے بزنس partner کی بہن تھی“

”اور میر کو بھی پسند تھی اس لیے انہوں نے شادی کر لی“

ابھی وہ آگے کا لائحہ عمل سوچ رہا تھا۔

”جب کسی نے اُس کے گرد حصار بنایا اور اُس کے کندھے پر سر رکھا دیا“

”بے بی سونا نہیں وہ کندھے پر سر رکھے پیار سے بولی“

”ہمممم تم چلو میں آتا ہوں“ وہ سگریٹ پاوں سے مسلتا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بولا

”نہیں تم بھی چلو“ وہ اُس کی گردن پر ہونٹ رکھ کر بولی۔

”جان تم جاو نہ دیکھوں شایان اکیلا ہے ڈر جائے گا“

نہیں!!! تم جانتے ہو اس ایک مہینہ میں میں کتنا مس کیا ہے تمہیں وہ اسے اپنی طرف موڑتی بولی“

”کتنا کیا ہے وہ اُس کی انکھوں میں دیکھتا بولا“

بہت زیادہ!!! اُس کے گلے میں بازو ڈالے محبت سے بولی

”میر اس کو گود میں میں لیے بیڈ روم میں لایا اور اس کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھک گیا اور اُس میں کھونے لگا“

مگر آنے والا دن اس کے لیے اچھا ثابت نہیں ہونا تھا

قسمت کو کچھ اور منظور تھا

ایک دیوانے کو اُس کی دیوانگی کا صلہ ملنے والا تھا

”وہ واشروم سے فریش ہو کر نکلا“ جب اُس کا موبائل بجا

تولیہ گردن میں ڈالتا سکرین پر چمکتا نام دیکھا کر اُس نے کال ریسو کی

"ہاں بولو اکرم پتہ لگایا اُس لڑکی کا" وہ فون سپیکر پر لگاتا اپنے آفس کی تیاری کر رہا تھا

"جی سر وہ میر حسن شاہ کی پہلی بیوی ہے "اور اُن کا ایک بچہ بھی ہے

نکاح نامہ کے مطابق شادی کو پانچ سال ہو گ‌ئی‌ے ہے

"گڈ" زیب کی آنکھیں چمکی۔کہاں ٹھری ہے یہ محترمہ

سر کسی ہوٹل میں روکی ہے۔اوکے تم مجھے اڈریس سنڈ کرو جلدی

اور ایک اور کام سارے امپوٹنٹ ڈوکومنٹ لے کر پہنچو یہاں جلدی

"اوکے سر"

تمہارا انعام تمہارے گھر پہنچ جائ‌ے گا

شکریہ سر

وہ فون بند کرتا مسکرا دیا انکھوں میں انوکھی سی چمک تھی

وہ شرٹ پہنتا گاڑی کی چابی اٹھ کمرے سے باہر آیا

"زیب کہاں جا رہے ہو" جمشید صاحب لاونج میں اخبار پڑھ رہے تھے جب زیب سڑھیاں اترتا نظر آیا

پہلی بات آپ مجھے پر کوئ‌ی حق نہیں رکھتے

دوسری بات میرا موڈ بہت اچھا ہے اس لیے صبح صبح میں اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا

اس لیے مجھے سے بات نہ ہی کریں تو اچھا ہے

"بیٹا معاف نہیں کرو گے اپنے باپ کو" یہ تنہائ‌ی مجھے مار ڈالے گی

"وہ زخمی مسکرایا" اچھا ڈرامہ کر لیتے ہے آپ فلموں میں کام کیوں نہیں کرتے اور ویسے بھی ابھی آپ نے تنہائی ی دیکھی کہا ہے"

اور اتنے نوکر ہے گھر میں تنہا کہاں ہے آپ اس ٹوپک پر بعد میں بات کرتے آپ انجوے کرئے

وہ اُن کا دل چھلنی کرتا چلا گیا اور وہ اُسے جاتا دیکھتے رہے

میر اٹھ بھی جائے یار 2 بج گ ئ ے ہے

کیا ہے کیوں تنگ کر رہی ہو غصہ سے کہا

بے بی شاپنگ کرنے جانا ہے پلیز اٹھو فریش ہو جاو

"نہیں یار" وہاں والٹ میں میرا کریڈیٹ کارڈ پڑا ہے تم اکیلی چلی جاو

"تم کون سا پہلی دفعہ آئی ی ہو" مگر بے بی میں اکیلی شایان کو کیسے سنبھالو گی

تانیہ میری جان مجھے ایک بہت ضروری کام ہے اس لیے تم اکیلی چلی جاو

اور اب مجھے سونے دو

"بے بی" تمہیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی میں بکواس کر رہا ہوں

اس کے دوبار بولنے پر وہ درشتگی سے بولا

اس کے غصہ سے بولنے سے اُس نے شایان کو اٹھایا اور اپنا بیگ اٹھ کر روم سے چلی گ ئ ی

"مسز میر حسن" وہ پارکنگ میں آئی ی تو کسی نے پیچھے سے اُس آواز دی۔

جی آپ کون؟ میں آپ کا ڈرائیور

میر سر نے کہا ہے کہ آپ کو شاپنگ پر لے کر جانا ہے

ہمممم وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھا گ‌ئی ی

اس انسان کی مجھ کبھی سجھ نہیں آتی وہ بڑبڑائی ی

وہ شایان کو اپنے ساتھ بیٹھا کر موبائل میں بزی ہو گ‌ئی ی

تھوڑی دیر بعد جب اُس نے باہر دیکھا تو یہ کوئی ی اور راستہ تھا

یہ تم کہاں لے کر جا رہے ہو ہمیں وہ حواس باختہ سی بولی

مگر دوسری طرف خاموشی تھی

"بولتے کیوں نہیں"

"دیکھو تم میرے ہسبنڈ کو نہیں جانتے وہ بہت برا سلوک کرئیے گے تمہارے ساتھ "مگر وہ اب بھی خاموش رہا

بیک مرر میں دیکھا تو وہ کسی کو کال کر رہی تھی

گاڑی ایک جھٹکے سے روکی

اگر تم نے کوئی ی بھی ہوشیاری کی تو تمہارے بیٹے کے لیے اچھا نہیں ہو گا

سرد آواز میں بولتا وہ گن کا رخ بچے کی طرف کر گی

موبائل دو اپنا مجھے

میں کہا دو اپنا موبائل مجھے وہ غصہ سے غرایا

اُس نے موبائل اُس کے ہاتھ میں رکھا دیا

وہ اتنا ڈر گ‌ئی ی کے کچھ بول بھی نہ سکی

اور گاڑی پھر سے اپنی منزل کی طرف چل پڑی

ایک بہت خوبصورت گھر کے آگے اُس نے کار روکی

نیچے اترو وہ پھر سے بولا آواز ویسی ہی سرد تھی

جو اُس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناراہٹ پیدا کر رہی تھی

اندر جا کر کوئی ی ہوشیاری نہیں کرنی بس جو میں کہوں گا وہ کرتی جانا

اُس نے قدم اندر کی جانب بھرئی ے ہر قدم اُس من من بھاری لگ رہا تھا

یہ تم کیا کر رہے ہو زیب وہ ٹوٹ جائی ے گی نہیں برداشت کر سکے گی اُس کی بے وفائی ی اندر سے کہی آواز آئی ی

زندگی بھر کے غم سے آزاد کر رہا ہوں اُسے اگر بعد میں پتہ لگا تب بھی وہ برداشت نہیں کرئی ے گی

اس لیے اب ہی صیح وقت ہے

دل نے جواب دیا

تم دیکھا نہیں سکو گے اُس کا رونا ٹوٹنا اس لیے رہنے دو

"دماغ نے کہا" نہیں اُسے میں ٹوٹنے ہی نہیں دو گا

وہ میری پرنسس ہے بہت بہاد ہے

دل نہ کہا!!!! دل اور دماغ کی جنگ میں وہ بری طرح اُلجھا ہوا تھا

اسی سوچ میں وہ اندر داخل ہوا اور پیچھے مرے مرے قدموں سے وہ آ رہی تھی

عباسی ہاوس میں تیاریاں عروج پر تھی تمام نوکروں کی ڈورے لگی تھی

آخر کو اس گھر کی لاڈلی بیٹی کا نکاح جو تھا

عباس صاحب بھی سب مہمانوں کو دعوت نامہ دینے میں مصروف تھے

اور ساتھ خوش اور اداس بھی تھے کہ اُن کے آنگن کی رونق کسی اور کے گھر میں جانے والی ہے

یہ بیٹیاں کتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہے

اُن کا روٹھنا چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونا

سب کا خیال رکھنا کتنا اچھا لگتا ہے اور پھر وہ ایک دن اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے

آپی بس بھی کریں کب سے یہ ناول پڑھ رہی ہے

اپنے مایوں کا ڈریس چیک کر لے یار

وہ اُس کے کمرے میں چوتھی دفعہ آچکی تھی

مگر نور میڈم کا ناول ہی ختم نہیں ہو رہا تھا

نمرہ بس دو منٹ!!!!! آپی وہ غصہ سے اس کی طرف بھری

اور اس کے ہاتھ سے ناول کھینچا لیا

اب نمرہ آگے آگے اور نور پیچھے تھی وہ دونوں پورے کمرے میں اچھل کود کر رہی تھی

نمرہ بیڈ پر چڑنے لگی جب سائیڈ ٹیبل پڑی میر اور نور کے نکاح کی تصویر نیچے گر گئی

جہاں نمرہ ساکت ہوئی وہاں ہی نور کے قدموں کو بھی بریک لگی

نور نے نیچے بیٹھ کر تصویر کو اٹھایا تو شیشہ ان دونوں کے درمیان میں سے ٹوٹا تھا

جسے ان دونوں کے درمیان دڑرا آگئی ہو

آپی ایم سوری یہ سب اچانک ہو گیا نمرہ اُس کے ہاتھ سے تصویر لے کر اُس کے پاس زمین پر بیٹھا گ ئی ی

میں ابھی حیدر سے فریم مانگا کر ٹھیک کر دیتی ہو

وہ نور کو ساکت بیٹھا دیکھا کر بولی

"ہمممم چلو نیچے چلے نمرہ" اُس نے جب نمرہ کو رونے کی تیاری کرتے دیکھا تو بولی

مگر اندر سے وہ بہت ڈر گ ئی ی تھی ایک انجان سا خوف تھا کسی کو کھونے کا

پھر اپنا وہم سمجھ کے نیچے آ گ ئی ی

مگر یہ وہم حقیقت بن کر کچھ دیر بعد اُس کے سامنے ہونا تھا

ارے زیب بیٹا یہ کون ہے تمہارے ساتھ زیب کے ساتھ کسی لڑکی اور بچے کو دیکھا کر مریم بیگم نے پوچھا

اسلام و علیکم پھوپھو اُس نے سر جھکا کر اُن سے سلام لیا

وعلیکم اسلام میری جان

"بتایا نہیں کون ہے یہ" بتاتا ہوں آپ سب گھر والوں کو بلالے پھر میں بتاتا ہوں

اور ہاں رخسانہ پھوپھو کو بھی کال کر دیجئ ی ے گا

وہ صوفے پر بیٹھا بولا ساتھ اُس نے تانیہ کو بھی اشارا کیا بیٹھنے کا وہ بیٹھ گ ئی ی

ایک گھنٹے تک سب وہاں موجود تھے حسن شاہ تانیہ کو یہاں دیکھ کر حیران ضرور ہوئے مگر خاموش رہے

زیب بیٹا بولو میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے

مریم بیگم زیب کو خاموش بیٹھ دیکھا کر بولی

پھوپھو آپ کو جو بات میں بتانے لگا ہوں پلیز آرام سے سنائیے گا

پھو پھو یہ لڑکی میر کی بیوی ہے اور یہ بچہ بھی اُس کا ہے

اس کی بات سن کر لاونج میں خاموشی چھا گئی

سڑھیاں اترتی نور نے یہ الفاظ سن کر نمرہ کا سہارا لیا

یہ تم کیا کہا رہے ہو زیب بیٹا عباس صاحب مشکل سے بولے

میں بلکل سچ کہا رہا ہو میں جانتا تھا آپ مجھے پر یقین نہیں کریں گے اس لیے میں سارے ثبوت لے کر آیا ہوں

اُس نے ٹیبل پر تمام ڈوکومنٹ رکھ دیے

جسے کانپتے ہاتھوں سے سب سے پہلے مریم بیگم نے پکڑا

اس سب میں تانیہ بلکہ خاموش بیٹھی تھی

یہ سچا نہیں ہو سکتا میر کسی اور سے پیارا کرتے ہے

جھوٹ تھا سب وہ پیارا جتانا سب فریب تھا

وہ سڑھیوں پر بیٹھتی چلی گئی

سب خاموش تھے کسی کے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کو

بھائی صاحب بتائیے گے کے کیوں دھوکا دیا میر نے میری بیٹی کو

وہ اُس کے نکاح میں تھی پھر وہ کیسے کسی اور سے شادی کر سکتا ہے

عباس صاحب غم و غصہ سے بولے

اس سب میں پہلی بار تانیہ نے سر اٹھایا جسے یقین کرنا چا رہی ہو جو اُس نے سنا ہے سچا ہے

زیب اس کی حیرانگی دیکھ کر سمجھ گیا کے میر نے اس بھی دھوکے میں رکھا ہے

بیل کی مسلسل آواز سے اُس نے اپنی نیند سے بوجھل انکھیں کھولی

سکرین پر چمکتا نام دیکھا کر اُس کی بھک سے اُڑی

سلام شاہ صاحب آپ تو ہمیں بھول ہی گ‍ئ‍ے

نہیں چودھری صاحب آپ تو ہمارے خاص خریدار ہے ہم کیسے بھول سکتے ہے آپ کو

یہ تو کرم نوازی ہے

"کہنا یہ تھا شاہ صاحب" کے آج ذرا ہم تنہا اور آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا کسی کی تنہائ‍ی کو کیسے دور کرنا ہے

وہ مکاری سے ہنستا بولا

کیوں نہیں چودھری صاحب میں جاسم کو کہتا ہو وہ آپ کے رات رنگین کرنے کے انتظام کرتا ہے

شکریہ شاہ صاحب رقم آپ کے اکاوئ‍نٹ میں ٹرنسفر کر دو گا

اور ہمارے اُس انمول ہیرے کا کیا ہوا جس کی تصویر ہم نے آپ کے موبائل پر دیکھی تھی

بس دو دن تک وہ میری دسترس میں آجائ‍ے گی پھر وہ آپ کے پاس ہو گی

ٹھیک ہے شاہ صاحب ہم اور انتظار کر لیتے ہے اُس انمول ہیرے کا

”جی جی چودھری صاحب“ وہ آپ کی ہی ہے میں تو کب کا یہ کام کر چکا ہوتا مگر آپ تو جانتے ہے

وہ زرا مذہبی بی بی ٹیپ کی ہے

اوکے اب آپ انجوے کرئیے پھر بات ہوتی ہے

وہ فون بند کرتا اٹھا گھڑی پر ٹائم دیکھا تو شام بج رہے تھے

یہ تانیہ ابھی تک نہیں آئی وہ فریش ہو کر اُسے دیکھنے کے اردے سے باہر نکلا جب اُس کی موبائل

ٹون بجی دیکھا تو پاپا کا میسج تھا

جس میں گھر جلدی آنے کا کہا گیا تھا

وہ بھی عباسی ہاوس

وہ ہوٹل سے نکلتا پارکنگ میں آیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا اب اُس کا رخ عباسی ہاوس کی طرف تھا

وہ سیٹی پر کوئی دھن بجاتا لاونج میں داخل ہوا

مگر وہاں سب کو خاموش بیٹھا اور نور کو روتا دیکھ اُس کے قدموں کو بریک لگی

”کیا ہوا ہے نور کیوں رو رہی ہو جان“ وہ لہجہ میں پیار سموئے بولا اور جلدی سے اُس کے قریب

پہنچا

جان!!!! چٹاح ابھی الفاظ منہ میں تھے جب نور نے اُس کے منہ پر تھپڑ مارا

”ابھی وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے نور کو دیکھا رہا تھا جب تانیہ روم سے باہر آئی“

چٹاخ!!!!! اب یہ دوسرا تھپڑ تانیہ نے اُس کے منہ پر مارا

وہ شائید شایان کو لیٹنے گئی تھی کمرے میں جب اُس نے میر کی آواز سنی

تم دھوکے باز انسان تم پانچ سال سے مجھے دھوکا دیتا آئی ے ہو

تمہیں شرم نہیں آئی ی بدتمیز انسان وہ غصہ سے بولی

مگر وہ تو منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اپنے سامنے کھڑے اپنے سچ کو دیکھا رہا تھا

بولتے کیوں نہیں ہو وہ اُس کا گریبان پکڑتی بولی

برباد کر دی تم نے میری زندگی مجھے اب رہنا ہی نہیں تمہارے ساتھ

دیکھو تانیہ ہم آرام سے بات کرتے ہے میں تمہیں سب کچھ بتاتا ہوں

لاونج میں تمام نفوس ان کو لڑتا دیکھ رہے تھے

"میں کچھ نہیں سنا میر حسن شاہ"

تمہیں ہم دونوں میں سے کسی ایک کو چنا ہو گا

اور اگر تم میرے ساتھ آنا چاہتے ہو تو ابھی اس لڑکی کو طلاق دو

اس کے کہنے پر نور نے نظریں اٹھائی ی کیا نہیں تھا انکھوں میں دکھ تکلیف بے بسی

زیب بس خاموش کھڑا اپنی پرنسس کو دیکھ رہا تھا جس کا ہر آنسو اُس کے دل پر گر رہا تھا

اُسے تکلیف دے رہا تھا

میر میں آخری بار کہا رہی ہوں اگر تم نے اسے طلاق نہ دی تو پھر مجھ سے اور میرے بچے سے تمہارا

کوئی ی تعلق نہیں ہو گا

فصیلہ کرنا مشکل تھا ایک طرف نور اور دوسری طرف اُس کا بچہ اور بزنس

پھر اُس نے فصیلہ کر لیا جس سے پورے لاونج میں سکوت چھا گیا

میں میر حسن شاہ اپنے پورے ہوش و حواس میں نور عباس کو

”طلاق دیتا ہوں“

نور کو لگا اُس کا دل بند ہو جائیے گا

”طلاق دیتا ہوں“

اُسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائیے گی

”طلاق دیتا ہوں“

وہ مریم بیگم کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی اپنی قسمت کے لٹ جانے پر

عباس صاحب صوفے پر ڈھا سے گئیے

اس کے الفاظ سے پورے لاونج میں خاموشی چھا گئی وحشت ناک خاموشی

جس گھر تھوڑی دیر پہلے خوشیاں تھی اب وہاں غم کے بادل تھے

رخسانہ بیگم اور حسن شاہ خاموش کھڑے تھے

کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو بس خاموش آنسو بہا رہے تھے

آج تم نے مجھے شرمندہ کر دیا میر شائیڈ میری پرورش کرنے میں کوئی کمی رہا گئی

وہ غم و غصہ سے کہتی نور کی طرف بھری مگر مریم بیگم نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا

آپی اب لوگ جا سکتے ہے بہت شکریہ میری بیٹی کی زندگی برباد کرنے کے لیے

انہوں نے نور کا چہرا اوپر کیا مگر وہ ہوش و حواس سے بیگانی ہو چکی تھی

نور چندا انکھیں کھولو وہ روتے روتے بے ہوش ہو چکی تھی

پرنسس انکھیں کھولو وہ اُس کے قریب بیٹھا اُسے آوازے دے رہا تھا

حیدر گاڑی نکلو جلدی وہ اُس کی نبض چیک کرتا بولا جو بہت سلو چل رہی تھی

میرا اللہ مجھے معاف کر دینا میں بغیر کسی حق کے اِس ہاتھ لگا رہا ہو

وہ آرام سے اس کو گود میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا

وہ اُسے گود میں اٹھاتا باہر پورچ میں کھڑی گاڑی تک لایا اور جلدی سے اس کو بیک سیٹ پر لیٹا ساتھ

اس کے نمرہ اور مریم بیگم بھی بیٹھا گ ئی ی

حور کو اس نے عباس صاحب کے پاس چھوڑ دیا تھا

تاکے کوئی ی پروبلم ہو تو وہ انفوم کر دے

حیدر تم دوسری گاڑی میں آو وہ ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھا بولا

اچھا بھائی ی!!!!!

وہ ریش ڈرائی یونگ کرتا آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں طے کرتا ہسپتال پہنچا

ڈاکٹر اُس روم میں لے گ ئی ے تھے وہ باہر دیوار کے ساتھ کھڑا اپنے عشق کے لیے دعا گو تھا

اس کی اتنی ہمت اس نے مجھے تھپڑ مارا میر حسن شاہ کو وہ گال پر ہاتھ رکھے

غصہ سے پورے کمرے میں ٹہل رہا تھا اپنے اندر بھرتے اشتعال کو وہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اس زیب کو تو میں زندہ نہیں چھوڑو گا سارا پلین خراب کر دیا میرا

بہت ہی پیار آ رہا تھا اسے نور پر چھوڑو گا نہیں اس زیب لغاری کو

وہ انکھوں میں نفرت کے شعلے لیے کمرے کی ہر چیز پر اپنا غصہ نکال رہا تھا

نور کو نروس بریک ڈوان ہوا تھا ڈاکٹر کے مطابق آئی یندہ چوبیس گنھٹے بہت اہم ہے

اگر اُسے ہوش نہ آیا تو وہ کومہ میں بھی جا سکتی ہے

مریم بیگم اپنی پیاری بیٹی کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی

نمرہ رو رہی تھی جسے حیدر نے بڑی مشکل سنبھال ہوا تھا

تھوڑی دیر پہلے ہی عباس کی ضد پر حور انہیں ہسپتال لے کر آئی ی تھی

وہ اس وقت ایک بہت بے بس انسان لگ رہے تھے جو اپنی بیٹی کی خوشیاں کہی سے بھی نہیں لا سکتے تھے

اپنی نازک سی بیٹی جس کبھی انہوں نے گرم ہوا نہیں لگنے دی

آج قسمت نے کیسا کھیل کھیلا تھا اُس کے ساتھ

جس سے وہ کانچ کی گڑیا ٹوٹ سی گ ئی ی تھی

زیب کا بھی یہی حال تھا وہ پیچھلے 1 گنٹھے سے ایک ہی پوزیشن میں کھڑا تھا

انکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی مگر وہ سب کے سامنے رونا نہیں چاہتا تھا

اس لیے وہاں سے چلا گیا اور ہسپتال کی بیک سائیڈ پر وہ توانا مرد جس نے ہر درد ہنس کے سہا تھا پھوٹ پھوٹ کے رو دیا

پلیز اللہ جی اُسے مجھ سے نہ چھینے میں مر جاو گا اگر اُسے کچھ ہوا

میری سانسوں کی ڈور اُس کے ساتھ جڑی ہے اللہ جی پلیز اُس مجھ سے جدا نہ کرئی ے

زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے اپنی پرنسس کو کھونا نہیں چاہتا

وہ اس وقت بلکل ایک چھوٹا بچا لگ رہا تھا

اپنا دل ہلکا کرنے کے بعد وہ سب کے لیے کنٹین سے کچھ لے کر آیا

جانتا تھا کسی نے کچھ نہیں کھایا ہو گا

زبردستی سب کو تھوڑا بہت کھانا کیھلا کے وہ وہی بینچ پر بیٹھ گیا

کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی سے اُس کی آنکھوں میں جمبیش ہوئی ی

پہلے تو وہ پہچنے کی کوشش کرنے لگی کے وہ کہا ہے

جسے جسے حواس بحال ہونے لگے کل کا قیامت بھر دن اُسے یاد آ گیا

انکھوں سے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے

آے میر کیا کمی تھی مجھے میں جو آپ نے مجھے چھوڑ دیا

غم ایک مرتبہ پھر تازہ ہو گیا

نرس جو اس کی ڈریپ چیک کرنے آئی ی تھی اس کو ہوش میں آتا دیکھا وہ ڈاکٹر کو بولنے چلی گ ئی ی تھی

ڈاکٹر نے مکمل چیک اپ کے بعد سب کو تسلی دی کے اب وہ خطرے سے باہر ہے

مگر اس کو کسی بھی قسم کے غم سے دور رکھنا ہو گا

اس کے ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے مریم بیگم اور عباس اندر داخل

"وہ خاموش آنسو بہا رہی تھی" مریم بیگم کا تو دل کاٹ کے رہا گیا اپنی مصوم کی بچی کی حالت دیکھا

عباس صاحب کا بھی کچھ یہی حال تھا

گلابی گالوں میں اب زردی گھل گ ئی ی تھی ہمیشہ چمکنے والی شفا نیلی انکھیں اب ویران تھی

مریم بیگم نے آگے بھر کے اُسے گلے لگایا

اور وہ کسی کا سہارا پاتے ایک مرتبہ پھر ٹوٹ گ ئی ی

ما۔۔۔ما کی۔۔۔کیوں چ۔۔۔چھوڑ دیا م۔۔۔میر ن۔۔۔۔مجھے

شدت سے رونے کی وجہ سے الفاظ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے

می۔۔۔میں ت۔۔۔تو اُس س۔۔۔سے ب۔۔۔بہت پ۔۔۔پیار کرتی تھی

بس میرا بچہ وہ تمہارے لائ ق ہی نہیں تھا

بس کرو چندا عباس صاحب آگے بھر کے اُس کے سر پر شفقت بڑا ہاتھ رکھ کے نم انکھوں سے بولے

پاپا میں نے تو کبھی کسی نا محرم کی طرف نہیں دیکھا 18 سال کی تھی جب ماما نے مجھے بتایا تھا اس نکاح کے بارے میں

تب سے میں نے اپنے آپ کو میر کی امانت سمجھ ہے

وہ کیسے میرا ساتھ بیووفائ ی کر سکتا ہے

میں تو کبھی کسی اور کے بارے میں سوچا نہیں پھر وہ کیسے سوچ سکتے ہے کسی کے بارے میں

وہ چہرا ہاتھوں میں چھپائ ے پھر سے رو دی

"چندا بس کرو" پھر تمہاری طبیعت خراب ہو جائ ے گی

ڈاکٹر نے منع کیا ہے تمہیں زیادہ رونے سے وہ اُس کے آنسو صاف کرتی

اُسے گلے سے لگائ ے نم لہجہ میں بولی

عباس صاحب بھی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کے ٹوٹ سے گ ئی ے تھے

وہ شکرانے کے نفل پڑھ کے اُس کے لیے چاکیلٹ لایا

جانتا تھا وہ کتنی ہی اداس ہو چاکیلٹ سے دور نہیں رہے سکتی

پھوپھو میں اندر آ جاو وہ دستک دیتا بولا

آ جاو زیب بیٹا

وہ اندر داخل ہوا تو نظر اُس دشمن جان پر گئی

اُس کی حالت زیب کے دل کو کچھ ہوا زیادہ رونے سے انکھیں سوجی ہوئی لگ رہی تھی

زرد چہرا اور بکھرے بال ایک دن میں ہی وہ بہت کمزور لگ رہی تھی

"پرنسس" اس کی آواز سے اُس نے چہرا اٹھایا

انکھیں اب بھی آنسوں سے لبریز تھی

پرنسس دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا

وہ چاکیلٹ اُس کے پاس رکھتا بیڈ پر ایک سائیڈ پر بیٹھ گیا

"مجھے نہیں کھانی یہ چاکیلٹ" وہ ایک سائیڈ پر کرتی سر گھٹنوں میں رکھ کر بیٹھ گیا

"سوچ لو پرنسس"

سوچ لیا مجھے نہیں کھانی تو نہیں کھانی

مریم بیگم اور عباس صاحب اس کے بچوں جسے انداز میں کہنے پر مسکرا دیے

پکا!!!!! اپنے دوست کی بات نہیں مانو گی

"نہیں"

ٹھیک ہے پھر میں یہ چاکیلٹ باہر حور اور نمرہ کو دے دیتا ہوں

"وہ چاکیلٹ اٹھا کر جانے لگا" جب نور نے اُس کے ہاتھ سے چاکیلٹ چھینی اور پھر ویسے ہی بیٹھ گ ئی ی۔

یہ تو غلط بات ہے پرنسس تم نے تو کھانی نہیں پھر کیوں چھینی ہاتھ سے وہ خفا خفا سا بولا

اس پر بس میرا حق ہے آپ کسی اور کے لیے یہ کبھی نہیں لا سکتے

وہ حق جتاتی اپنی پرانی بات دہراتی بولی

زیب بھائی ی!!! جب کوئی ی میرے پرنس کو مجھ سے چھین رہا تھا تو آپ نے کیوں نہیں روکا

آپ نے کہا تھا نہ کہ آپ میرے پرنس کی حفاظت کرے گے

کوئی ی اگر اُسے چوری کرنے آئی ے گا تو آپ اُسے بہت مارے گے

پھر آپ نے اُسے کیوں نہیں مارا وہ میرے پرنس میرے میر کو لے گ ئی ی

وہ اپنی نم سرخ انکھیں اٹھاتی بولی

اور زیب کے پاس اس کا کوئی ی جواب نہیں تھا

وہ جانتا تھا اپنے محبوب کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا کتنی اذیت دیتا ہے

وہ یہ اذیت پیچھلے آٹھ سال سے برداشت کر رہا تھا یہاں تو ویسے ہی غم ابھی تازہ تھا

وہ کسی سے بھی کچھ کہے بغیر خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

اگلے دن وہ گھر آچکی تھی

مگر ہر وقت خاموش رہتی تھی کھانا بھی نمرہ وقت پر کھلاتی تھی

بس خاموشی سے کمرے میں بند رہتی تھی

جس گھر میں پہلے اس کی ہنسی گونجتی تھی وہاں اب بس خاموشی تھی گہری خاموشی

زیب روز اس کے لیے چاکیلٹ لے کر آتا تھا مگر وہ اُس سے بھی کوئی ی بات نہیں کرتی تھی

بس چاکیلٹ لے کر وہ اپنے کمرے میں موجود روم فریج میں رکھ دیتی تھی

وہ بھی خاموشی سے اس کو دیکھ کر چلا جاتا تھا

اس واقعہ کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا مگر اُس کی حالت میں کوئی ی بہتری نہیں آئی ی

عباس صاحب کی بھی طبیعت خراب رہنے لگی تھی

لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے

جس سے وہ گھر کے ہو کر رہے گ ئی ے آفس بھی حیدر سنبھالتا تھا

پھوپھو آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے

وہ کیچن میں عباس صاحب کے لیے چائی ے بنا رہی تھی جب زیب وہاں آیا

”بولو جان کیا بات کرنی ہے“ وہ چائی ے کپ میں ڈالتی بولی

”آپ یہ چھوڑے“ وہ چیزیں وہی رکھتا اُن کا ہاتھ پکڑ کے باہر لاونج میں لے آیا جہاں عباس صاحب

پہلے سے بیٹھے آفس کا کوئی ی کام کر رہے تھے

مجھے آپ دونوں سے کچھ مانگنا پلیز انکار مت کیجی ئی ے گا

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُن کا ہاتھ امید سے پکڑ کر بولا

"اگر ہمارے بس میں ہوا تو ضرور دے گے" اپنے بیٹے کو مریم بیگم اس کے ماتھے سے بال ہٹاتی پیار سے بولی

پھو پھو میں آپ کا بیٹا ہو نہ

"بلکل" آپ ہمارے سب سے پیارے بیٹے ہے

پھوپھو میں یہ جانتا ہو ایسی بات کرنے لڑکے کے گھر سے اُس کے بڑے آتے ہے

مگر ماما ہے نہیں اور پاپا کو میں لانا نہیں چاہتا اس لیے میں خود آیا ہوں

وہ دراصل پھوپھو بات یہ ہے کے میں نور سے شادی کرنا چاہتا ہو

اُسے میں دنیا جہاں کی خوشیاں دو گا کبھی کسی غم کو اُس کے قریب آنے نہیں دو گا

وہ نظریں نیچی کرتا احترام سے بولا

"مگر بیٹا اتنی جلدی" مریم بیگم بولی

پھوپھو یہ آپ مجھے سے بہتر جانتے ہے کے رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے تو عدت ضروری نہیں ہوتی

اور ویسے بھی اگر نور کچھ دن اور ایسے رہی تو وہ ڈپریشن میں چلی جائے گی

اور سوسائٹی میں بھی لوگ عجیب طرح کی بکواس کر رہے ہے

اور میں اُس کی یہ حالت نہیں دیکھا سکتا

وہ سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھتا سر جھکا گیا مگر وہ خاموش رہے

ان کی خاموشی کو وہ انکار سمجھا تا اٹھ کے جانے لگا جب عباس صاحب کی آواز سے روکا

"روکو زیب بیٹا" میں اپنے گھر کی رونق کو تمہیں دینے کے لیے تیار ہوں

"مگر تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا"

کیسا وعدہ وہ بے قراری سے بولا

تم اُس کی انکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دو گے

اگر کبھی اُسے تمہاری طرف سے کوئی ی تکلیف پہنچی تو وہ دن آخری دن ہو گا نور کا تمہارے ساتھ

کبھی نہیں کرو گا وہ اُن کے گلے لگتا نم انکھوں سے بولا

"شکریہ پھوپھو" جیتے رہو خوش رہو وہ اُس کے سر پر پیار کرتی مسکرا کر بولی

تو بیٹا جی کل نکاح اور مایوں کی کی رسم ادا کرتے ہے پھر منہدی اور بارات

جی جی ضرور میں انکل میں ابھی ساری تیاریاں کرتا ہوں

مگر ایک بات ہے پھوپھو آپ نے نور سے تو پوچھا ہی نہیں اگر اُس نے انکار کر دیا تو وہ افسردہ لہجہ میں بولا

"نہیں کرتی وہ انکار پاگل" ٹھیک ہے پھوپھو میں اب چلتا ہوں

بہت سی تیاریاں کرنی ہے وہ مسکراتا وہاں سے روانہ ہو گیا

وہ لان میں بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھی جب عباس وہاں آئے اور اُس کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ کر چاند کو دیکھنے لگے

وہ اپنے بچوں کو بلکل اپنے دوست کی طرح ہنڈل کرتے تھے

"چندا آپ سے ایک بات کہے" جی بولے پاپا

آج زیب آیا تھا آپ کا ہاتھ مانگنے ہم سے

ہم ہے ہاں کر دی ہے

مگر پاپا!!! ایک منٹ بیٹا وہ کچھ کہنے لگی جب عباس صاحب نے اُسے روک دیا

ہم نے اُس کی انکھوں میں آپ کے بے پناہ محبت دیکھی ہے

اس لیے ہم انکار نہیں کر سکے

کیا آپ کو ہمارا فیصلہ منظور ہے وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے

"جی پاپا منظور ہے مجھے" ان کی انکھوں میں جلتے امید کے دیپ وہ بجھنا نہیں چاہتی تھی اس لیے

راضی ہو گئی

ٹھیک ہے پھر آپ آرام کریے کل آپ کے لیے بہت بڑا دن ہے

وہ اُس کا ماتھا چومتے اندر چلے گئے

اور وہ وہی اپنی قسمت کے بارے میں سوچنے لگی

"وہ صبح کے لیے کچھ تیاریاں کر رہا تھا" جب اُس کا موبائل بجا

سکرین پر چمکتا نام دیکھ کر اُس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

"اسلام و علیکم زیب بھائی "

"وعلیکم و اسلام پرنس" خیریت اتنی رات کو فون کیا

وہ مسکراتا ہوا بیڈروم میں داخل ہوا

وہ زیب بھائی!!!! دوسری جانب شاید وہ کشمکش کا شکار تھی کے بات کا آغاز کیسے کریے

وہ زیب بھا!!! آگے بولو وہ اس کی بات کاٹا بولا

"آپ مجھے سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہے"

وہ انکھیں بند کرتی جلدی جلدی بولی

شادی کس لیے کرتے ہے پرنسس وہ بیڈ پر لیٹ گیا

نہیں آپ میری بات کا مطلب نہیں سمجھے

تو سمجھوں اپنا مطلب وہ شوخ ہوا

مطلب مجھ جسی لڑکی سے آپ کیسے شادی کر سکتے ہے

تم جسی سے کیا؟آپ ایک طلاق یافتہ لڑکی سے کیوں شادی کرئی ے گے ابھی وہ کچھ اور بولتی جب زیب نے بیچ میں ہی اُس کی بات کاٹی

دیکھو پرنسس اگر پھر سے کوئی ی فضول بات کی تو مجھے سے برا کوئی ی نہیں ہو گا

اپنے ذہن سے یہ بات نکل دو کہ تمھیں طلاق ہوئی ی ہے

اور یہ تو میں تمھیں کل نکاح کے بعد بتاو گا کے شادی کیوں کرتے ہے

اب اپنا دماغ سیٹ کر لو نہیں تو جس طریقہ سے میں کرو کا تمھیں اچھا نہیں لگے گا اور تم شاید بے ہوش بھی ہو جاو

وہ معنی خیزی سے بولا

"آپ مجھے ڈرا رہے ہے وہ بھرائی ی آواز میں بولی" میں پاپا کو بتاو گی کے آپ نے مجھے دھمکی دی

ٹھیک ہے بتا دینا پھر میں بھی بتا دو گا کے تم ہر ہفتہ دوستوں کے ساتھ مووی دیکھنے جاتی تھی

"تو آپ بھی تو ساتھ ہوتے تھے" وہ سوں سوں کرتی بولی

ہاں تو مجھے تم لوگوں نے ڈرائی یور بنایا ہوتا تھا

یہ تو غلط بات ہے آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی ے گے

ہاں تو جب تم میری شکایت لگاو گی تو میرے پاس بھی بڑے راز ہے

جائی ے میں آپ سے نہیں بولتی وہ ناراضگی سے فون بند کر گ ئی ی

"اور وہ ارے ارے کرتا رہے گیا" پاگل

ہاں تو زیب صاحب کل آپ کو اپنی پرنسس کو بھی منانا پڑے گا

وہ شرٹ اترتا مسکراتا ہوا بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا

وہ پیلے رنگ کے خوبصورت سے نیٹ کی میکسی پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی جس پر بہت نفاست سے ستون کا کام کیا گیا تھا

لمبے بالوں کی فرنچ چوٹیا بنائی ے اور ڈریس کے ہم رنگ ڈوپٹہ جو نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا

میک اپ سے پاک چہرا جو سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا

پھولوں کا زیور پہنے وہ خود بھی ایک پھول لگ رہی تھی

وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کے بارے میں سوچ رہی تھی

آج وہ کسی اور کے نام ہونے جا رہی تھی

کیا میں میر کو بھولا پاو گی

وہ خود سے سوال کرتی وہی بیڈ پر بیٹھ گ ئی ی

تمھیں بھولنا ہو گا اُسے وہ بے وفا ہے جب وہ اپنی زندگی میں خوش ہے تو تم کیوں خوش نہیں رہا سکتی

دل سے کہی آواز آئی ی

وہ وہی سوچوں میں گم بیٹھی رہی جب اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی

میسج باکس کھولا تو زیب کا میسج تھا

#چاہتوں کے #رنگوں میں ہر #رنگ میرا تم #سے تم #تک ہے.

میری #جان کبھی # سمجھو تو #سہی زندگی کا ہر #لمحہ تم سے #تم تک ہے.

اب بھی ناراض ہو پرنسس

ابھی وہ اُس کے میسج کا جواب دیتی جب دروازے پر دستک ہوئی وہ ایک دم سے بوکھلا گئی

"آ جاو" وہ خود کو سنبھالتی بولی

آپی یہ زیب بھائی نے بھیجا ہے آپ کے لیے

حیدر نے اندر آتے ہوئے ایک خوبصورت سا باکس اُس کے پاس رکھتا بولا

اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ باکس کھولا تو اس میں سرخ گلاب اور بہت سے چاکلیٹ تھے

"وہ نم انکھوں سے مسکرا دی" میسج ٹون پھر بجی

میری چاکیلٹی کوئین کے لیے اُس کے دوست پلس فیوچر ہسبنڈ کی طرف سے

سوری پرنسس

وہ بس مسکرا دی کیوں کے اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا

وہ کوئی جواب دیے بنا چاکیلٹ کھانے لگی

تھوڑی دیر بعد نمرہ اپنا لہنگا سنبھلتی کمرے میں داخل ہوئی

ہاتھ میں ویسا ہی باکس تھا

آپی یہ زیب بھائی نے بھیجا ہے وہ اُس کے پاس رکھتی وہی بیٹھ گئی

پیلے رنگ کے لہنگے میں وہ بھی بہت کیوٹ لگ رہی تھی

اب کھولے بھی یار کیا دیکھ رہی ہے

اُس نے کھولا تو ویسے ہی سرخ گلاب کے بیچ اُس کا فیورٹ ناول تھا

میسج ٹون پھر بجی

نور اب اگر تم نے جواب نہ دیا تو میں خود آ جاو گا

"میں بزی ہو اتنا فارغ ٹائم نہیں ہے میرے پاس" وہ میسج سینڈ کرتی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد زیب کی گاڑی اندر آتی دیکھائی دی

بیک سیٹ پر جمیشد صاحب اور حور بیٹھے تھے

جب کے ڈرائیونگ سیٹ پر وہ بیٹھ اپنی تمام طرح واجہات سے چھا رہا تھا

پیچھے ایک اور گاڑی تھی وہ شاید زیب کے دوست تھے

وہ کار کا دروازہ کھولتا باہر نکلا سفید شلوار قمیض پہنے اور اُس کے اوپر بلیک واسکٹ جو اُسے کافی سوٹ کر رہی تھی

جل سے نفاست سے بال سیٹ کیے وہ کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا

نور اُس کا اوپر سے لے کر نیچے تک جائزہ لے رہی تھی جب اُس کی نظر زیب کے جوتوں پر پڑی

پہلے تو اُسے حیرت ہوئی کے اتنا بڑا بزنس مین اور یہ پھر وہ قہقہ لگا کر ہنستی چلی گئی

نمرہ جو اُس سے نظر بچا کر چاکیلٹ کھانے لگی تھی اس کی آواز سے ایک دم بوکھلا کر وہی رکھ دی

ہنستے ہنستے اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

”لگتا آپی کو کوئی ی دورہ پڑ گیا ہے حیدر کو بتاتی ہوں“ وہ سوچتی اُس کے روم سے چلی گ ئی ی

عباس صاحب اور مریم بیگم اُن کا استقبال کر رہے تھے

مایوں کے فنکش کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا

ہر طرف گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا

اسٹیج پر جھولا رکھا تھا وہ بھی گلاب کے پھولوں سے سجا تھا

یہ زیب کا پلین تھا کیوں کے اُس کی پرنسس کو گلاب کے پھول بہت پسند تھے

وہ اسٹیج پر جانے لگا جب حیدر اس کے پاس آیا

”بھائی ی روکے“ کیا ہوا ہے؟

ایک مرتبہ اپنے جوتوں کی طرف دیکھے

ہوا کیا ہے وہ مضوعی غصہ سے بولا

یار دیکھے تو!! وہ بے چارگی سے بولا

جب زیب نے اپنے جوتے دیکھے تو پہلے وہ حیران ہوا کے یہ میرے ہی پاوں ہے نہ

کیوں کے ہمارے دلہے میاں نے جوتوں کی جگہ سلیپرز پہنے تھے

تو کیا ہوا ہے وہ اپنی بوکھلاہت مٹاتا بولا اتنے پیارے لگ رہے ہے تم کیا پتہ ہو فیشن کا وہ اُسے وہ

حیرت زدہ چھوڑ کر اسیٹج پر چلا گیا

تھوڑی دیر بعد حور اُس کے پاس آئی ی

کام ہوا میرا گڑیا کہ نہیں

جی ہو گیا یہ لے کیمرہ اس میں محفوظ ہے آپ کی پرنسس کی ہنسی وہ مسکراتی بولی

شکریہ گڑیا یہ تمہارا گفٹ وہ اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکلتا ہوا بولا

حور نے جب کھولی تو اس میں چھوٹی سی ڈائمنڈ کی نوزپن تھی

تھینک یو سو مچ بھائی وہ اُس کے گلے لگتی بولی

وہ سر پر سرخ ڈوپٹہ کا گونگھٹ کیا بیٹھی تھی جب کے ایک طرف عباس صاحب اور دوسری طرف حیدر بیٹھا تھا

اُس نے دونوں کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا

مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونجی

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے وہ دھیمی آواز میں بولی

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے

اور وہ نور عباس سے نور زیب بن گئی

عباس صاحب کے گلے لگتی وہ شدت سے رو دی

اللہ تمہیں خوش رکھے چندا وہ اس کا ماتھا چومتے بولے

بس اپنے پاپا کا سر کبھی جھکنے نہ دینا

ہمیشہ خوش رہو

وہ اسٹیج پر بیٹھا بے چینی سے اُس کا انتظار کر رہا تھا

مگر وہ تھی کے اُس کا صبر آزما رہی تھی

حور دیکھو وہ کہا رہا گ ئی ی ہے اس کے بے صبری سے کہنے پے جمشید صاحب کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گ ئی ی

اور حور بھی ہنسنے لگ گ ئی ی

صبر میرے بھائی ی آجاتی ہے

پھر تھوڑی دیر بعد وہ آتی دیکھائی ی دی پھولوں کی روش پر چلتی نیلی آنکھوں والی شہزادی

مگر اُس کے منہ پر گھونگھٹ دیکھ کر وہ سخت بدمزہ ہوا

وہ اسٹیج سے اتر کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُس کے قریب پہنچا یہ چہرا کیوں چھپایا ہے وہ اس کے قریب ہوا

میری مرضی میرا چہرا ہے میں جو مرضی کرو وہ دھیمی آواز میں بولی

ٹھیک اب جو میں کرو گا مجھے کچھ مت کہنا وہ اس کی طرف جھکتا بولا

اور سنبھالنے کا موقع دیا بغیر اس کو گود میں اٹھا لیا اور اندر کی طرف چل پڑا

پیچھے سارے آوازے دیتے رہے گ ئی ے

وہ اُسے کمرے میں لیا اور پھر بیڈ پر آرام سے بیٹھا کر روم کا دروازہ لاک کیا

نور جو اس طرح سب کے سامنے اٹھانے سے پہلے ہی شرم سے سرخ ہو رہی تھی

دروازہ لاک کرنے سے وہ بلکل ہی گھبرا گئی

وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب پہنچا پھر اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا

و۔۔۔ہ آ۔۔۔آپ ن۔۔۔۔نے در۔۔۔وا۔۔زہ ک۔۔۔کیوں ل۔۔لاک ک کیا ہے

بوکھلاہٹ اور شرم سے اس کے منہ سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی وہ اُس سے تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گئی

میرے ہاتھ میری مرضی میں جو مرضی کرو میں چاہے دروازہ بند کرو یا کھولو

وہ اسکی کی بات دہراتا شوخ ہوا

دیکھے!! تم دیکھا ہی نہیں رہی تو کیا دیکھوں وہ پھر شوخ ہوا

آپ میری بات نہیں سمجھ رہے سب کیا سوچتے ہو گے ہمارے بارے میں وہ اپنے ہاتھ مسلتی بولی بھری آواز میں بولی

"ششش پرنسس سب کی پرواہ ہے تمہیں بس میری نہیں" وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتا چہرے سے گھونگٹ ہٹاتا بولا

وہ مبہوت سا رہا گیا لرزتی پلکیں اور اُس کی گہری نیلی انکھیں جن میں وہ خود کو ڈوبتا محسوس کر رہا تھا کپکپتے گلابی ہونٹ اور اُس پر یہ سادگی

اُس کا دل شدت سے مچل رہا تھا کہ وہ اس کے گلابی ہونٹوں کو چھو کر دیکھ

دل کی خواہش پر عمل کرتے اُس نے آہستہ سے اُس کا چہرا قریب کیا اور وہ جھکا اور نرمی سے اُس کے ہونٹوں کو چھو لیا

جس سے نور کے جسم میں سنسنی سی دور گ ئی ی

"ز۔یب" وہ کچھ کہنے لگی جب وہ پھر جھکا اور اُس کی انکھوں کو چوم لیا

نور کا جسم ہولے ہولے لرزہ رہا تھا ہاتھ پاوں ٹھنڈے ہو رہے تھے

مگر زیب کو تو کچھ سنائی ی نہیں دے رہا تھا

تم نے خود کو گھونگھٹ میں رکھ کر اچھا کیا پرنسس اگر میں تمہارا یہ روپ باہر دیکھ لیتا تو سب کے سامنے سنبھالنا مشکل ہوتا

وہ سرگوشیاں کرتا ایک دفعہ پھر جھکا اور اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو دیکھا وہ سرخ چہرا جھکائی ے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

چلو اٹھو باہر چلتے ہے اس سے پہلے میں خود پر کنٹرول کھو دو اور کوئی ی گستخی ہو جائی ے

وہ اُس کا چہرا گھونگھٹ میں چھپتا اُس کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے آیا جہاں سب ان کا انتظار کر رہے تھے

ان کے آنے کے بعد ہلدی کی رسم ادا ہوئی ی جس سے وہ پھر کوئی ی نہ کوئی ی شرارت کر دیتا اور وہ سرخ ہو کر چہرا جھکا جاتی

12 بجے کے قریب ان کی واپسی ہوئی ی کیوں کے کل مہندی کا فنکشن تھا تو سب کو اُس کی تیاری کرنی تھی

وہ سب سے فارغ ہو کر کمرے چینج کرنے آئی ی

بیٹھ کر اُس کی کمر اکڑ گ ئی ی تھی اب بس وہ سونا چاہتی تھی

وہ واشروم میں جانے لگی جب اُس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی

سکرین پر نام دیکھ کر اُس نے غصہ سے کال پک

آپ نے مجھے فون کیوں کیا ہے؟کیوں کا کیا مطلب بیوی کو کال کیوں کرتے ہے۔

"مجھے کیا پتہ ہو کیوں کرتے میری کون سی بیوی ہے جو مجھے پتہ ہو گا"

وہ غصہ اور بے چارگی سے بولی۔کیوں کے وہ رات کے ایک بجے اُسے کال کر رہا تھا مگر وہ بہت تھکی تھی بس سونا چاہتی تھی۔

"دیکھیے زیب بھا" ابھی وہ اتنا ہی بولی تھی جب وہ ایک دم بولا

اللہ توبہ لڑکی کیا ہو گیا ہے ابھی نکاح کو کچھ گھنٹے ہی ہوئے ہے کیوں توڑنا چاہتی ہو ہمارا نکاح

تم مجھے نہ جانو ،بے بی،ڈرالینگ ایسے ناموں سے بولایا کرو

ابھی میرا دماغ خراب نہیں ہوا وہ غصہ سے بولی

اچھا مجھے نیند نہیں آ رہی وہ بچوں کی طرح بولا

پر مجھے آ رہی ہے اس لیے میں سونے جا رہی ہوں گڈ نائیٹ

روکو ایسے نہیں گڈ نائیٹ کس دو وہ پھر شوخ ہوا

توبہ ہے ویسے وہ سرخ چہرا لیا فون بند کر گئی

"تانیہ یہ تم اچھا نہیں کر رہی" وہ پیکینگ کرتی تانیہ کا ہاتھ پکڑ کر بولا

میر پلیز میں کچھ دنوں کے لیے سکون سے رہنا چاہتی ہوں

تمہارے ساتھ تمہاری قربت سے مجھے گھٹن ہونے لگی ہے

شاید تم سے دور رہا کر میں کچھ بہتر محسوس کرو

"ثانیہ جان میں اکیلا کیسا رہو گا" عیاشی کے لیے کوئی ی مل ہی جائے گی وہ طنز کرتی دوبار اپنے کام میں مصروف ہو گئی ی

میں کچھ دنوں بھائی ی کے پاس رہو گی پھر سوچو گی یہ رشتہ آگے جا سکتا ہے کے نہیں

مگر جان؟ اوکے میر میں چلتی ہو ڈارئیور آ گیا ہے باقی باتیں بعد میں کرتے ہے وہ شایان کو اٹھاتی چلی گئی

عباسی ہاوس میں آج میں رونق تھی سب نوکروں کی ڈورے لگی ہوئی ی تھی

نمرہ بیٹا وہ گجرے کہاں ہے تمہیں دیے تھے

وہ ماما سوری میں رکھ کر بھول گئی ی ابھی لاتی ہوں

وہ اپنے کمرے میں گجرے لینے آئی ی جب اچانک سے دروازہ بند ہو گیا

"اسے کیا ہوا" وہ ادھر اُدھر دیکھتی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی ی

ابھی وہ اپنا لہنگا سنبھالتی گجرے کا تھیل اٹھاتی باہر کی طرف جانے لگی

کسی نے اُس کا بازو پکڑ کے اپنی طرف موڑا اور دیوار کے ساتھ لگا کر اُس کا راستہ بند کر دیا

"یہ سب اتنا اچانک ہوا کے وہ کچھ سمجھ ہی نہ پائی ی" جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ سرخ انکھیں لیے اسے گھور رہا تھا

تمہاری اتنی ہمت کے تم مجھے ہاتھ لگاو وہ غصہ سے غراتی اپنے آپ کو چھڑونے کی کوشش کرنے لگی

ابھی تم نے ہمت دیکھی کہاں ہے ڈئیر کزن وہ اُس کا گال سہلنے لگا جب وہ چہرا موڑ گئی

جس سے وہ مسکرا دیا

تم کیا لینے آئے ہو یہاں پہلے تمہارے بھائی نے کچھ کم کیا ہے میری آپی کے ساتھ وہ غصہ سے بولی

”آرام سے میری شیرنی“ تمہیں ایک بات سمجھنے آیا ہوں

وہ لڑکا ہے نہ کیا نام تھا اُس کا وہ اپنی پیشانی مسلتا بولا

”ہاں یاد آیا سعد نام ہے اُس کا“ دور رہو اُس سے نہیں تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے بھی اور اُس کے لیے بھی

وہ سرد آواز میں بولتا اور قریب ہوا اتنا کے نمرہ اُس کی گرم سانس محسوس کر سکتی تھی

تم صرف میری ہو اس لیے دور رہو ورنہ تم جانتی ہوں

نہیں رہو گی دور سمجھے تم غلام نہیں ہوں تمہاری جو ہر بات مانو تمہاری اور ایک بات اور کان کھول کے سن لو ابان حسن شاہ

”میں محبت کرتی ہو اُس سے پیار ہے وہ میرا“

اور تمہاری زندگی میں شامل ہونے سے پہلے میں مرنا پسند کرو گی۔

سمجھے وہ اُسے دھکا دیتی اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے چلی گئی

نہیں تم صرف میری ہو صرف میری وہ ایک مُکا دیوار پر مارتا بولا

اور جسے وہ آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

گرین کلر کے خوبصورت لہنگا اور شاٹ شرٹ کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

زیب نے بھی گرین کلر کا کرتا ساتھ سفید پاجامہ پہنے اس کے ساتھ بیٹھا ڈیشنگ لگ رہا تھا

اور بار بار اُسے تنگ کر رہا تھا

"آپ زرا پیچے ہو کر بیٹھے" وہ بار بار اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ کرتی جس سے وہ اور قریب آ جاتا

اور پلیز یہ ہاتھ تو چھوڑے کیا کر رہے ہے۔اگر نہ چھوڑو تو وہ شوخ ہوا

"تو میں ماما کو بتا دو گی آپ کا"

کیا بتاو گی؟"وہی جو کل کیا تھا آپ نے"اچھا سچا میں بتا دو گی کیا

ہاتھ ابھی بھی اُس کی گرفت میں تھا۔وہ گہری نظروں سے اسے دیکھا رہا تھا

"زیب سب دیکھا رہے ہے" وہ چہرا جھکا کر بولی جو سرخ ٹماٹر ہو رہا تھا

"پرنسس ایسا نہ کرو کہی مہمانوں کے سامنے کچھ ایسا ویسا نہ ہو جائے"

وہ مہمانوں کو دیکھتا اس کی طرف جھکتا شرارت سے بولا

کیا نہ کرو میں؟ وہ حیرانگی سے بولی

ہائے یہ مصومیت

ان بڑی بڑی انکھوں سے مارنے کا اردا ہے

وہ معنی خیزی سے بولا

پرنسس آج پھر میرا دل کر رہا ہے تمہیں گود میں اٹھاو اور آگے کی بات وہ ادھوری چھوڑ کر سامنے دیکھنے لگا جہاں سے مریم بیگم آتی دیکھائی دے رہی تھی

دوسری طرف وہ شرم سے سرخ چہرا جھکا کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

جس پر پکڑ اور مضبوط ہوتی جا رہی تھی

مہمانوں کے جانے کے بعد ساری ینگ پارٹی لان میں مستی میں مصروف تھی

دو ٹیمیں بنی تھی جس میں ایک طرف لڑکے اور دوسری طرف لڑکیاں تھی

لڑکوں کی ٹیم میں سعد (حیدر کا دوست) حیدر ، زیب، تھے

جبکہ کے لڑکیوں کی ٹیم میں نمرہ ،حور،اور نور شامل تھے

سب سے پہلے زیب بھائی بھابھی کے لیے کچھ سنائے گے

حور خوشی سے بولی

ہم تو جی جان سے حاضر ہے گڑیا ابھی سنتے ہے کچھ

❤تیرے عشق کے گہرے ساگر میں❤

❤ڈوب جانے کو جی چاہتا ہے,❤

❤تیری جھیل سی نیلی آنکھوں❤

❤میں سما جانے کو جی چاہتا ہے,❤

وہ بغور اُس کی انکھوں میں دیکھتا بولا

اُس کے اس طرح دیکھنے سے وہ

نظریں جھکا گ ئی ی

....تعریف لکھنے بیٹھے تھے ھم ان کے مکمل حسن پر....

....مگر الفاظ ھی تھم گئے انکی جھکی نظریں دیکھ کر....

بہت زبردست جیجو نمرہ چہقتی ہوئی ی بولی

"شکریہ شکریہ " اب آپ کی باری مسز وہ شوخی سے کہتا اس کی طرف متوجہ ہوا

مجھے نیند آ رہی ہے میں سونا چاہتی ہو وہ اٹھ کر چلی گ ئی ی

نور کے اس طرح جانے سے زیب کے دل میں کچھ ٹوٹا

"چلو حور گھر چلے بہت کام ہے" اُس کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا

"جی بھائی ی میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں"

اوکے جلدی آنا اور اپنے پاپا کو بھی کہے دینا جانا ہے تو آ جائی ے میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں

نہ چاہتے بھی وہ تھوڑا تلخ ہو گیا

کب تمہیں اندازہ ہو گا میرے بے پناہ عشق کا تمہاری وجہ سے اس مردہ دل نے دھڑکنا شروع کیا

ہے

پرنسس

وہ سگریٹ پیتا اپنے بھرتی گھٹن کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

مگر اس میں تمہارا بھی کوئی ی قصور نہیں انسان اپنا پہلا پیار کبھی نہیں بھولا سکتا

کل میری زندگی میں شامل ہو جاو تمہارے سارے درد سمٹ لو گا

تمہیں اتنا پیار دو گا کہ تم میر کو بھول جاو گی

وہ خود سے عہد کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا

وہ تہجد کی نماز ادا کر کے خدا سے رو کر اپنے دل کا سکون مانگ رہی تھی

جو بار بار میر کا نام لے رہا اپنے ماں باپ کو دیکھنے کے لیے وہ خوش ہونے کی کوشش کرتی تھی

مگر اندر سے وہ بہت ٹوٹی ہوئی تھی

وہ زیب کی محبت کا جواب محبت سے نہیں دے رہی تھی

یا تو وہ اُس پر غصہ کرتی یا بیزاری ظاہر کرتی

مگر وہ تھا اس کو ہسنے کی خوش کرنے کی کوشش کرتا رہتا

اے خدا میرے دل میں میرے محرم کی محبت ڈال دے میں منعافقت نہیں کرنا چاہتی

پلیز میرے دل کو سکون دے دے آنسو رخسار بھگو رہے تھے

جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو وہ اٹھی جائ‌ے نماز اپنی مخصوص جگہ پر رکھی

بیڈ سے اپنا موبائل اٹھایا آج زیب نے نہ کوئی میسج کیا تھا نہ ہی کال کی تھی

لگتا ہے زیادہ ہی ناراض ہو گیا ہے وہ مایوسی سے موبائل رکھنے لگی

جب میسج ٹون بجی میسج کھولا تو وہ زیب کا تھا

سو جاو پرنسس اتنا نہ سوچو میں ناراض نہیں ہو

ہائے اللہ ان کو کیسے پتہ لگا میں جاگ رہی ہوں

وہ یہاں وہاں دیکھتی سوچنے لگی

جبکہ باہر بالکنی میں کھڑا زیب مسکرا دیا

وہ اُس سے ناراض رہنا چاہتا تھا مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اُس کو دیکھنے آ گیا

اُس کا موبائل اٹھانا پھر چیک کرنا میسج آیا کے نہیں پھر چہرے پر پھیلتی مایوسی اُسے مسکرانے پر مجبور کر گ ئی ی

ناراضگی تو کہی دور جا سوئی ی تھی

اس لیے اُس نے میسج کر کے اُسے خوش کر دیا

وہ بلیک کلر کی شروانی پہنے جس کے گلے پر نفاست سے کام ہوا تھا

بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

بس کچھ دیر پرنسس پھر تمہیں مجھ سے جدا کوئی ی نہیں کر سکے گا

تمہاری ہر تکلیف اور درد کو میں ختم کر دو گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے پرنسس

وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک کے دل میں سوچ رہا تھا

وہ ہاتھ میں کُلا پکڑیں کمرے سے باہر آیا

جہاں لاونج میں سب اس کا انتظار کر رہے تھے

جمیشد صاحب نے دل ہی دل میں بیٹے کی نظر اتری

آج اُن کا دل شدت سے چا رہا تھا کے اُن کا بیٹا گلے لگے مگر وہ شاید ابھی بھی خفا تھا ان سے

دل کی خواہش کو دباتے وہ دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گ ئی ے

نورا(نوکرنی) دیکھو جا کر حور کیوں نہیں آئی ی ابھی تک

وہ سر ہلاتی حور کے کمرے میں چلی گ ئی ی

اور تھوڑی دیر بعد واپس آئی ی

چھوٹے صاحب حور بی بی کہہ رہی ہے آپ چلے جائی ے وہ ڈرائی ور کے ساتھ آجائی ے گی

ٹھیک ہے اب ہم چلتے ہے وہ گاڑی میں بیٹا گیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا

کتنے سالوں بعد ایک مسافر کو اُس کی منزل ملنے والی تھی

برائیڈل روم میں بیٹھی وہ مسلسل اپنے ہاتھ کی انگلیاں مڑور رہی تھی.

"آنسو چھلکنے کو بے تاب تھے" پالر والی نے اس کا میک بہت مشکل سے کیا تھا

جو بار بار روئی ی جا رہی تھی.

نمرہ نے بڑی مشکل سے اُسے سنبھالا ہوا تھا

وہ سرخ رنگ کے فرشی گرارے میں غضب ڈھ رہی تھی

بیوٹیشن کے کیے میک میں کافی خوبصورت لگ رہی تھی

اوپر سے دل آج 120 کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا

وہ ابھی بھی نروس ہو رہی تھی جب بارات آ گ ئی ی کا شور ہوا

جی تو میرے پیارے جیجو اندر جانا ہے تو 5000 دینے ہو گے وہ اُس کا راستہ روکے کھڑی تھی

وہ پنک کلر کا شارٹ فراک اور ساتھ ہم رنگ باجامہ پہنے لائٹ سے میک اپ میں بہت اچھی لگ رہی تھی

یہ کچھ زیادہ نہیں گڑیا کچھ کم کرو

نہیں جی اتنے بڑے بزنس مین ہے آپ کے لیے یہ کون سی بڑی رقم ہے

وہ انکھیں گھوما کر شرارت سے بولی

ٹھیک بھائی ویسے بھی آپ ہماری ایک اکلوتی سالی صاحبہ ہے

یہ لے وہ اپنی جیب سے 5000 نکلتا اُس کے ہاتھ پر رکھتا بولا

یاہوہوہو وہ پیسے پکڑتی ایک سائیڈ پر ہو گئی

یہ حور ابھی تک آئی کیوں نہیں وہ ٹائم دیکھتا بولا

حیدر ادھر آو پاس گزرتے حیدر کو اُس نے آواز دی

جی بھائی

حیدر زرا تم جا کر حور گڑیا کو لے آو

ٹھیک ہے بھائی میں جاتا ہوں

وہ اُسے لینے لغاری ہاوس پہنچا لاونج میں یہاں وہاں دیکھتے وہ نظر نہ آئی تو اب اُس کا رخ روم کی طرف تھا

حور کے روم کے پاس پہنچ کر آہستہ سے دستک دی

جب اندر سے کوئی آواز نہ آئی وہ دروازے پر ہاتھ رکھتا اندر چلا گیا

جہاں میڈم تیار ہو کر رونے میں مصروف تھی

وہ بھاگ کر اُس کے پاس پہنچا

ڈول کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو وہ اُس کے آنسو صاف کرتا بولا

اور یہ ہاتھ پر چوٹ کیسے لگی

وہ میں تیار ہو رہی تھی وہاں میں چپکلی دیکھی

میں بھاگنے لگی تو میرا پاوں پھسل گیا اور پرفیوم کی بوتل گر کر ٹوٹ گ ئی ی اور میرے ہاتھ میں لگ گ ئی ی

وہ سوں سوں کرتی مصومیت سے بولتی بہت پیاری لگی

رونے کی وجہ سے سرخ شہد رنگ انکھیں سرخ ہوتی ناک اور گلابی گال وہ مبہوت سا اُسے دیکھا رہا تھا

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہے وہ اُس کی نظروں سے گبھراتی آہستہ سے بولی

جس سے وہ ہوش میں آیا

جاو ڈول منہ دھو کر آو پھر میں بنڈج کر دیتا ہوں

اگر میں منہ دھو کر آو گی تو میرا سارا میک اپ خراب ہو جائے گا

اتنی مشکل سے کیا ہے میں نے وہ منہ بسور کر بولی

میں تمہاری ہیلپ کر دو گا میک اپ میں

آپ کو میک اپ کرنا آتا ہے وہ حیران ہوئی ی

ہاں تھوڑا بہت تمہاری وہ بدتمیز کزن ہے نہ نمرہ اُس نے سکھایا تھا

وہ مسکراتا ہوا بولا

کچھ دیر بعد وہ منہ دھو کر آئی پھر حیدر نے اُس کے ہاتھ کی بنڈج کی زخم زیادہ گہرا نہیں تھا

پھر اُس نے لائیٹ سا میک اپ کیا

زبردست آپ کتنا اچھا میک اپ کرتے ہے وہ بچوں کی طرح خوش ہو کر خود کو شیشے میں دیکھتی بولی

"تھنک یو ڈول" چلو اب چلے آگے بہت دیر ہو گئی ہے

"جی چلے" وہ اُسے لیے گاڑی تک آیا پھر دروازہ کھول کر اُسے بٹھایا پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

اب اس کا رخ ہال کی طرف تھا

وہ اسٹیج پر بیٹھا بے صبری سے اُس کا انتظار کر رہا تھا

"جب وہ آتی دیکھائی دی

سرخ رنگ کے فرشی گرارے پہنے خوبصورت میک اپ کیا"

"ناک میں چمکتی نتھلی جو زیب کا سکون برباد کر رہی تھی"

وہ اسٹیج کے قریب پہنچی جب زیب نے اُس کے آگے اپنا ہاتھ کیا جسے کانپتے ہاتھوں سے نور نے تھما لیا

وہ دونوں ساتھ بیٹھے چاند اور سورج کی جوڑی لگ رہے تھے

مریم بیگم دل ہی دل میں بیٹی اور داماد کی نظر اتر رہی تھی

کتنے پیارے لگ رہے ہے نہ ہمارے بچے وہ عباس صاحب کے ساتھ کھڑی ہوتی خوشی سے بولی

اللہ اُن کی خوشیاں سلامت رکھ

آمین

ویسے یہاں کوئی ی اور بھی بہت پیارا لگ رہا ہے وہ شرارت سے بولے

کون

"مسز عباس " قسم سے آج آپ ہمارا دل بے ایمان کر رہی ہے

شرم کرئیے کیا ہو گیا ہے آپ کو کچھ تو لحاظ کرلے

ویسے آج کمرے میں جلدی آجائیے گا وہ سرگوشی کرتے چلے گئے

پیچھے وہ ادھر اُدھر دیکھتی کہی کسی نہ سنا تو نہیں

ویسے پرنسس بہت پیاری لگ رہی ہو سب جب کھانے میں مصروف ہو گئے تو وہ تھوڑا قریب ہوتا بولا

آج تو تم سے سارے بدلے لینے ہے جتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے

آج سب کا حساب ہو گا وہ گھمبیر لہجہ میں بولا

آپ مجھ سے بدلا لے گے وہ آہستہ بولی

بلکہ بس تم تیار رہنا

چلے جیجو نکلے ایک لاکھ

کس لیے سالی صاحبہ وہ دودھ پیتے بولا

یہ جو آپ دودھ پی رہے ہے

سب لوگ اُن کے ادرگرد موجود تھے

یہ چوٹا سا گلاس ایک لاکھ کا ہے

بلکہ جیجو اب جلدی کر وہ اپنی مہندی لگی ہتھیلی پھیلاتے بولی

کچھ زیادہ نہیں ہے سالی صاحبہ کم کرئی ے

ہم غریب لوگ ہے وہ شرارت سے بولا

نہیں جی اتنے تو بس اتنے نہیں تو ہم اپنی آپی اپنے پاس رکھ لیتے ہے

یہ ظلم مت کیجئی ے گا سالی صاحبہ آپ کی آپی کے بغیر اب دل نہیں لگتا

یہ لے کیا یاد کرے گی کسی سخی سے پالا پڑا ہے

وہ ایک لاکھ کا چیک اُس کے ہاتھ پر رکھتا بولا

اسی طرح مستی میں ہی رخصتی کا وقت ہو گیا

وہ قرآن کے سائی ے میں رخصت ہوتے اپنے پیا کے گھر چلی گ ئی

”پرنس یار بس بھی کرو“ کیا سیلاب لانے کا اردہ ہے

رو رو کر انکھیں سرخ کر لی ہے تم نے

وہ آنسو پونچتا بولا

آپ کو کیا ہے میں جو مرضی کرو وہ سوں سوں کرتی بولی

اور وہ پھر رونے لگی

یہاں زیب کی برداشت کی حد تھی ایک تو وہ مسلسل روی جا رہی تھی

Email : aatish2kx@gmail.com Whatsapp : 03335586927

دوسرا اُس کی بات بھی نہیں مان رہی تھی

ڈرائیور گاڑی روکو وہ دھاڑا۔

"اس کی آواز سے وہ بھی ڈر کر کار کے دروازے کے ساتھ لگ گ ئی ی"

"ج جی سر" اس کی آواز سے اُس نے بریک لگائی ی

وہ گاڑی سے باہر آیا ڈرائیور کو کچھ پیسے دیے کے وہ آرام سے گھر چلا جائے

"باہر نکلو ابھی" وہ بیک ڈور اوپن کیا اُس کے سر پر کھڑا مصنوعی غصہ سے بولا

میں کیوں باہر نکلو اُس لگا وہ یہاں سنسان راستہ میں اکیلا چھوڑ جائے گا

تم میری بات ایک ہی دفعہ سمجھ کیوں نہیں آتی پرنسس

اب وہ جھکا اور آرام سے اُسے اپنے بازوں میں اٹھ لیا

یہ آپ کیا کر رہے ہے

کچھ نہیں پرنسس میرا یہاں کچھ کرنے کا اردہ نہیں ہے

اُس نے آرام سے اُسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی

آنسو پھر سے انکھوں میں جمع ہونے لگے

پرنسس اب گر تم روی تو میں یہاں پر چھوڑ کر خود گھر چلا جاو گا

انکھوں میں موجود نمی دیکھ کر وہ مصنوعی غصہ سے بولا

وہ آنسو پونچتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہے یہ گھر کا راستہ نہیں

وہاں جہاں تمہارے اور میرے علاوہ کوئی نہ اور میں اپنا بدلہ آرام سے لے سکو

اب آپ اپنی پرنسس سے بدلہ لے گے وہ مصومیعت سے بولی

بلکہ جب پرنسس نے اتنا تنگ کیا ہے بدلہ لینا تو بنتا ہے میرا وہ معنی خیزی سے بولا

ہائے اللہ یہ تو جنگل ہے یہ مجھے کہی جانوروں کے پاس چھوڑ کر تو نہیں جا رہے

نور نے ڈرتے ڈرتے اس طرف دیکھا جس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا

یہ کچھ بول کیوں نہیں رہے پتہ نہیں کیسے بدلہ لے گے

یااللہ مدد کرنا میری وہ دل میں خدا سے مدد طلب کر رہی تھی

"تھوڑی دیر بعد گاڑی روکی" زیب باہر آیا اور اُس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا

نور نے سامنے دیکھا تو یہ لکڑی کا بنا کارٹیج تھا

زیب نے اس کو گود میں اٹھایا اور اندر کی طرف چل پڑ

دروازے کے پاس اُس اکرم کھڑا نظر آیا

"سب ٹھیک ہے نہ اکرم" جی سر سارے انتظام کر دیے ہے وہ نظریں جھکائے کھڑا اسے تفصیل سے آگاہ کر رہا تھا

اوکے تم اب جاو اور جب تک میں نہ کہاو کسی کو نہیں بتانا میں کہا ہوں

ٹھیک ہے سر

نور خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھی اور ڈر بھی رہی تھی کہ وہ کیا کرنے والا ہے

وہ اُسے لیے اندر داخل ہوا پورے کارٹیج کو اُس نے گلاب کے پھولوں سے سجایا تھا

دائیں طرف صوفہ سیٹ پڑا تھا جبکہ بائیں طرف دو کرسیوں ڈائینگ ٹیبل تھا

پورے گھر کو کینڈلیز سے روشن کیا گیا تھا

وہ اُسے لیے کمرے میں داخل ہوا جاہا دروازے سے لے کر بیڈ تک گلاب کے پھولوں سے راستہ بنایا گیا تھا

ہیٹ شیپ بیڈ پر پھول ہی پھول ہے پورے کمرے میں نور کی تصویریں تھی

مایوں کی مہندی اُس کے بچپن کی ساری تصاویر وہ حیرانگی سے پورے کمرے کو دیکھا رہی تھی

زیب نے آرام سے اُسے نیچے اترا پھر اُس کا ہاتھ پکڑا جو ٹھنڈا ہو رہا تھا

اُسے بیڈ تک لیا اُس کو بیٹھا کر اُس کے سامنے بیٹھ گیا

اور اپنی سانس درست کرنے لگا اللہ تم کتنی بھاری ہو پرنسس

اس بات پر نور کو جھٹکا لگا وہ گھونگھٹ کے اندر سے بولی

کیا کہا آپ نے ابھی اُسے لگا شاید کچھ غلط سنا ہے

یہی پرنسس تم کتنی وزنی ہو قسم سے میری تو کمر ٹوٹ گ ئی ی

وہ تو صدمہ سے اُسے دیکھ رہی تھی جو اپنی دلہن کو وزنی کہہ رہا ہے

نور نے پہلے اپنی طرف دیکھا کہ وہ کہاں سے موٹی ہے پھر ایک جھٹکے سے گھونگھٹ اٹھایا

زیب اس کی ساری کاروائی ی دیکھا مسکرا رہا تھا

اگر میں اتنی ہی وزنی ہوں تو کسی ماچس کی تیلی سے شادی کر لیتے آپ

پھر اُسے اٹھا کر جاہا مرضی گھومتے رہتے۔وہ غصہ سے بولی کہاں برداشت تھا اُسے کوئی ی موٹا کہے

وہ غصہ سے اٹھ کر جانے لگی جب زیب نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا

اور جھٹکے سے کھنچا وہ اُس کے اوپر گری

"یہ کیا بدتمیز ہے" ششش!!! وہ کچھ بولنے لگی جب زیب نے اُس کے ہلتے لبوں پر انگلی رکھ دی۔

کتنا بولتی ہو نہ پرنسس تم آج کی لڑائی کسی اور دن کے لیے ادھار کر لو

ابھی میرے بدلا لینے کی باری ہے وہ گھبیر لہجے میں بولا

اور اُس کی نتھلی اتر دی جو نور سے زیادہ زیب کو ڈسٹرب کر رہی تھی

اور آہستہ سے اُس کے لبوں کو چھو لیا

جس سے نور کے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی

"یہ آپ کیا کر رہے ہے" وہ اپنی سانس درست کر کے بولی

ابھی تو کچھ کیا نہیں میں نے پرنسس

اُس نے کروٹ بدلی اب نور نیچے اور زیب اوپر تھا

پرنسس گھبیر لہجے میں پکارہ میری طرف دیکھو۔

وہ جو نظریں جھکائے لیٹی تھی اس کی طرف دیکھا

جہاں محبت کے دیپ جل رہے تھے وہ زیادہ دیر ان انکھوں میں دیکھ نہ سکی اور نظریں جھکا دی

تمہیں پتہ تمہاری یہ نیلی انکھوں نے کتنا تڑپایا ہے مجھے

جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تب سے تمہاری انکھیں مجھے بہت پسند تھی

وہ اُس کی انکھیں چومتا بولا وہ بس سانس روکے اس کی دھڑکن سن رہی تھی جو اس وقت 120 کی سپیڈ سے ڈور رہی تھی

زیب نے اُس کا ڈوپٹہ پنوں سے آزاد کر کے سائیڈ پر رکھ

اب اُس کی چوڑیاں اتر رہا تھا

میں خود کر لو وہ اس کی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر بولی

ششششش پرنسس آج نہیں

وہ اُس کے بالوں میں منہ چھپاتا بولا

اور اُس کی گردان پر لب رکھ دیے

کچھ دیر بعد چہرا اٹھا کر دیکھا تو وہ لب دانتوں تلے دبائے سرخ چہرا لیے سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی

ان پر اتنا ظلم کیوں کر رہی ہو مجھے سے پوچھوں ان کی قدر وہ اُس کے لب آزاد کرواتا خمار آلود لہجے میں بولا

اور پھر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے اور خود کو سیراب کرنے لگا

اور نور نے بھی خود کو اُس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا

جسے جسے رات بیتی رہی تھی زیب کی شدتوں میں اضافہ ہو رہا تھا

صبح اُس کی آنکھ کھلی تو خود کو زیب کے حصار میں قید پایا

اُس ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی مگر گرفت مضبوط تھی

زیب پلیز چھوڑے میں فریش ہونا ہے

وہ نظریں جھکا کر بولی

ایک تو وہ شرٹ لیس تھا دوسرا رات کے بارے میں سوچ کر پلکیں اٹھانے سے انکاری تھی

پرنسس سو جاو ابھی بہت وقت ہے وہ پھر سے اُسے خود سے لاگئی ے انکھیں موند گیا

زیب پلیز 12 بج گ‌ئ‌ی‌ے ہے اٹھ جائ‌ی‌ے آپ بھی

وہ اُس کی گرفت ڈھیلی پڑتے ہاتھ ہٹاتی اٹھ گ‌ئ‌ی

وڈارب سے اپنا ایک سوٹ نکلا اور واشروم میں فریش ہونے چلی گ‌ئ‌ی

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر نکلی بے بی پنک کلر کی شلوار قمیض میں وہ کھلی کھلی لگ رہی تھی

وہ باہر آئ‌ی تو زیب کو جاگتا پایا وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا

نظر اٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی

وہ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سلجھنے لگی

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اُس کے قریب پہنچا اور اُسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر نم بالوں میں منہ چھپنے لگا

کیسا لگا میرا بدلہ لینے کا انداز وہ اُس کی کان کی لو چومتا بولا

آپ فریش ہو جائ‌ی‌ے اُس کر بھرتی گستخیوں سے گھبرا کر بولی

اُس کے بال ایک سائ‌ی‌ڈ پر کر کے گلے میں خوبصورت سا نکلیس پہنایا جس میں دونوں کے نام کے پہلے حرف موجود تھے

اُس کا رخ اپنی طرف موڑا پھر اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا

اس کو ہمیشہ اپنے دل کے قریب رکھنا پرنسس

مگر نور تو اُس کے سینے پر موجود اپنے نام کو دیکھ رہی تھی جو ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا

یا زیب نے ہونے نہیں دیا تھا

رات کو شاید اندھیرا ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آیا تھا

یہ اپنے نام پر وہ ہاتھ لگتی بولی انکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے

کتنا درد ہوا ہو گا

کچھ نہیں ہوا پرنسس تم اپنے آنسو صاف کرو

مگر آپ کو تو بہت درد ہوا ہو گا آپ نے بنڈج بھی نہیں کیا

میں ٹھیک ہو پرنسس اور مجھے کوئی ی درد نہیں ہوا کیوں کے میری مرہم میرے پاس آ گئی ی

وہ ساتھ لگتا اس کے سر پر بوسہ دیتا بولا

اب میں فریش ہو کر آتا ہو تب تک تم تیار ہو جاو ناشتہ کرتے ہے

یہ آپ کیا کر رہے ہے ہیچے ہٹے میں ناشتہ بناتی ہوں

نہیں پرنسس میں بنا رہا ہو تم بس مجھے دیکھو

زیب نے جلدی سے آملیٹ بنایا ساتھ اُس کے بریڈ کے سلائی س رکھے

اور چائی ے کا ایک کپ ٹرے میں رکھے وہ ٹیبل تک آیا جہاں نور بیٹھی تھی

جی تو حاضر ہے پرنسس آپ کے مصوم سے شوہر کے ہاتھ کا بنا ناشتہ

کھا کر بتائی ے کیسا لگا وہ اُس کی پلیٹ میں آملیٹ اور سلائی س رکھتا شوخ ہوا

بہت مزا کا ہے آپ بھی کرئی ے نہ ناشتہ وہ اس کی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر بولی

جو مسلسل اسے ناشتہ کرتے دیکھ رہا تھا

نہیں تم کرو ابھی مجھے بھوک نہیں ہے

ہائے اللہ یہ کتنے بدتمیز ہے ایسے گھوری جا رہے ہے میں ناشتہ کیسے کرو

زیب اس کے ہاتھوں میں لرزش دیکھ کر مسکرا دیا

پرنسس تم آرام سے ناشتہ کرو مجھے ایک ضروری کال کرنی

وہ اُس کا ماتھا چومتا باہر آ گیا

اور نور کی روکی سانس بحال ہوئی ی

ہاں بولو اکرم وہ موبائل کان سے لگتا باہر لگے بینچ پر بیٹھ گیا

سر مبارک ہو پروجیکٹ ہم مل گیا ہے وہ ہماری کیمپنی کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہے اُس کی انکھیں چمکی

"اور وہ جو دوسرا کام تھا" جی سر وہ بھی ہو گیا ہے پیمنٹ کر دی ہے

"گڈ"

میری طرف سے آفس کے پورے سٹاف کو بونس دے دو

وہ فون بند کرتا مسکرا دیا

زیب تمھیں تو میں نہیں چھوڑو گا۔

تمہاری وجہ آج اتنا بڑا پروجیکٹ ہاتھ سے نکل گیا

وہ اپنے آفس کی ہر چیز پر غصہ نکل رہا تھا

سٹاف کے کیسی ممبر میں اتنی ہمت نہیں تھی کے وہ اُسے روک سکے

فون کی آواز سے وہ روکا سکرین پر چمکتے نام سے اُس نے خود کو کنٹرول کیا

ہیلو جان کیسی ہو تم کب آ رہی ہوں آئی ی مس یو شایان کیسا ہے

فون اٹھاتے ساتھ اُس نے سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی

مگر دوسری طرف سے جو کہا گیا وہ اُس کے گمان میں بھی نہیں تھا

غصہ سے اُس کی گردن کی رگیں تن گ ئ ی

یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو

میں ٹھیک کہا رہی ہوں اب ہمارا گزرا ممکن نہیں

بہتر یہی ہے کہ ہم اب جدا ہو جائ ے میں بہت سوچا میر مگر تمہارے دھوکے کے بعد تم پر اعتبار کرنے کو دل نہیں کرتا

طلاق کے پیپر تمہیں کل تک مل جائ ے گے

یہ کیمپنی میرے نام ہے اور یہ مسلسل نقصان میں جا رہی ہے

اس لیے تمہیں بتائ ے بغیر اسے بیچ دیا

ہے

تمہارا پیسہ جو تم نے اس کیمپنی پر لگائ ے تمہارے اکاوئ نٹ میں جمع کرو دیے ہے

اب دوبار مجھے سے رابطہ کرنے کی کوشش نہ کرنا

ایک منٹ بتانا پسند کرو گی کہ کیمپنی کیسے بیچی ہے

وہ دانت پیتسہ بولا

مشہور بزنس مین زیب لغاری

اس نام نے میر کے تن بدن میں آگ لگا دی

غصہ سے موبائل دیوار پر مارا جو دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا

نہیں اس بار تمہیں میں جیتنے نہیں دو گا

ہر بار تم میرا حق لے جاتے ہو

ماما پاپا بھی تمہیں پسند کرتے ہمیشہ سے تم میری راہ کا کانٹا رہے ہو

مگر اب نہیں وہ غصہ اور حسد میں پاگل ہو گیا تھا

وہ کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی جہاں شام کے سائے لہرا رہے تھے

جب زیب نے اُس اپنے حصار میں لیا

زیب ہم گھر کب جائیں گے

کل جائیں گے پرنسس

تم کیوں پوچھ رہی ہو اچھا نہیں لگ رہا یہاں کیا

نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ اس کی طرف موڑی مگر مجھے ماما پاپا کی یاد آ رہی ہے

وہ اُس کے شرٹ کے بٹن کو بند کرتی بولی

زیب گود میں اٹھا کر اُسے بیڈ تک لایا پھر اُس بیٹھا کر اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

"پرنسس" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولا

جی!!!!

یہ کاٹیج ماما کو بہت پسند تک اکثر ہم یہاں آتے تھے

اور خوب انجوے کرتے تھے

اس کاٹیج کا کونہ کونہ ماما نے اپنے ہاتھوں سے سجایا ہے

اس لیے میں تمھیں یہاں لایا تاکہ ہم اپنی زندگی کی شروعات یہاں سے کریں

مجھے جب ماما کی یاد آتی ہے تو میں اکثر یہاں آ جاتا ہوں مجھے یہاں ہر طرف اُن کی خوشبو آتی ہے

بولتے بولتے اُس کی آواز بھر آئی ی انکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی

جسے وہ اندر دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا

آپ ٹھیک ہے تھوڑی دیر بعد وہ اُس کا چہرا چھو کر بولی

جو ضبط سے سرخ ہو رہا تھا

پرنسس میں رونا چاہتا ہو آج تک کسی کا کندھا نصیب نہیں ہوا جس پر سر رکھ کر میں اپنا غم ہلکا کرو

میں اپنے آپ کو ایک خول میں بند کر دیا تھا

اتنا مصروف کر لیے تھا کے مجھے کھانے تک کی ہوش نہیں تھی

آپ رو لے زیب نکل جانے دے ان آنسوں کو جو اندر ہی اندر ناسور بن رہے ہے

پھر وہ اونچا لمبا مرد اتنی شدت سے رویا کے نور سے سنبھالنا مشکل ہو گیا

روتے روتے وہ اُس کی گود میں سو گیا

اور نور نے ساری رات اُسے دیکھ کر گزری

آج تو ہمارے غریب خانہ میں رونق ہو گئی جو شاہ صاحب یہاں تشریف لائے۔

چوہدری صاحب یہ تو آپ کی کرم نوازی ہے وہ بغل گیری ہو کر بولا

بیٹھے کیا لے گے کچھ ٹھنڈا یا گرم وہ ایک انکھ دبا کر خباثت سے بولا

"ٹھنڈا لے آئے" جاو صاحب کے ٹھنڈا لے کر آو

جی تو بتائیے شاہ جی ہمیں کیسے یاد کیا

میر نے اپنی جیب سے ایک تصویر نکلی

اور اُس کے سامنے رکھی

اسے دنیا سے رخصت کرنا ہے منہ مانگا انعام ملے گا

بس میرے راستے کہ اس کانٹے کو ہمیشہ سے ختم کر دو

لگانا بلکہ ایسے چاہیے جسے حادثہ ہوا ہے

ٹھیک ہے شاہ جی مگر آپ نے بھی ہمارا ایک کام کرنا تھا اگر آپ کو یاد ہو

مجھے یاد ہے بس کسی دن وہ چڑیا ہاتھ آجائے میں خود لے کر آو اُسے آپ کے پاس

ٹھیک ہے شاہ صاحب آپ کا کام ہو جائے گا

صبح جب زیب کی آنکھیں کھلی بے ساختہ نظر اپنی پرنسس کی طرف گئی

جو انکھیں موندے بیڈ کروان سے ٹیک لگائے بیٹھی

پرنسس پیار سے پکارا

جی آپ ٹھیک ہے اُس کا ماتھا چھو کر بولی

میں ٹھیک ہو پرنسس اٹھو فریش ہو جاو پھر گھر جاتے ہے

وہ پیار سے اُس کا گال چھو کر بولا

آپ سچ میں ٹھیک ہے نہ اُسے جسے اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا

رات جس شدت سے وہ رویا تھا اُسے ڈر تھا کے کہیں طبیعت خراب نہ ہو جائی ے

میں ٹھیک ہو پرنسس چلو جلدی پھر گھر جانا ہے

وہ اٹھ کر واشروم میں چلا گیا

"نمرہ بیٹا کہاں جا رہی ہو تیار ہو کر "وہ جو اُسے زیب اور نور کا بتانے آئی ی تھی

اس کی تیاری دیکھ کر بولی۔

ماما یونی جا رہی ایک امپوٹنٹ لیکچر ہے ایک گھنٹے تک آ جاو گی

وہ اپنی تیاری کا جائیزہ لے کر بولی

سفید کُرتی ساتھ بلیک جینز پہنے ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی

کس کے ساتھ جاو گی حیدر تو گھر نہیں ہے

میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاو گی ماما آپ فکر مت کریں

اوکے ماما اب میں چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے وہ ٹائم دیکھتی بولی

ٹھیک ہے دھیان سے جانا

وہ اُن کا گال چوم کر چلی گ ئ ی

وہ اس وقت ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھی تھی

کوئ ی خاص کام تھا جو تم نے جلدی آنے کہا وہ بیگ ٹیبل پر رکھتی بولی

ویسے ہی یار تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا وہ شرراتی ہوا

ابھی پرسوں تو ملے تھے آپی کی رخصتی پر

یار پرسوں یعنی دو دن بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں

خود سوچو میرا کیا حال ہو گا اب تو یونی بھی نہیں آتی تم

وہ مصوم شکل بنا کر بولا

"اور وہ ہنس دی" گلاس ڈور کے باہر کوئی ی یہ منظر غصہ سے دیکھ رہا تھا

انکھیں غصہ سے اس حد تک سرخ تھی جسے ابھی خون نکل آئے گا

نمرہ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں پر پہلے تم وعدہ کرو مجھے تھپڑ نہیں مارو گی

ایسی کون سی بات ہے جو تم مجھے سے وعدہ لے رہے ہو۔

"بتاتا ہوں بس تم پہلے وعدہ کرو"

ٹھیک ہے بابا پکا وعدہ نہیں مارو گی تھپڑ اور کچھ

اُس نے اپنی جیب سے ایک مخملی ڈبی

اور اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھ

نمرہ کیا!!!!! وہ روکا نمرہ کو وہ کچھ الجھ الجھ لگا

بولو بھی یار

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی

کیا کہا تم نے ابھی؟ اُسے جسے یقین نہیں آیا

یہی کہ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی

اُس نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلا دیا گالوں میں حیا کی سرخی پھیلنے لگی تھی

اُس کے دل کی مراد پوری ہونے جا رہی تھی

یونی میں جب اُس نے پہلی بار سعد کو دیکھا تو وہ اُسے بہت پسند آیا

اُس کے بات کرنے کا انداز اُس کا ہر کام نمرہ عباس کو اُس کا دیوانہ بنا رہا تھا

مگر ایک وجود نے سختی سے اپنی مٹھیاں بند کر لی

جسے اپنے اندر بھرتے غصہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو

سعد نے انگھوٹی نکل کر نمرہ کی انگلی میں پہنائی ی

یہاں اُس کے غصہ کا لاوہ اُبل گیا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ٹیبل تک پہنچا اور ایک مکا سعد کے منہ پر مارا جس سے وہ پیچے جا گرا

ابان پھر اُس کی طرف لپکا

نمرہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی

جو بہت بری طریقے سے اُس مار رہا تھا

چھوڑو اُسے جاہل انسان مر جائے گا وہ چھوڑو وہ مسلسل اُسے پیچے کرنے کی کوشش کر رہی تھی

مگر وہ تو کسی کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا

سعد کو اچھی طرح مارنے کے بعد وہ

"کاوئی نٹر پر آیا" یہ تم لوگوں کا جتنا نقصان ہوا ہے اُس نے پانچ پانچ ہزار کے نوٹ وہاں رکھ اور نمرہ کی طرف آیا جو کھڑی آنسو بہا رہی تھی

اُس کا ہاتھ پکڑ کر وہ باہر گاڑی تک آیا

پھر اُسے اندر پھینکنے کے انداز سے بیٹھایا

اور خود ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی

پرنسس آجاو یار!!!! وہ پیچھلے آدھے گھنٹے سے دروازے پر دستک دے رہا تھا مگر نور کی تیاری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

بس پانچ منٹ میں آتی ہو زیب اندر سے اُس کی آواز آئی ی

پرنسس تمہارے پانچ منٹ کب ختم ہو گے

جب وہ پھر نہ آئی ی تو زیب دروازہ کھول کے اندر گیا

وہ سفید رنگ کے فراک جس کے گلے پر سرخ رنگ کا کام ہوا تھا اور چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوے تھی

پرنسس کیا یار میں باہر انتظار کر رہا ہوں اور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ی

اس کی بات پر اُس نے رونی صورت بنا کر اُسے دیکھا

کیا ہوا ہے پرنسس طیبعت ٹھیک ہے تمہاری وہ اُس ماتھا چھو کر بولا

اس کی بات پر اُس نے سر اثبات میں ہلایا

وہ پیچھے ڈوریاں بند نہیں ہو رہی چہرا جھکا کر بولی

اتنی سی بات اور ان خوبصورت انکھوں میں آنسو آ گئی ے وہ اُس کی انکھیں چومتا پیچھے سے ڈوریاں بند کرنے لگا

اس ہاتھوں کی گردش پر وہ جی جان سے کانپی

ہو گیا پرنسس!!!! چلو اب جلدی کرو وہ اُس کا ماتھا چومتا باہر چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر باہر آئی ی وہ صوفے پر بیٹھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

وہ اُس کے قریب آ کر کھڑی ہو گ ئی ی

زیب نے فون بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھ اور ایک جھٹکے سے اُس کی کلائی ی پکڑ کر کنیھچی وہ

اُس کے اوپر آ گری

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ وہ بوکھلا گ ئی ی

چھوڑیں زیب کیا کر رہے ہے وہ اُس کے حصارے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی

پرنسس تمھیں نہیں لگتا کہ ہمیں یہاں کچھ اور یادیں بنانی چاہیے

وہ نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی جب زیب نے اچانک اُس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

تھوڑی دیر بعد وہ اُس چھوڑ کر پیچھے ہوا

ویسے لپ اسٹک بہت مزے کی تھی پرنسس

”آپ بہت بے شرم زیب“ وہ اپنا ڈوپٹہ درست کرتی بولی

مجھ سے اب بات مت کیج ئی ے گا وہ اپنا بیگ اٹھا کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گ ئی ی

پیچھے وہ آوازیں دیتا رہا گیا

وہ ڈرائیورنگ کرتا مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا جو اسے اگنور کرتی منہ پھولا کر بیٹھی تھی

پرنسس اچھا نہ سوری پلیز معاف کر دو

مگر وہ پھر نہ بولی

پرنسس اب اگر تم نہ بولی تو پھر میں کچھ ایسا ویسا کر دو گا

کیا ہے انداز پھاڑ کھانے والا تھا

زیب نے ہنسی دبائی ی اور اپنی جیب سے چاکیلٹ نکالا

پرنسس!!!! نور نے اُس کی طرف دیکھا تو چاکیلٹ اُس کے ہاتھ سے چھین کر کھانے لگی

اور ہے وہ منہ پھولا کر بولی

ہے تو مگر وہ تب ملے گی جب تم اپنا موڈ ٹھیک کرو گی

اچھا نہ سوری وہ ایک ہاتھ سے کان پکڑے جبکہ دوسرے سے ڈرائیورنگ کر رہا تھا

ٹھیک جائیے آپ کو معاف کیا

کیا یاد کرئیے کس سخی سے پالا پڑا ہے

اس کی بات پر وہ مسکرا دیا.

وہ اُسے کسی فلیٹ پر لیا تھا

وہ دروازہ ڈھاسے بند کرتا اس تک آیا جو سہمی کھڑی تھی

تمہیں میں اُس دن بھی سمجھایا تھا کہ دور رہو اُس سے

وہ اُس کا منہ دبوچتا درشتگی سے بولا

تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی غصہ سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا جس سے وہ انکھیں میچ گ ئی ی

تم صرف ابان حسن شاہ کی ہو سمجھی اگر آئندہ تم مجھے اُس کے ساتھ نظر آئی ی

وہی زندہ دفن کر دو گا اُسے بھی اور تمیں بھی

اُسے اتنے غصہ میں دیکھ کر نمرہ کی زبان جسے بولنے سے انکاری ہو گ ئی ی تھی

بہت جلد میں ماما اور پاپا کو بیجھو گا بس اب تم میری ہونے کی تیاری کرو

جاو اپنا منہ دھو کر آو پھر تمہیں میں گھر چھوڑ دو

"وہ ڈھارا" نمرہ کسی روبوٹ کی طرح اثبات میں سر ہلتی واشروم میں چلی گ‍ئ‍ی

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی عباسی ہاوس پہنچے تھے

نور تو عباس صاحب کے ساتھ بیٹھی پتہ نہیں کون سی باتیں کر رہی تھی

اور مریم بیگم زیب کے پاس بیٹھی سفر کے متعلق جس کا وہ ہو ہاں میں جواب دے رہا تھا

نظر تو بار بار اپنی پرنسس کی طرف اٹھ رہی تھی جو اس سے بے نیاز باتوں میں مصروف تھی

نور زرا میرا موبائل دینا زیب نے اُسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا

کیوں کے یہاں آکر وہ تو زیب کو بھول گ‍ئ‍ی تھی

اُسے بھی مزا آ رہا تھا شائیڈ تنگ کرنے میں اس لیے اُس کی طرف دھیان ہی نہیں دے رہی تھی

اُس نے مسکراہٹ دبائےے موبائل پکڑیا اور پھر سے باتیں کرنے لگی

مریم بیگم زیب کی بے چینی دیکھ رہی تھی مسکرا دی

نور جاو بیٹھا ریسٹ کر لو سفر سے آئی ہو

ان کی بات پر زیب کی انکھوں میں چمک آئی ی

ماما بس دو منٹ جاتی ہوں

نہیں جاو کل پھر ولیمہ کا فنکشن بھی ہے ریسٹ کرو جا کے شاباش

"اچھا جی" وہ اٹھا کر اپنے روم میں چلی گ‍ئ‍ی

جاو زیب بیٹا تم بھی جا کر فریش ہو جاو پھر میں کھانا لگواتی ہوں

اوکے پھوپھو!!!! وہ روم میں آیا تو نور واشروم میں تھی

اُسے نے دروازہ لاک کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اُس کا انتظار کرنے لگا

پانچ منٹ بعد نور منہ دھو کر نکلی تو بیڈ پر اُسے دیکھا جو موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا

چہرے سے لگ رہا تھا کے ناراض ہے

وہ اُس کے قریب جا کر بیٹھ گ ئی ی۔زیب!!!

نور نے پکارا مگر وہ ویسے ہی بیٹھا موبائل پر انگلیاں چلاتا رہا

زیب!!!کیا ہے مصنوعی غصہ سے کہا

ناراض ہے؟ تمہیں کیا جاو سب سے باتیں کرو میرا کی

ا

دو گھنٹے تم نے مجھے اگنور کیا ہے پرنسس

اچھا نہ سوری چلے اپنا موڈ ٹھیک کریں

نہیں!!! اچھا سوری

ایک شرط پر معافی ملے گی

بولے کیا شرط ہے کنیز حاضر ہے وہ ایک ادا سے بولی

جس سے وہ مسکرا دیا۔تمہیں مجھے کِس کرنی ہو گی وہ کان میں سرگوشی کرتا پیچھے ہوا

وہ سرخ چہرا جھکا گ ئی ی

مگر زیب!!اگر مگر کچھ نہیں پرنسس منظور ہے تو بولو ورنہ میں ناراض ہو جاو گا وہ بھی پکا والا۔

وہ کچھ کہنے کے لیے منمائی ی جب اُس نے بات درمیان میں ہی کاٹ دی

آپ پہلے اپنی انکھیں بند کریں

زیب نے اپنی انکھیں بند کی جب وہ قریب ہوئی ی اور اُس کے گال کو ہلکا سا چھوا

یہ کیا تھا وہ گال پر ہاتھ رکھتا حیران ہوا

کِس وہ نظریں نیچی کرتی بولی

تم اسے کِس کہتی ہو

ادھر او میں بتاو کے کِس کیا ہوتی ہے اُس نے ایک جھٹکے سے اُسے اپنی طرف کیھنچا اور اُس کی بولتی بند کر دی

دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ پیچھے ہوا

جب کے نور بوکھلائی ی سی واشروم میں گُھس گ ئی ی

زیب نے دروازہ کھولا تو وہاں نمرہ تھی جو انہیں حور اور جمیشد صاحب کا بتانے آئی ی تھی

وہ باہر آئی ے تو سب کھانے کی ٹیبل پر جمع تھے

سب سے پہلے حور زیب کے گلے لگی

کیسی ہے میری گڑیا؟ میں تو ٹھیک ایک دم

آپ کیسی ہے بھابھی اب وہ نور کے گلے لگ کر بولی

میں ٹھیک ہو گڑیا نور نے اُس کا گال چوما جس سے وہ مسکرا دی

"کیسے ہو بیٹا" جمیشد صاحب اُسے گلے لگانے کے لیے اٹھے

زندہ ہوں ابھی وہ سرد مہری سے کہتا نور کے ساتھ والی چی ئی ر پر بیٹھ گیا

جمشید صاحب اپنی جگہ شرمندہ ہو کر مسکرا دیے

اچھا پھوپھو مجھے ضروری کام ہے میں چلتا ہوں

مگر زیب بیٹا تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں

پھوپھو بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔ٹھیک ہے جان جلدی آنا

وہ پورچ میں کھڑی گاڑی تک آیا جب اُس کے پیچھے نور بھی پہنچ گ ئی ی

زیب روکے آپ اپنا موبائل بھول گ ئی ے تھے

بھولا نہیں تھا پرنسس خود چھوڑ کر آیا تھا تاکے تم مجھے اچھے سے بائے کر سکو

وہ اُس کے قریب ہوا جب اچانک نور کے ماتھے پر لیزر سے نشانہ باندھ گیا

زیب نے جلدی سے گھوم کر اُسے گلے لگا لیا اب وہ نور کی جگہ تھا

"کیا کر رہے ہے زیب چھوڑیں" باقی کے الفاظ نور کے منہ میں تھے۔

جب فضا میں فائی ر کی آواز گونجی

وہ اُس کے گلے لگا مسکرا رہا تھا۔گولی اُس کے بازو پر لگی تھی مگر اُس نے اپنی پرنسس کو کچھ نہیں ہونے دیا

ایک بار پھر فائی ر ہوا اب کی بار گولی ٹانگ پر لگی تھی۔

جس سے وہ لڑکھڑایا مگر نور کے آگے سے نہیں ہٹا

نور کی زبان جسے تلو سے چیپک گ ئی ی تھی۔وہ پھٹی پھٹی انکھوں سے زیب کو خون میں لت پت

دیکھ رہی تھی مگر وہ مسکرا رہا تھا

"میں تم سے بے پناہ عشق کرتا ہوں پرنسس" یہ آخری الفاظ اُس کے منہ سے نکلے

پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا

فائی ر کی آواز سے سب گھر والے باہر آیا

جہاں زیب خون میں لت پت پڑا تھا اور نور اُس کا ہاتھ پکڑے زمین پر بیٹھی تھی

نور بیٹا یہ کیسا ہوا مریم بیگم اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

کچھ بولو چندا

ماما ہمیں بھائی ی کو جلد ہسپتال لے کر جانا ہو گا

حیدر اُس کی نبض چیک کرتا بولا جو بہت سلو تھی

حیدر نے جمیشد صاحب کی مدد سے اُسے گاڑی میں لیٹایا ساتھ نور بیٹھی جو بلکہ خاموش تھی

بس ساکت نظروں سے اُس کے وجود کو دیکھ رہی تھی

سب آپریشن تھیٹھر کے باہر بیٹھے اُس کے لیے دعا کر رہے تھے جو سب کی جان تھا

مریم بیگم کا تو رو رو کر برا حال تھا انہیں نے تو اُسے ماں بن کر پالا تھا

نور چندا کچھ تو بولو ورنہ تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی

مگر وہ کچھ نہ بولی۔دیکھ نہ یہ کچھ بول کیوں نہیں رہی

مریم بیگم نے عباس صاحب کو کہا

وہ اٹھا کر اُس کے قریب آیا

"نور" ان کی آواز پر اُس نے نظریں اٹھا کر دیکھ

عباس صاحب اُس کے پاس بیٹھ گ‍ئ‍ے اور اُس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا

باپ کے سینے لگتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

پاپا ایسے کیوں ہوتا ہے جس سے میں پیار کرنے لگتی ہوں وہ مجھے سے دور چلا جاتا ہے وہ رونے کے درمیان بولیا

بس چندا دعا کرو اُس کے لیے وہ ٹھیک ہو جائے گا

ابھی وہ اُسے سمجھ رہے تھے جب آپریشن تھیٹھر کا دروازہ کھولا

دیکھے ہم نے بولڈز نکل دی ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے

تھوڑی دیر تک ہم انہیں روم میں شفٹ کر دے گے

ڈاکٹر اپنے پروفشنل انداز میں بولے

کیا میں اپنے ہسبنڈ کو دیکھ سکتی ہوں نور اپنے آنسو صاف کرتی بولی

بس تھوڑی دیر ہم انہوں روم میں شفٹ کرتے ہے

میں شکرانے کے نفل پڑھ کر آتی ہوں وہ وضو کرنے چلی گ‍ئ‍ی

تھوڑی دیر بعد اُسے روم میں شفٹ کر دیا گیا

اور اُسے ہوش آنے کے بعد سب اُس سے مل کر چلے گ‍ئ‍ے تھے

مگر وہ جس کو دیکھنا چاہتا تھا وہ نہیں آئی

تھوڑی دیر بعد نور روم میں داخل ہوئی ی

وہ انکھیں بند کیا لیٹا تھا ٹانگ پر اور بازو پر پٹی تھی

اُس کی یہ حالت دیکھ نور کی انکھیں نم ہوئی کتنا خوش تھا وہ اب یہ سب اچانک

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں دبانے لگی

پرنسس ادھر آو وہ جو انکھیں موندے لیٹا تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر تڑپ گیا

"مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی" پرنسس پلیز ادھر آو دیکھو میں نہیں آسکتا پلیز میرے پاس آو

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گ‍ئی ی

"پرنسس کیوں رو رہی ہو" ادھر دیکھو میری طرف

اُس نے دوسرے ہاتھ سے اُس کا چہرا موڑا

ان خوبصورت انکھوں پر کیوں ظلم کرتی ہو پرنسس

ادھر میرے قریب آو پرنسس وہ اُس کے قریب ہوئی ی

زیب نے اُس کی انکھیں چوم لی

"اب رونا نہیں اوکے اور مسکراو" وہ آنسو صاف کرتی مسکرا دی

پھر سے بچ گیا کمینا انسان چھوڑو گا نہیں میں تمہیں زیب

"وہ غصہ سے کمرے میں ٹہل رہا تھا"

جبکہ کے اس کا خاص آدمی ایک سائیڈ پر کھڑا اپنی سلامتی کی دعا مانگ رہا تھا

دفع ہو جاو تم یہاں سے اب اگر نظر آئے تو گولی مار دو گا۔کچھ دن کے لیے کہیں غیب ہو جاو سمجھے

"اوکے سر"

وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا

اب میں تم سے وہ تمام چیزیں چھین لو گا جو تمہاری طاقت ہے

اور بہت جلد تمہاری پرنسس میری قید میں ہو گی

تمہیں میں تڑپا تڑپا کے مارو گا۔پھر کہیں جا کر مجھے سکون ملے گا

وہ خباثت سے قہقہ لگا کر اپنے آنےی دہ لائی ل عمل کے بار میں سوچنے لگا

وہ ایک ہفتہ بعد گھر آ گیا تھا۔نور بھی اس کا خیال اچھے طریقے سے رکھ رہی تھی۔

چوٹ کی وجہ سے ولیمہ کا فنکشن آگے کر دیا گیا تھا

رخسانہ بیگم اور حسن شاہ بھی اُس سے ملنے آئے تھے

نور سے انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف سے معافی مانگی جسے نور نے بھی معاف کر دیا تھا

اب بھی وہ بیڈ پر بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا جبکہ نور اس کے لیے سوپ بنانے گ‌ئ‌ی اور ابھی تک نہیں آئ‌ی تھی

وہ نیوز دیکھ رہا تھا جب "نورا" اُس کے لیے سوپ لے کر آئ‌ی

یہ کیا ہے وہ غصہ سے بولا

وہ بی بی جی نے سوپ بھیجا ہے آپ کے لیے

"وہ خود کہا ہے"

وہ کیچن میں کھانے کے لیے کچھ بنا رہی ہے

”یہ سوپ لے جاو“ اور بی بی کو کہوں کے صاحب کے زخم سے خون نکل رہا ہے

وہ حیرانگی سے زیب کو دیکھنے لگی کیوں کے زخم تو ٹھیک تھا

اب ایسے بت بنی کیا دیکھ رہی ہو جاو وہ غصہ سے بولا

اُس نے جلدی سے آ کر نور کو بتایا وہ حواس باختہ کمرے میں داخل ہوئی ی

وہ اپنی بازو کی پٹی اتر چکا تھا جس سے زخم سے خون نکل رہا تھا

وہ جلدی سے فاسٹ ایڈ باکس لے کر اُس کے قریب بیٹھی اُس کا زخم صاف کرنے لگی

یہ کیا حرکت ہے زیب آپ چھوٹے بچے ہے

کتنا خون بہہ گیا مگر آپ کے لیے تو سب مزاق ہے

وہ پٹی کرتے مسلسل اُسے ڈانٹ رہی تھی مگر زیب صاحب تو بس مسکرا کر اپنی پرنسس کی ڈانٹ سن رہے تھے

تم میرے پاس نہیں تھی اوپر سے تم نے سوپ بھی نورا کے ہاتھ بھیجو دیا

”تمہیں پتا ہے نہ میں بس تمہارے ہاتھ سے سوپ پیتا ہوں“ وہ اُس کے خفا خفا چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بولا

”مر نہیں گ ئی ی تھی“ آپ کے لیے کچھ لائی ٹ سا بنا رہی تھی

وہ جلدی میں غلط بول گ ئی ی تھی

احساس تب ہوا جب زیب کے چہرے پر پھیلتی سختی دیکھی

انکھوں میں ایک دم سرخی آئی ی

”زیب میری بات کا“ وہ ابھی وہ بات کر رہی تھی جب وہ زور سے ڈھارا

"نورا"

نورا بھی بھاگتی کمرے میں داخل ہوئی ی

ج۔جی صاحب جی

ابھی جاو اور سب ملازموں کو یہاں لے کر آو

اچھا جی وہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گ ئی ی

نور خاموش بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی

سب ملازم اُس کے کمرے میں موجود تھے

سب لوگ کان کھول کر سن لے اگر نور مجھے کیچن میں یہ گھر کا کوئی ی کام کرتی نظر آئی ی تو وہ آخری دن ہو گا تم لوگوں کا اس گھر میں۔

"اب جاو سب یہاں سے" اور پرنسس تم ادھر آو

وہ اُس کے قریب آئی ی زیب نے ایک ہاتھ سے اُس کا ہاتھ تھما

یہ بات آج تو کہہ دی ہے پرنسس آئی ندہ مت کہنا

کیوں کے جب تک میری سانس چل رہی ہے تم پر تو میں آنچ نہیں آنے دو گا

اور جس دن تمہاری سانس بند ہوئی ی مجھے بھی اگلی سانس نہیں آئے گی سمجھی وہ اُس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا بولا

اب تم مجھے اس کمرے سے باہر جاتی نظر نہ آو

وہ یہ کہہ کر آنکھیں موند گیا جبکہ نور کتنی دیر اُس کے الفاظ کی شدت پر کھوئی ی رہی

وہ آفس سے کوئی فائل لینے گھر جا رہا تھا

جب اُسے حور نظر آئی جو کھڑی آنسو بہا رہی تھی اور کچھ لڑکے اُس کے گرد جمع چھڑا رہے تھے

جانم ہمیں بھی ساتھ لے چلو

ایک لڑکا اُس کے ڈوپٹہ کا کونہ پکڑتا بولا

ہائے یہ معصومیت آ جاو رانی بہت مزہ آئے گا

حیدر گاڑی کو پارک کرتا لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اُن تک پہنچا

اور جو لڑکا یہ بکواس کر رہا تھا اُس کے کالر سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

اور اُسے مارنا شروع ہو گیا وہ چار لڑکے اچانک آنے والی مصیبت سے گھبرا گیا

جب کے حور ایک سائیڈ پر کھڑی نم آنکھوں سے اُسے دیکھ رہی تھی

جو چاروں لڑکوں کا برا حال کر رہا تھا۔تماشہ دیکھنے والے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے

اُن لڑکوں کو اچھی طرح مارنے کے بعد وہ حور تک آیا

اور اُس کا ہاتھ پکڑ کے لوگوں کی بھیڑ میں سے نکل کر گاڑی تک لایا

اُسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر وہ ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھ گیا

ڈرائیور کہا ہے اور تم اکیلے کالج کیوں جا رہی تھی

اس کے بیٹھے ہی وہ درشتگی سے بولا

وہ گاڑی خراب ہو گئی تھی میں ڈرائیور انکل کو گھر بھیج دیا

سوچا خود ہی چلی جاو گئی

تم پاگل ہو گئی ہو گاڑی خراب ہو گئی تھی تو مجھے کال کر لیتی گھر سے دوسری گاڑی مانگا لیتی ایسے ہی تم منہ اٹھا کر اکیلی چلی گئی

وہ غصہ سے بولا سوچ کے ہی اُس کا خون کھول رہا تھا اگر وہ دیر سے آتا تو اُس کے ساتھ کیا ہوتا

س۔سوری وہ رونے کے درمیان بولی۔"جانتی ہو اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا" وہ اُس کے آنسو صاف کرتا گھبیر لہجہ میں بولا

چلو اپنا منہ صاف کرو پھر میں تمہیں کالج چھوڑ دیتا ہوں

اور زیب بھائی کو نہ بتانا یہ سب ٹھیک ہے

کل سے میں خود تمہیں لینے آ جاو گا

اب رونا نہیں اوکے وہ اُس کا گال تھپتھا پیار سے بولا جس سے وہ مسکرا دی

وہ ایک تاریک کمرہ تھا جہاں اُسے رکھا گیا تھا سورج کی ہلکی ہلکی روشنی کمرے کو تھوڑا روشن کر رہی تھی

وہ گھر سے یونی جا رہا تھا جب کچھ لوگ اُسے پکڑ کر یہاں لے آئے

تھوڑی دیر بعد کوئی کمرے میں داخل ہوا اور اُس کے سامنے بیٹھ گیا

کیسے ہو دوست پہچانا مجھے وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھتا مغرور ہوا

"تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو چھوڑو مجھے" وہ اپنے آپ کو چھوڑونے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا

تمہیں میں یہاں اس لیے لایا ہوں کیوں کے تم نے ابان حسن شاہ کی جان کو ہاتھ لگنے کی غلطی کی ہے

میں کچھ سمجھا نہیں وہ حیران ہوا

"سمجھ جاو گے"

بچوں زرا اس کی وڈیو بناو اچھی سی وہ اپنے دو آدمیوں حکم دیتا بولا

دوسری طرف نمرہ جو یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی

ابان کے نمبر سے موصول ہونے والی وڈیو اوپن کی تو اُسے لگا کے گھر کی چھت اُس پر آ کے گری گ ئی ی ہے

وہ کب کا اٹھ اپنی پرنسس کے چہرے کو پیار سے دیکھ رہا تھا

رات کو جو بات نور نے کی اُس سے زیب کو کافی تکلیف ہوئی ی

اس لیے وہ تھوڑا تلخ ہو گیا

وہ اپنے انگوٹھے سے اُس کا گال سہلا رہا تھا جب وہ تھوڑا سا کسمسائی ی

زیب تھوڑا سا اس کی طرف جھکا اور ہلکا سا اُس کے ہونٹوں کو چھو لیا

اپنے ہونٹوں پر جانا پہچانا سا لمس محسوس کر کے اُس کی انکھیں کھول گ ئی ی

زیب ایک طرف جھکا پیار سے اُس دیکھ رہا تھا

یہ کیا کر رہے ہے زیب ڈاکٹر نے منع کیا ہے نہ دباوٗ ڈالنے سے دیکھ پھر سے ہلکا ہلکا خون نکل رہا ہے

وہ اُس کو سیدھا کرتی خفگی سے بولی

یااللہ کب بڑے ہو گے زیب آپ بلکل بچوں جسی حرکت ہے آپ کی

پرنسس یہ سب بعد میں کرنا ابھی مجھے پیار کرنے دو

اللہ!!! اٹھا آپ سے جا نہیں رہا اور پیار کرنے دو وہ اُس کی نقل اترتی بولی

اب ایسی بھی بات نہیں یہ تو بس چھوٹے سے زخم ہے

بڑے زخم تو ابھی تم نے دیکھ ہی نہیں

کون سے زخم وہ اُس کے قریب آئی ی

بہت سے زخم ہے پرنسس اب میں کیا کیا دیکھو

پلیز بتائے زیب اور کہا چوٹ لگی ہے وہ رومانسی ہوئی ی

تم تھوڑا اور قریب آو پرنسس ایسے نظر نہیں آئے گے

"وہ اور قریب ہوئی ی" زیب نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھ

یہاں پرنسس تم نے آٹھ سال پہلے بہت گہرا زخم دیا ہے

جب تم دور جاتی ہو تو بہت درد ہوتی ہے یہاں وہ گھبیر لہجے میں بولتا اُسے شرمانے پر مجبور کر گیا

پرنسس میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں پیار نہیں بلکہ عشق کرتا ہوں

آٹھ سال تمہارا شدت سے انتظار کیا ہے

اب کبھی مجھ سے دور جانے کی بات نہ کرنا

وہ تھوڑا اٹھا پیار سے اُس کی آنکھیں چومی پھر اُس کا دائیں رخسار چوم اور پھر بائیں

جاو فریش ہو جاو پرنسس آج پھوپھو نے آنا ہے

وہ زیب کو ناشتہ کروا رہی تھی جب نورا نے اُسے رخسانہ بیگم کے آنے کا پیغام دیا

وہ زیب کے کمرے میں ہی آ گئی ی۔کیسے ہو زیب میری جان

وہ پیار سے اُس کے پاس بیٹھ کر بولی

میں ٹھیک ہو پھوپھو ایک دم فٹ وہ شریر ہوا

اور میری گڑیا کیسی ہے وہ نور کو اپنے پاس بلا کر محبت سے بولی

میں ٹھیک ہو خالہ جان

اس طرح وہ اُن سے ادھر اُدھر کی باتیں کرنی لگی

تھوڑی دیر بعد کمرے میں حسن صاحب داخل ہوے ساتھ اُن کے میر تھا جو سر جھکے ندم سا کھڑا تھا

نور جو زیب کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی ایکدم اُس کی مسکراھٹ غائ‌ب ہوئی ی

جسے اُس نے بے پناہ چاہا تھا کیسے اُس نے دھوکا دیا

زیب کی میر کو یہاں دیکھ کر غصہ سے رگیے تنی

پھر اُس نے نور کی طرف دیکھ جو مشکل سے اپنے آنسو روکے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھی تھی

تم یہاں کیا لینے آئے ہو وہ درشتگی سے بولا

میں نور سے معافی مانگنے آیا ہو وہ نقلی آنسو انکھوں میں لاتا ندم ہوا

میں جانتا ہو میری اس حرکت سے نور کو بہت تکلیف ہوئی ی ہے

مگر میں کیا کرتا زیب تم ہی بتاو نکاح کے باوجود یہ مجھ سے چھپتی تھی مجھے ہاتھ.........

"بسس"

جو کہنے آئے ہو وہ کہو میری بیوی کا نام دوبار اپنی زبان پر مت لانا

میں بہک گیا تھا نور پلیز مجھے معاف کر دو وہ اُس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا افسردہ ہوا

اس کی حرکت سے نور زیب کے سینے سے لگ گ ئی ی

زیب نے بھی اُس کے گرد بازو کا حصار بنا کر اُسے یقین دیا کے وہ اُس کے ساتھ ہے

پھوپھو اِسے کہے یہاں سے چلا جائے اگر نور کی طبیعت اس کی وجہ سے خراب ہوئی ی تو میں چھوڑو گا نہیں اسے

پلیز نور مجھے معاف کر دو پھر میں چلا جاو گا یہاں سے تمھیں کبھی اپنی شکل نہیں دیکھوں گا

وہ زیب کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی اور زیب کا خون کھول رہا تھا کے وہ سامنے بیٹھے شخص کو جان سے مار دے

جو ایک دفعہ پھر اُس کی پرنسس کو تکلیف دینے آ گیا تھا

ز...یب ا۔اسے۔۔۔کہ۔۔۔کہے۔۔۔۔چ۔۔چلے۔۔۔۔جا۔۔۔جائے

وہ ہچکیوں کے درمیان بولی

پھوپھو لے جائے اسے یہاں سے وہ غصہ سے دھاڑا

مگر وہ کھڑی آنسو بہا رہی تھی

"میر بیٹا اٹھو چلے یہاں سے "نہیں پاپا جب تک نور مجھے معاف نہیں کریں گی

میں کہی نہیں جاو گا یہی اس کے قدموں میں بیٹھا رہو گا

م۔۔۔میں۔۔۔ن۔۔۔نے۔۔۔۔تم۔۔۔۔تمہیں۔۔۔۔مع۔۔۔۔معاف۔۔۔۔۔ک۔۔۔کیا

چ۔۔چلے۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔جاو۔۔۔۔ی۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔س۔۔۔۔سے

وہ مشکل سے یہ الفاظ ادا کرتی ہوئی ی ایک دفعہ پھر رو دی

پھوپھو لے جائے اسے دوبارہ یہ اپنی شکل نہ دیکھے

شکریہ نور.......

"بسس جاو یہاں سے زیب دھاڑا"

وہ بھی خاموشی سے چلا گیا اس کے بعد رخسانہ بیگم نے دونوں کو پیار دیا اور وہ بھی اُن کے پیچھے اپنے آنسو صاف کرتی چلی گ ئی ی

پرنسس اُس نے اپنے سینے سے لگی اپنی متاع جان کو پکارا جو اب بھی رو رہی تھی

نور ،جانم،جان،بے بی جب اُس کی پکار پر سر نہیں اٹھایا تو وہ شرارت سے بولا

تاکہ اُس کا موڈ بدل سکے۔"جی" نیلی انکھیں سنہری انکھوں سے ٹکرائی ی

تم سے کہا بھی ہے یہ خوبصورت انکھیں ہستی ہوئی ی اچھی لگتی ہے

وہ آنسو صاف کرتا مسکرایا

اب اگر تم روئی ی تو سزا ملے گی وہ بھی بہت سخت

"کیسی سزا" وہ مسکرا کر اس کی طرف متوجہ ہوئی ی

تمہیں نہ مجھے سے پیار کرنا ہو گا وہ بھی بہت زیادہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا

توبہ ہے ویسے زیب وہ اُسے دھکا دیتی کھڑی ہوئی ی

ہاہاہاہا وہ اس کی حرکت پر قہقہ لگا کر ہنس دیا

کہاں جا رہی ہو روکو تو

"نہیں "ابھی آپ کے اردے کچھ ٹھیک نہیں

"اچھا ادھر تو آو" نہیں میں زرا کھانا دیکھ لو نورا نے بنایا ہے کے نہیں

”منع کیا ہے نہ تمہیں کام کرنے سے“ بس دیکھنے جاو گی پانچ منٹ پلیز

اوکے صرف پانچ منٹ اس سے زیادہ نہیں

”ہممممم“ اچھا جی جو آپ کا حکم

”کیوں بلایا ہے مجھے یہاں“ وہ اُس کے سامنے کھڑی غصہ سے بولی

بیٹھو تو ”ڈیر کزن “ آرام سے بات کرتے ہے وہ صوفے کی طرف اشارہ کرتا بولا

وہ خود اُس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا

بات یہ ہے کہ تمہارا دیوانہ میرے قبضے میں ہے

اگر اُس کی سلامتی چاہتی ہو تو ابھی تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب آئے گے

بس تمہیں مجھے سے نکاح کرنا ہو گا

پھر میں تمہیں اور تمہارے دیوانے کو چھوڑ دو گا

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ذلیل انسان میں مر کے بھی تم سے شادی نہ کرو

”ایسی بات ہے اُس کے تیور کچھ سخت ہوئے“

پھر تم اپنے دیوانے کو اپنی انکھوں کے سامنے مرتا دیکھو گی

وہ سفاکی سے کہتا کوئی ی نمبر ڈائی ل کرنے لگا

”یہ تو ڈئی یر کزن تمہارے عشق کا حال“

اُس کی حالت دیکھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

پلیز ابان اُسے چھوڑ دو اُس کا کوئی ی قصور نہیں

میں اپنی شرط تمہیں بتا چکا ہوں اگر تم ہاں کر دو تو میرے آدمی اُسے چھوڑ دے گے

وہ بیڈ پر لیٹا چھت کو دیکھ رہا تھا عنابی ہونٹ مسلسل مسکرا رہے تھے

”حور“ اُس نے ہولے سے نام پکارا دل کو سرور ملا

”حور حیدر عباس“ مسکراھٹ گہری ہوئی دل کو جسے قرار ملا

بہت تنگ کرتی ہو تم یار اب تو راتوں کو نیند بھی نہیں آتی

گن گن کے بدلے لو گا بس ایک دفعہ میری ہو جاو

مسکراھٹ ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی

اُسے پتہ ہی نہیں چلا اور محبت اپنا کام کر گ‌ئی ی

اُس کا مصوم چہرا شہد رنگ انکھیں کب اُسے گھائل کر گ‌ئی ی اُسے پتہ نہ چل سکا

مگر دور قسمت کی انکھوں میں آنسو تھے

محبت میں تو امتحان ہوتے ہے دیکھنا یہ تھا کہ وہ امتحان میں کامیاب ہوتا ہے کہ نہیں

ہاں تو کیا فصیلہ کیا ہے ڈئیر کزن؟ وہ ساکت بیٹھی نمرہ کو دیکھتا بولا

یہ جو تم کر رہے ہو نہ ابان شاہ اللہ پوچھے گا تم سے

ڈرو اللہ سے جاہل انسان وہ چیختے ہوے بولی

یہ لیکچر بعد دینا بس یہ بتاو نکاح کرو گی کے نہیں

نکاح کر کے تم میرا جسم تو حاصل کر لو گے مگر میری روح تک رسائی ی حاصل نہیں کر سکو گے

پھر وہ تھوڑی دیر میں مسز ابان شاہ بن گ‌ئ‌ی مشکل سے اُس نے نکاح نامہ پر سائ‌ن ک‌ئ‌ے

کیسا لگ رہا ہے مسز ابان وہ اُسے اپنے حصار میں لیتا بولا

چھوڑو مجھے ذلیل کیمنے انسان نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت وہ اُس کی گرفت میں مچلتی بولی

مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی

مگر میں تو تم سے بےپناہ محبت کرتا ہو

اگر کہتی ہو تو عمل کر کے بھی دیکھ سکتا ہو وہ سرگوشی کرتا بولا

"ابان نے ہلکے سے اُس کے گال کو چھوا"

"چھوڑو مجھے بدتمیز انسان" تمہاری شرط پوری ہو گ‌ئ‌ی ہے نہ تو پلیز سعد کو چھوڑ دو

وہ روتے ہوئ‌ے بولی اس وقت وہ اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی

چھوڑ دو گا پہلے اپنی بیوی سے پیار تو کرنے دو

اگر اب تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو میں خود کو جان سے مر دو گی

وہ اُس کی گرفت سے نکلتی ٹیبل پر رکھی گن اٹھا کر بولی

اس کی اچانک حرکت پر وہ ششدہ کھڑا اُسے دیکھا رہا تھا

دیکھو نمرہ اسے نیچے رکھ دو چل جائے گی

"نہیں پہلے سعد کو چھوڑو" ورنہ میں گولی چلا دو گی

اوکے اوکے دیکھو میں کر رہا ہوں کال تم پلیز گن نیچے رکھو

ہاں تم چھوڑ دو اُس لڑکے دوسری طرف سے فون اٹھانے پر وہ دھاڑا

ج۔جی سر اس کی آواز پر گھبرا کر وہ بولے

دیکھو نمرہ میں نے چھوڑ دیا ہے اُسے پلیز یہ گن نیچے رکھو

وہ آہستہ سے اُس کے قریب ہوا اس سے پہلے وہ گرتی ابان نے اُسے تھام لیا

وہ گھر آئی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔سر میں اُس کے شدید درد ہو رہا تھا

وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلی اور بیڈ پر ڈھا گئی

اپنی قسمت کے بارے میں سوچ کر آنسو پھر سے آنکھوں میں جمع ہونے لگے

کیوں کیا ابان تم نے ایسا کتنی عزت تھی میرے دل میں تمہاری آج سب ختم کر دیا تم نے

وہ اپنی قسمت پر رو رہی تھی مگر یہ قسمت کب کسی کا ساتھ دیتی ہے

روتے روتے وہ سو گئی

اُسے سوئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب کو کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوا

اور اُس کے پاس بیٹھ کر اُسے بغور دیکھنے لگا

"نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت" بار بار نمرہ کے الفاظ اُس کے گرد گردش کر رہے تھے

"مگر مجھے تم سے محبت ہے شدید محبت "وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا

اپنا چہرا ہلکا سا اُس کے چہرے سے مس کیا

"وہ تھوڑا سا کسمائی پھر سو گئی" جس سے ابان کے ہونٹوں پر مسکراھٹ در آئی

تم جانتی نہیں تم میرے لیے کیا ہو؟ ”تمہارے دور جانے کے ڈر سے میں نے یہ قدم اٹھایا جانتا ہو غلط کیا مگر میں تمہیں کھونے سے ڈرتا تھا نمی“ وہ اُس کے سوتے وجود سے سرگوشیوں میں باتیں کرتا ہوا اُس کا ماتھا چوم کر چلا گیا

اُسے سوتے ہوئے احساس ہوا کوئی ی اُسکے بلکل قریب بیٹھا ہے اور اُس سے باتیں کر رہا ہے

اُس نے انکھیں کھولنے کی کوشش کی تب کسی نے اپنی محبت کا لمس اُس کے ماتھے پر چھوڑا

اُس نے دیکھنے کی کوشش کی مگر عکس دھندلا تھا

وہ جو کوئی ی بھی تھا اُسے جاگتا دیکھ جسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

جبکہ وہ پھر سے نیند کی وادیوں میں گم ہو گ ئ ی

ایک ہفتہ بعد......

زیب اٹھ جائے آفس کے لیے دیر ہو جائے گی وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اُسے جاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر زیب صاحب سے گھوڑے گدھے بیچ کر سوئے تھے

زیب میں آپ کو آخری مرتبہ کہہ رہی ہو اٹھ جائے اُسے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ ہاتھ میں لے کر اُسے ورانگ دی

”مگر پھر وہ ٹس سے مس نہ ہوا“تو نور نے پانی کا پورا جگ اُس پر انڈلیے دیا

وہ جو مزے سے سو رہا تھا ایک دم ہڑبڑا کے اٹھا

اُسے لگا شاید طوفان آ گیا ہے مگر جب ہنسی ضبط کرتی کھڑی نور کو دیکھا تو سمجھا گیا شرارت کس کی

ہے

روکو زرا تمہیں میں بتاتا ہو وہ اُسے پکڑاے بھاگا جو انکھوں میں شرارت لیے اُسے دیکھ رہی تھی۔

نہیں زیب وہ کمرے میں کبھی ادھر تو کبھی اُدھر بھاگ رہی تھی

تم نے مجھے نہلایا ہے اب تمہاری باری ہے پرنس

وہ قہقہ لگتا اسے پکڑانے ڈورا

وہ کمرے سے باہر جانے لگی جب وہ ایک جست میں اُس کے قریب پہنچا اور اُسے اپنی طرف کنیھچا

جسے وہ اُسکے سینے سے آ لگی

افففف میرا سر توڑ دیا وہ اپنا سر سہلاتی بولی

ادھر دیکھو میری طرف وہ اُس کا چہرا تھوڑی سے پکڑتا اپنے چہرے کے قریب کر گیا

کہا لگی ہے وہ فکرمندی سے اس کے چہرے کا معائنہ کر بولا

یہاں وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتی بولی

"زیب نے اُس جگہ بوسا دیا" اور بھی کہی لگی ہے

وہ پیار سے دیکھتا بولا۔نور نے نفی میں سر ہلایا

"شونا" آج دل نہیں کر رہا آفس جانے کا

ہاہاہاہا یہ شونا کیا ہے

"شونا کا مطلب میری جان" وہ اُس کا ناک دباتا بولا

اچھا اب چھوڑے دیر ہو رہی ہے آپ کو

”نہیں پہلے گڈ مورننگ کس“ پھر چھوڑو گا وہ شرراتی ہوا

”وہ اُس کی طرف جھکنے لگا جب دروازے پر دستک ہوئی ی“ وہ سخت بد مزا ہو کر پیچھے ہوا نور کو اس کا چہرا دیکھ کر ہنسی بہت آئی ی مگر وہ ضبط کر گ ئی ی

نور نے موقعے کو غنیمت جانا اور اُس حصار سے نکل کے دروازہ کھولنے چلی گ ئی ی۔اور وہ واشروم میں گھس گیا

دروازہ کھولا تو ملازمہ ناشتہ لے کر کھڑی تھی

نور ناشتہ کی ٹرے لے کر اندر آئی ی اور ٹیبل پر رکھی

پھر واڈروپ سے زیب کے کپڑے اور میچنگ ٹائی ی نکلی

تب تک زیب بھی فریش ہو کر نکلا۔شونا زرا شرٹ دینا وہ رخ موڑے بولا

وہ شرٹ لے کر اُس کے قریب پہنچی اچانک اُس کی نظر زیب کے سینے پر پڑی

جہاں اس کا نام پوری آب وتاب سے لکھا ہوا تھا

نور نے خفگی سے اُس کی طرف دیکھا جو زرا خجل ہو کر شرٹ پہنے لگا

آپ اس زخم کو بھرنے کیوں نہیں دے رہے وہ ناراضگی سے بولتی زخم کا معائنہ کرنے لگی

میں نے کیا کیا پرنسس وہ مصوم بنا

یہ اب میں بتاو وہ اُس پر مرہم لگنے لگی جب زیب نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا

اس سے مجھے آرام نہیں ملے گا پرنسس

پھر کس سے ملے گا آپ کو آرام وہ نظریں اٹھ کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولی

جس سے تمہیں ملا تھا وہ اُس کے ماتھے سے بال ہٹاتا بے خود سا بولا

نور کچھ پل اُسے دیکھتی رہی پھر جھک کر اپنے نام پر لب رکھ دیا زیب نے انکھیں بند کر کے نور کا لمس محسوس کیا

"مل گیا آرام آپ کو " ایسا ویسا وہ شرارتی ہوا

چلے اب چھوڑے ناشتہ کرئے ٹھنڈا ہو رہا ہے

وہ اُسے صوفے پر بیٹھتی ناشتہ سرور کرنے لگی

ناشتہ کرنے کے بعد اُس نے اپنے بال سیٹ کیے پھر دو پرفیوم مکس کر کے لاگ ئی ی

نور نے اُس کی ٹائی ی باندھی اور وہ اُسے اپنی نظروں سے مسلسل اُسے تنگ کرتا رہا

"اوکے شونا" میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا وہ اُس کا ماتھا چومتا چلا گیا

مریم بیگم نمرہ کو جگانے آئی ی دروازے پر دستک دے کر وہ اندر داخل ہوئی ی

جہاں پورا کمرا ابھی بھی رات کا منظر پیش کر رہا تھا۔

یا خدا اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا 11 بج رہے ہے اور یہ ابھی تک نہیں اٹھی

انہوں نے پردے سائیڈ پر کیے جس سے سورج کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی ی

نمرہ میری جان اٹھ انہوں نے پیار سے قریب آ کر اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا

"جو بخار سے تپ رہا تھا نمرہ اٹھو جان وہ اُسے ہلاتے بولی مگر وہ شاید بےہوش ہو چکی تھی"

انہوں نے جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا پھر فریج سے ٹھنڈا پانی لا کر اُسے پٹیاں کرنے لگی

تھوڑی دیر بعد عباس صاحب ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئے

"ڈاکٹر نے چیک اپ کیا کچھ دوائیں لکھ کر دی اور انجکشن لا گیا"

کیا ہوا ہے اسے عباس صاحب پریشانی س ڈاکٹر سے پوچھا

پریشانی کی کوئی ی بات نہیں بس انہوں نے کسی چیز کی ٹینشن لی ہے اس وجہ سے بے ہوش ہو گ ئی ی ہے میں انجکشن لگا دیا ہے کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا

وہ پروفیشنل انداز میں بولتا چلا گ ئی ے

مریم بیگم اُسے پٹیاں کرتی رہی تھوڑی دیر بعد اُس کے جسم کی حرارت کم ہوئی ی

اور اُس نے انکھوں کو کھولا جس سے عباس صاحب اور مریم بیگم نے سکون کا سانس لیا

"میری جان ٹھیک ہو اب عباس صاحب پیار سے بولے" ایک پل کو نمرہ کا دل کیا انہیں سب بتا دے مگر پھر اُن کی پریشانی سے خاموش ہو گ ئی ی

جی اُس نے اثبات میں سر ہلایا

وہ اُسے کالج چھوڑنے آیا تھا سارے راستہ حور اُسے اپنے کالج کے قصے سنتی رہی اور حیدر سنتا رہا

حیدر نے دل سے یہ دعا کی کے یہ راستہ کبھی ختم نہ ہو اور وہ ایسے ہی اس کی ہمسفر بن کے اس سے باتیں کرتی رہے

حیدر بھا..... ابھی وہ بولنے لگی تھی جب حیدر نے اُسے چپ کرا دیا

بھائی ی نہیں صرف حیدر بولو

مگر کیوں وہ اپنی بڑی بڑی شہد رنگ انکھیں اور بڑی کر کے بولی

جس میں حیدر کھونے لگا بڑی مشکل سے اُس نے خود کو اس سحر سے آزاد کیا

وہ اس لیے کے ہم تو اچھے والے دوست ہے اس لیے بھائی ی نہیں صرف حیدر

ٹھیک ہے وہ خوشدلی سے بولی

اتنی جلدی کالج آ گیا وہ گاڑی روکنے پر بولی

واقع ہی اتنی جلدی آ گیا وہ گھبیر لہجے میں بولا

حور نے نظریں اٹھ کر اُسے دیکھا بلاشبہ وہ ایک حسین مرد تھا

بلیک کلر کی شرٹ ساتھ جینز پہنے نفاست سے بالوں کو سیٹ کیے

شفاف کالی آنکھیں اور ہلکی سے شیو وہ حور کو آج بہت خوبصورت لگا

دل آج الگ ہی انداز میں ڈھرکا وہ نظریں چوڑا گ ئی ی

حیدر نے بغور اس کا نظریں چڑانا دیکھا اور پھر مسکرا دیا

میرا ویٹ کرنا میں لینے آ جاو گا

ج۔جی ٹھیک ہے وہ جلدی سے کہہ کر کالج کے اندر چلی گ ئی ی

حیدر کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا

"تو آگ دونوں طرف لگی ہے" وہ مسکرا کر سوچتا گاڑی میں بیٹھ گیا

ہاں جاسم پتا لگایا اُس کے ٹائی م ٹیبل کا

وہ ایک ہاتھ سے فون کان کو لگائے جب کے دوسرے ہاتھ سے حرام مشروب اپنے اندر انڈیل رہا تھا

اس وقت وہ اپنے فام ہاوس پر موجود تھا

جی باس سب پتا لگا لیا ہے

گڈ ویری گڈ بہت جلد تمہیں میں اپنے پلن کا بتاو گا تب تک آج رات کی مستی میری طرف سے انعام

ایک خوبصورت حسینہ تمہارے کمرے میں پہنچ جائے گی

"شکریہ باس" ہمممم ٹھیک ہے

وہ فون بند کرتا پھر سے اپنے کام میں مشغل ہو گیا

تو تیار ہو جاو ڈئیرڑ کزن ایک بڑے سپرائز کے لیے

وہ خباست سے ہنستا کوئی اور نمبر ڈائل کرنے لگا

وہ کب سے اُس کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

آج اُس نے زیب کا فیورٹ کلر ریڈ پہنا ہوا تھا

نور نے گھڑی کی طرف دیکھا جو رات کے 11 بجا رہی تھی

پھر دروازے کی طرف دیکھا جہاں اُس کے آنے کے کوئی آثار موجود نہیں تھے

انکھیں نیند سے بوجھل تھی اُس نے صوفے کی پشت پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

کچھ دیر بعد نیند کی دیوی اُس پر مہربان ہو گئی

ایک مہینے بعد وہ آفس آیا تھا جس سے اُس کا کافی ورک پنڈنگ پڑا تھا

اس کی غیر موجودگی میں اکرم نے اچھے سے اُس کے بزنس کو سنبھالا تھا

اُسے گھر پہنچتے پہنچتے بارہ بج گئے۔وہ لاونج میں داخل ہوا تو بے اختیار نظر اُس دشمن جان پر گئی

جو سب سے بے نیاز صوفے پر سو رہی اور اُس پسندیدہ لباس پہنے ہوئے تھی

زیب اُس کے قریب پہنچا اپنا کوٹ صوفے پر رکھا

اور دھیرے سے اسے اپنے بازوں میں اٹھا لیا

کمرے میں داخل ہو کر اُسے آرام سے بیڈ پر لیٹایا

اور خود چینج کرنے چلا گیا فریش ہو کر وہ نکلا اور اُس کے قریب بیٹھ گیا

"تمہیں تو میں صبح پوچھو گا" وہ اُس کا ماتھا چومتا اسٹڈی میں چلا گیا

کچھ آفس کا کام رہتا تھا

نور کی پیاس کی شدت سے آنکھ کھولی اس نے اٹھ کر دیکھا تو وہ اپنے روم میں تھی

مجھے یہاں کون لایا

ابھی وہ سوچ رہی تھی جب اُسے اسٹڈی کی لائیٹ جلتی نظر آئی ی

تو مسٹر آگئے ہے؟ ابھی بتاتی ہو جو اتنا انتظار کروایا ہے مجھے

وہ کچھ سوچتی اسٹڈی میں داخل ہوئی ی

زہے نصیب!!! "شکر ہے ہماری زوجہ محترمہ کو اپنے مصوم سے شوہر کا خیال آیا"

وہ سٹڈی میں آفس کا کوئی ی کام کر رہا تھا جب نور نے اُس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی۔

"زیب" تھوڑی دیر بعد وہ بولی!!!!

"بولو جانم وہ شوخ ہوا اور اُس کے بالوں پر بوسا دیا"

مجھے سونو فال دیکھنی ہے ابھی، وہ لاڈ سے بولی۔جانتی تھی وہ منع نہیں کرئے گا

زیب نے پہلے اُسے حیرت سے دیکھا پھر گھڑی کو جو رات کے دو بجا رہی تھی۔

پرنسس مجھے لگتا ہے تم ابھی بھی نیند میں ہو۔"میں کوئی نیند میں نہیں دیکھنی ہے تو بس دیکھنی ہے"

"وہ خفگی سے بولتی صوفے پر جا بیٹھی۔زیب نے بے چارگی سے اُسے دیکھا"

پرنسس لاہور میں سونو فال نہیں ہوتی میں کیسے دیکھو وہ جھجھلا کر بولا

مجھے نہیں پتہ بس دیکھنی ہے وہ باضد تھی

اس وقت میں سونو فال کہا سے لاو وہ بے چارگی سے بولا

آپ میری یہ خواہش نہیں پوری کر سکتے پیار کرنے والے تو چاند سورج لانے کے وعدے کرتے ہے

وہ سنجیدہ صورت بنا کر بولی ورنہ اندر ہی اندر اُسے بہت ہنسی آ رہی تھی

زیب اُس کی انکھوں میں شرارت نہ دیکھا پایا

جلدی کرے نہ!!!!!! میں کوئی جن ہو جو جلدی کرو وہ چڑ کر بولا

پرنسس تمہیں سچ میں سونوفال دیکھنی ہے

بلکل ابھی اور اسی وقت دیکھنی ہے

یار کچھ اور دیکھ لو

نہیں!!!!!!

زیب نے اُس کے چہرے کی طرف دیکھا وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی

سونو فال دیکھنی ہے میری شونا نے؟ وہ آہستہ آہستہ اُس کے قریب ہو رہا تھا

نور پیچھے ہوتی دیوار کے ساتھ جا لگی

زیب نے دونوں طرف ہاتھ رکھ کے اُس کے جانے کی سبھی راستے بند کر دیے

اگر ہماری بیگم صاحبہ اجازت دے تو ہم ایک ہفتہ کے لیے مری چلے جاتے ہے ہنی مون بھی ہو جائے گا اور تمہیں اچھے سے سونو فال دیکھ لینا

وہ سرگوشی کرتا کان کی لو چومتا بولا

ن۔نہیں۔۔۔۔میں نے نہیں جانا وہ اُس کی قُربت سے گھبرا کر بولی

مگر ابھی تو میری پرنسس ضد کر رہی تھی جانے کی

وہ اُس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ چکا تھا اس لیے اُسے تنگ کر رہا تھا

وہ اس کی طرف جھکا اور ایک شوخ شرارت کر پیچھے ہو گیا

و...وہ....می...میں مزاق کر رہی تھی وہ سر جھکا کے کر اقرار کر گ ئی ی

پر اب میں مزاق نہیں کر رہا تم میرے سامنے میرے فیورٹ کلر میں کھڑی ہو قسم سے دل بہت بے ایمان ہو رہا ہے

پلیز چھوڑے زیب!!!!!

آج چھوڑنے کا آرادہ نہیں جانم......

وہ اُسے گود میں اٹھاتا بیڈروم میں داخل ہوا.

اور نور خود کو کوس رہی تھی کے کیوں اُس نے سوئے شیر کو جاگایا

وہ اُسے بیڈ پر لیٹا کر اُس کے ساتھ لیٹ گیا

زیب نے نور کے بالوں کا کلپ اترا اور اُس کے بالوں میں منہ چھپا کر گردن پر لب رکھ دیے

اور نور کی ہمیشہ کی طرح اس کی شدتوں میں زبان بند ہو گ‌ئی ی

اس کی شدتوں سے گھبرا کر نور نے منہ اُس کے سینے میں چھپا لیا

اس طرح ایک خوبصورت رات اختیام کو پہنچی

وہ لاونج میں صوفے پر ٹیک لاگ‌ئی‌ے انکھیں موندے بیٹھا تھا۔

جب ملازم اُس کے لیے کافی بنا کر لائی ی

"چھوٹے صاحب کافی" ہمم رکھ دو

ابان نے انکھیں کھولی جو سرخ ہو رہی تھی

ابان نے کافی کا مگ اٹھایا اور زمین پر دے مارا

ایک گھنٹہ ہو گیا ہے تمہیں کافی کا کہا ہے تم اب آ رہی ہو وہ دھاڑا جس سے ملازمہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی ی

رخسانہ بیگم شور کی آواز سن کر لاونج میں آئی ی

"ابی" بیٹا یہ آپ کیسے بات کر رہے ہے

ماما آپ نے کیسے ملازمہ رکھے ہوئے ہے۔"کوئی ی کام ٹھیک سے نہیں کرتے یہ"

رخسانہ بیگم حیرت سے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جس کبھی کسی ملازم کے ساتھ بدتمیز نہیں کی تھی

میر کبھی کبھی کر دیتا تھا مگر ابان سب کی عزت کرتا تھا

ابی بیٹا بات کیا ہے آپ مجھے بتائے گے

کوئی ی بات نہیں اگر ہوتی بھی تو آپ نے کون سی پوری کر دینی ہے

آپ کو تو صرف میر بھائی ی کی فکر ہے دوسرا بیٹا چاہے مر جائے

وہ طنز کرتا ہوا کمرے میں چلا گیا

رخسانہ بیگم نے انکھوں میں آئی ی نمی صاف کی اور اُس کے روم میں داخل ہوئی ی

آج انہیں اپنا یہ ہنس مکھ بیٹا بدلہ بدلہ سا لگا

بکھرے بال رف سی شرٹ اور جینز پہنے اس پر سرخ انگارہ انکھیں یہ کوئی ی اور ہی ابان لگ رہا تھا

ابی!!!!! اُس کے پاس بیٹھ کر پکارا اور ابان کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی

مگر وہ ویسے ہی لیٹا رہا۔مجھے پتہ ہے تم کس وجہ سے ناراض ہو

میں بہت جلد مریم سے تمہارے اور نمرہ کے رشتہ کی بات کرو گی۔

ساری سچُویشن کے بارے میں تم جانتے ہو ابھی سب تھوڑا ٹھیک ہوا ہے

میں تو اُس سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی مگر انشااللہ بہت جلد میں جاو گی اور کے بات

میں تم دونوں سے ایک جیسا ہی پیار کرتی ہو

میر تو حرکتیں ایسی کرتا ہے اس وجہ سے مجھے اُس کے آگے پیچھے گھومنا پڑتا ہے۔مگر تم میرے اچھے بیٹے ہو ابی

ابان خاموشی سے اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

میں تمہاری حالت سے بے خبر نہیں ہوں "ابی" مجھے پتہ ہے تم نمرہ سے بہت پیار کرتے ہو

وہ خاموشی سے سنتا رہا پھر ان کے ہاتھ پکڑ کے چومے

سوری ماما مجھے آپ سے اور ملازم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھے

کوئی ی بات نہیں مگر آئی ندہ کبھی مرنے کی بات نہ کرنا وہ زرا خفگی سے بولی اور اُس کے سر پر چیت لگائی ی

اوکے ماما اینڈ پھر سے ایم ریلی سوری

"اٹس اوکے"

چلو اٹھو فریش ہو کر آو میں ناشتہ لگواتی ہوں

وہ اُس کا ماتھا چومتی چلی گ ئی ی۔

وہ گانے کی کوئی ی دھن سیٹی پر بجاتا کمرے سے باہر آیا

لاونج میں دیکھا وہاں کوئی ی نہیں تھا تو وہ کیچن میں چلا آیا

جہاں حسب معمول مریم بیگم ناشتہ بنا رہی تھی

اسلام و علیکم اینڈ گڈ مورننگ ماما

وعلیکم اسلام جان

پاپا کہاں ہے وہ فریج سے جوس نکلتا گلاس میں ڈال کر بولا

اپنے کمرے میں ہے........طیبعت ٹھیک ہے اُن کی

ہاں طیبعت ٹھیک ہے بس ویسے ہی جب سے تم نے آفس سنھبالا ہے وہ فری ہو گ ئی ے ہے ہر ٹنشن سے

اوکے پھر میں چلتا ہوں حور کو کالج بھی چھوڑنا ہے

حور کے نام پر اُس کی انکھیں چمکی

”اہمم اہمم “انہوں نے مصنوعی کھانسی سے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا

کہاں کھو گ ئی ے بیٹا جی زرا ہمیں بھی بتائی یں

وہ شرارتی انداز میں بولی

کہیں نہیں یہی ہوں وہ خجل ہوا.....لگتا ہے مجھے بھائی ی صاحب اور زیب سے جلدی بات کرنی ہو گی وہ معنی خیزی سے بولی

اچھا ماما میں چلتا ہوں وہ اپنی جان بچاتا چلا گیا

پیچھے مریم بیگم اُس کے انداز پر ہنس دی

نور!!!!! وہ کب سے کھڑا اُسے آوازیں دے رہا تھا مگر وہ کمرے میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھی

نور یار آ جاو وہ بے چارگی سے بولا

کیا ہے وہ کمرے میں داخل ہوتی بولی

یار یہ ٹائی ی بندھ دو

وہ مصوم سا منہ بنا کر بولا

جس سے نور کو ہنسی بہت آئی ی مگر ضبط کر گ ئی ی

پہلے آپ وعدہ کریں مجھے ہاتھ نہیں لگائے گے

چلو ٹھیک وہ کچھ سوچتا مسکرایا پہلے آو تو جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے

وہ شیشے کے آگے کھڑا تھا

یہ چیٹنگ ہے زیب وہ ڈرایسنگ کے ساتھ لگی ٹائی ی بندھ رہی تھی

جب زیب نے اُس کے ماتھے پر بوسا لیا

میں کیا کیا تم نے خود ہی تو کہا تھا ہاتھ نہ لگانا

تو میں نہیں لگا رہا ہاتھ اپنی پرنسس کو

پھر اُس نے نور کا بائیں گال چوما، زیب وہ چیخی

اور ٹائی باندھ کر جلدی سے دور ہوئی

ویسے ایک بات تو بتاو رات کو سونوفال کیسی لگی میری جانم کو

"بہت بری" اور اب آپ جلدی کریں ورنہ دیر ہو جائے گی

ہاں یار ایک تو تم بھی نہ مجھے روز دیر کروا دیتی ہو

ایک منٹ میں آپ کو دیر کرواتی ہوں وہ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتی بولی

"ہاں نہ" وہ اُسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا

اور پھر اچھی طرح اُس کی بولتی بند کرتا اپنا کوٹ اٹھا کر اُسے بائے بولتا چلا گیا

پیچھے وہ کتنی دیر ایسے ہی کھڑی رہی

حیدر نے کالج کے باہر گاڑی روکی

کالج آ بھی گیا حور چہق کے بولی..... ہمممم

حور!!!!! حیدر نے گھبیر آواز میں پکارا

ج....جی

یہ جگہ تو مناسب نہیں مگر آج میرا دل کر رہا ہے کہ میں اپنی دل کی بات تمہیں کہوں

"آئی لو یو حور" پتہ نہیں کب سے مگر مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے وہ بھی شدید والی

اس کی بات پر وہ انکھیں بڑی کریں اُسے دیکھ رہی تھی جس سے اُس کے عنابی لب مسکرائے

مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی ہر وقت دل کرتا ہے تم میرے پاس ہو

اور وقت تھم جائے میں تمہیں دیکھتا اور سنتا رہو

وہ اُسے اپنے دل کا حال بتا رہا تھا اور وہ بُت بنی سن رہی تھی

جلد ہی میں ماما پاپا کو بھیجو گا اور تمہارے جواب کا انتظار رہے گا مجھے اب جاو دیر ہو رہی ہے کالج سے

اپنا خیال رکھنا حور میرے لیے

ج....جی وہ اپنا کالج بیگ اٹھا کر چلی گئی حیدر اُس کے ہاتھوں میں لرزش دیکھ سکتا تھا

اس کے کالج کے اندر داخل ہوتے وہ گاڑی آگے بڑھا گیا

وہ فریش ہو کر نکلا جب اُس کا شدت سے دل کیا نمرہ سے بات کرنے کو

دوسری طرف وہ اپنے بال بنا رہی تھی جب اُس کے موبائل پر کال آنے لگی

دو تین مرتبہ اُس نے اگنور کیا مگر دوسری طرف کوئی ڈھیٹ ہی تھا جو باز نہ آیا

ہیلو کون ہے بنا دیکھے اُس نے کال پک کی

کیسی ہے ہماری بیگم صاحبہ

تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی وہ غصہ سے بولی

ہمت تو بہت کچھ کرنے کی ہے نمرہ جان بس تم ملو تو اکیلے پھر بتائے

شٹ اپ بدتمیز

افففف تمہارا یہ غصہ قسم سے اس وقت تم بہت پیاری لگ رہی ہو گی

اگر میں وہاں ہوتا تو ان خوبصورت لبوں سے جو تم پھول برسا رہی ہو

انہیں میں چوم لیتا وہ شرارت سے بولا

دوسری طرف نمرہ جیسی بولڈ لڑکی بھی اس کے آگے کچھ نہ بول سکی

کیا ہوا جان چپ کیوں ہو گئی اور نمرہ نے بنا کچھ کہہ کال کاٹ دی

بدتمیز، لوفر، آوارہ وہ دل ہی دل میں اُسے گالیوں سے نواز رہی تھی

اس کی کوئی امپوٹنٹ میٹنگ تھی اس وجہ سے اُس نے حور کو میسج کر دیا کہ وہ آج نہیں آئے گا

اس لیے وہ ڈرائیور کے ساتھ آ جائے

نمرہ بھی ابھی صبح والی بات سے نہیں سنبھالی تھی اس وجہ سے اُس نے کچھ نہیں کہا

وہ گاڑی میں بیٹھی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی

جب چاروں طرف سے اُن گھیر لیا گیا

یہ کون لوگ ہے انکل وہ ڈر کے بولی

پتہ نہیں بی بی جی

حور نے جلدی سے کار کے شیشے اوپر کیے

بی بی جی آپ صاحب کو فون کر دے

وہ ڈری سہمی حور کو دیکھ کر بولا

حور زیب کو فون کر رہی تھی مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا

پھر اُسے کو حیدر کا خیال آیا کانپتے ہاتھوں سے اُس نے نمبر ڈائی ل انکھوں سے آنسو بہا رہے تھے

وہ لوگوں کو گاڑیوں سے باہر آتا دیکھ رہی تھی جو اسلحہ سے لیس تھے

ہیلو حور پہنچ گ ئ ی گھر ؟ دوسری طرف حیدر کی محبت بڑی آواز کان میں پڑی

ح....حیدر.....پل۔۔۔۔پلیز۔۔مج۔۔۔مجھے۔۔۔بچ۔۔۔بچا آہ

ہچکیوں کے درمیان وہ بولی جب حیدر کو دوسری طرف سے اُس کی چیخ سنائی ی دی

"حور آر یو اوکے" وہ میٹنگ روم کی طرف جاتا واپس پلٹا

دل اُس کا تیزی سے دھڑک رہا تھا

"حور پلیز کچھ بولو" وہ چیخا!!!!! دل میں اُس کے ہزار وسوسے آ رہے تھے۔آفس کا سارا سٹاف اپنے باس کو دیکھ رہا تھا

جو پاگلوں کی طرح پارکنگ ایریا کی طرف بھاگ رہا تھا

وہ پارکنگ میں پہنچ کر گاڑی میں بیٹھا اور کچھ ہی منٹوں میں گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی

اُس نے زیب کو بھی میسج کر دیا جس کے جواب میں زیب نے اُسے حور کی لوکیشن سینڈ کی اور اُسے جلدی پہنچنے کہا

اُسے ایک بڑے کمرے میں رکھ جہاں ایک عدد بیڈ اور صوفہ تھا

دیکھنے میں کافی پرانا گھر لگتا تھا

جی باس آپ کا کام ہو گیا لے آئے ہم اُس کی بہن کو

ہمم گڈ اب تم اچھی طرح اُسے پیار کرو یہ تمہاری ہوئی ی وہ سفاکت سے ہنستا بولا

جبکہ جاسم کی انکھیں حور کے سراپے کو دیکھ کر چمکی

جو ہوش و حواس سے بیگانی بیڈ پر پڑی تھی

شکریہ سر!!! ہمم اوکے تم انجوے کرو

وڈیو بنا مت بھولنا ٹھیک ہے

جی ٹھیک ہے سر

وہ فون بند کرتا دھیرے دھیرے حور کے قریب بڑھ رہا تھا

اُس کے قریب پہنچ کر اُس نے چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا

وہ انگلی سے اُس کے گال چھو رہا تھا

حور کی انکھیں کسی اجنبی سے لمس سے کھولی

وہ اردگرد دیکھ کر جگہ کو پہچھنے کی کوشش کر رہی تھی

جب اُسے کسی کا ہاتھ اپنے گال پر محسوس ہوا

وہ ایک جھٹکے سے بیڈ پر سے اٹھ کر دروازے کے پاس گ ئی ی

اور اُسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی

مگر سامنے بیٹھا وجود اُس کی حالت پر ہنس رہا تھا

افففففف جانم تھک جاو گی چھوڑو ادھر آو وہ اُس کے قریب آنے لگا

"پلیز چھوڑ دو مجھے خدا کا واسطہ ہے" تم جو چاہوں گے وہ تمہیں مل جائے گا۔

مگر مجھے جانے دو

وہ اپنی عزت کی بھیک مانگتی بولی مگر مقابل کے سینے میں تو جسے دل ہی نہیں پتھر تھا

ایسے کیسے جانے دو تمہیں میں جانم ابھی تو تمہارے اس نوخیز حسن کا مزا لینا ہے میں نے

وہ خباست سے ہنستا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

دیکھو تمہارے گھر میں بھی ماں بہن ہو گی پلیز خدا کے لیے مجھے جانے دو۔

"وہ پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی"

اُس آدمی نے حور کے گلے سے ڈوپٹہ اترا وہ اس کی طرف جھکنے لگا

جب پیچھے سے کسی نے اُس کا کالر پکڑا اور اپنی طرف موڑ کے ایک زور دار مُکا اُس کے منہ پر مارا

"جس سے وہ زمین پر منہ کے بل گرا"

ڈول تم ٹھیک ہو وہ حور کے ساکت وجود کو ہاتھ لگاتا بولا

وہ پھر اُسے مارنے کے لیے بڑھا جب حیدر نے حور کو اپنے پیچھے کر کے اُس کے وار کو روکا

اور اپنی ٹانگ اُس کے پیٹ میں ماری تب تک زیب بھی وہاں پہنچ گیا اور حور کو اپنے گلے لگایا

میرا بچہ ٹھیک ہو تم وہ اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا بولا

مگر وہ کچھ نہ بولی اور بے ہوش ہو کر اُس کی باہوں میں جھول گ‌ئ‌ی....... حیدر اسے لے کر ہسپتال جاو جلدی

وہ چیخا!!!! حیدر اُس لے کر ہسپتال کے لیے نکل گیا

زیب نے کسی کا نمبر ڈائ‌ل کیا

ہاں اکرام جلدی پہنچو تمہارے لیے ایک کام ہے

دوسری طرف سے فون اٹھاتے وہ آڈر دیتا بولا

وہ جمشید صاحب کے لیے چائے بنا رہی تھی جب ملازمہ ہاتھ میں ایک گفٹ پیک لیے کیچن میں داخل ہوئی ی

بی بی جی یہ آپ کے لیے آیا ہے

وہ لال رنگ کے گفٹ جس پر خوبصورت پیکنگ ہوئی ی تھی نور کی طرف بڑھاتی بولی

میرے لیے؟ اچھا ٹھیک ہے تم جاو

اُس نے جلدی سے کھولا تو اس میں گلاب کی بہت خوبصورت کلیاں تھی

نور نے اُن کی خوشبو اپنے اندر اتری اندر ایک چیٹ تھی جس میں کوئی ی نام نہیں تھا

for my love

بس اتنا لکھا ہوا تھا۔افقف زیب آپ بہت اچھے ہے

وہ گفٹ پکڑے کمرے میں داخل ہو گ ئی ی

وہ ہسپتال پہنچا جہاں اُس حیدر کھڑا نظر آیا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہے گڑیا وہ قریب پہنچ کر بے تابی سے بولا

بے ہوش ہے ابھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آتے دیکھائی ی دیا

کیسی ہے میری بہن ڈاکٹر صاحب؟انہیں ہوش آ گیا ہے

ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہو گ ئی ی تھی اب بہتر ہے

وہ پروفیشنل انداز میں کہتے چلے گ ئی ے

حیدر نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔۔زیب بھائی میں شکرانے کے نفل پڑھ کر آتا ہو

وہ اُسے بتاتا اپنی انکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتا مسجد کی طرف چل دیا

جبکہ زیب کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا آج حیدر کی انکھوں میں کچھ اور ہی احساس نظر آیا۔۔۔۔۔۔

کچھ سوچتا وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔دھیرے دھیرے چلتا وہ بیڈ کے قریب آیا جہاں وہ انکھیں موندے لیٹی تھیا

گڑیا!!!!! پیار سے سر پر ہاتھ رکھ کر پکارا

جس سے حور کی انکھوں سے ایک آنسو نکل کر تکیہ پر جذب ہو گیا

بھ۔۔بھائی وہ اُس کے گلے لگ کر رو دی

بھ۔۔بھائی۔۔۔وہ۔۔۔بہ۔۔۔بہت۔۔۔گن۔۔۔گندے۔۔۔تھے

بھ۔۔۔بھائی۔۔۔ا۔۔۔اُس۔۔۔۔آد۔۔۔آدمی۔۔۔۔ن۔۔۔نے۔۔۔مج۔۔۔مجھے۔۔۔۔ی۔۔یہاں۔۔۔چھوا۔۔

وہ اپنی گال پر ہاتھ رکھتی روتے ہوئے بولی

زیب کی انکھیں اُس کی بات پر سرخ ہوئی

اُس کی تو یہ سوچ کر جان نکل رہی تھی اگر حیدر وقت پر نہ پہنچتا تو کیا ہوتا

اس کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

بسس میرا بچہ دیکھو میں تمہارے پاس ہوں کچھ نہیں ہوا تمہیں

اور جس انسان نے تمہیں تکلیف دی ہے اُسے تو میں چھوڑو گا نہیں یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔

بھائی ی ایک بات پوچھو؟ ہمممم پوچھو

وہ حور کو لے کر عباسی ہاوس آ گ ئ ے تھے زیب نے انہیں صرف حور کے بےہوش ہونا کا بتایا تھا

اس وقت وہ دونوں لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔۔۔۔

آپ کو حور کی لوکیشن کا کیسے پتہ لگا

اس کی بات پر وہ مسکرایا۔۔۔

اُس کے ہاتھ میں جو بریسلیٹ ہے اُس میں ٹریگنگ ڈیواس فٹ کی ہے۔۔۔۔

اس وجہ سے میں نے تمہیں میسج کیا تھا کیوں کے تم زیادہ نزدیک تھے اُس کی لوکیشن کے

اب ایک بات میں پوچھوں حیدر وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

جی پوچھے زیب بھائی ی!!!!! کیا تم حور کو پسند کرتے ہو

جی۔۔۔مطلب۔۔۔نہیں۔۔۔مطلب ہاں وہ نروس ہوتا اُسے الجھا گیا

ایک جواب دو یار کھا نہیں جاو گا میں تمہیں وہ شرارت سے بولا

جی کرتا ہوں زیب بھائی ی میں پیار حور سے

زیب مسکرایا!!!! اگر میں انکار کر دو تو

میں پھر صبر کر لو گا ساری زندگی اُس کے انتظار میں بیٹھا رہو گا

ہاہاہاہا وہ ہنسا۔۔۔۔بھائی ی!!! وہ زرا خفگی سے بولا

میری طرف سے رشتہ پکا میں ابھی پھوپھو سے بات کرتا ہوں

وہ اُسے گلے لگتا مریم بیگم کے پاس چلا گیا جو کیچن میں کام کر رہی تھی

پھوپھو ڈارلنگ!!!! وہ کیچن میں داخل ہوتا شوخی سے بولا

کیا ہوا ہے جان باہر بیٹھو میں بس آ رہی ہوں

یار آپ اسے چھوڑے اور میری بات سنے

اففففف نیچے اترو بدتمیز میں گر جاو گی

نہیں گرتی پھوپھو یار۔۔۔۔اُس نے مریم بیگم کو صوفے پر بیٹھایا اور خود اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی گود میں سر رکھ دیا

حیدر پھوپھی بھتیجے کا پیار دیکھ کر مسکرا رہا تھا

تو پھوپھو پہلے تو آپ یہ بتائے میں آپ کا بیٹا ہوں کے نہیں

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔۔۔۔بتائے تو آپ پہلے

"تم تو میرے بہت اچھے بیٹے ہو" تو اتنا اہتمام کیوں کر رہی ہے میں کون سا پہلی بار آیا

اور دوسری بات یہ جو سامنے لنگور بیٹھا ہے پسند کرتا ہے حور کو۔

تو بتائے آپ کو یہ رشتہ منظور ہے وہ شرارت سے حیدر کی طرف دیکھتا بولا

مجھے تو منظور ہے رشتہ حور تو ہمیشہ سے ہی مجھے بہت پسند ہے

ہائے بلے بلے حیدر بنگڑا ڈالتا اٹھا اس کے انداز پر وہ دونوں مسکرا دیے

چلے پھر منہ تو میٹھا کروائے نہ جلدی۔۔۔

مریم بیگم نے ملازمہ کو آواز دی اور پھر

زیب کا منہ میٹھا کروایا

اچھا پھوپھو جان اب میں چلتا آپ کی بیٹی انتظار کر رہی ہو گی میرا

کل آو گا نور اور جمیشد صاحب کو لے کر

ایک بات اور کہوں زیب

"جی" اپنے باپ کو معاف کر دو

"مشکل ہے پھوپھو" میں وہ ازیت کے سال نہیں بھول سکتا جب لوگ میری گڑیا کو منحوس کہتے تھے

کہ وہ دنیا میں آتے ہی اپنی ماں کو کھا گ ئی ی

مگر میرا باپ نہیں تھا لوگوں کو جواب دینے کے لیے

زیب میری جان وہ ماضی بھول جانا چاہیے جو تکلیف دیتا ہو

پر میں نہیں بھول سکتا وہ آپ کے بھائی ی ہے آپ بھول سکتی ہے

مگر میں اپنے باپ کی زیادتی نہیں بھول سکتا

مگر زیب بیٹا تب وہ بھابھی کے غم میں تھے وہ بہت پیار کرتے تھے اُن سے

اتنے دکھی تھے کہ اپنی بیٹی کو باپ کا پیار نہیں دے سکے

ماما کی آخری نشانی سمجھ کر ہی سنبھال لیتے گڑیا کو

مگر نہیں اُنہیں تو اپنا غم پیارا تھا نہ کے بچے

ہمارا غم ایک جیسا تھا پھوپھو وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"میری بھی ماں مری تھی" مجھے آج بھی وہ صبح نہیں بھولتی پھوپھو

جب حور نے پاپا کے ساتھ سکول جانے کی ضد کی

تب پاپا نے اُسے دو تھپڑ مار جب میں اُن کے سامنے کھڑا ہوا تو غصہ سے وہ گھر سے چلے گ ئی ے

اُس رات حور کو بہت تیز بخار ہو گیا کوئی ی نہیں تھا میرے پاس میں تنہا اکیلا

ملازموں کی مدد سے میں اُسے ہسپتال لے کر گیا

پاپا کو تو یہ بھی خیال نہیں آیا کہ میرا بچہ ابھی چھوٹا ہے

صرف ماما کی یادیں تھی میرے پاس

آنسو زیب کے چہرے کو بھگو رہے تھے

اُس بارہ سال کے بچے نے ایک ہفتہ تنہا کیسے گزرا یہ صرف میں جانتا ہوں

میں انہیں کبھی معاف نہیں کرو گا پھوپھو کبھی نہیں وہ اُن کے گلے لگ گیا

بس میری جان بس کرو کیوں تکلیف دے رہے ہو خود کو

پھوپھو میں چلتا ہوں وہ بنا مریم بیگم کی طرف دیکھا وہاں سے نکلتا چلا گیا

جانتا تھا تھوڑی دیر اور روکا تو ضبط ٹوٹ جائے گا

وہ اپنی ماں کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر گھر آیا

سرخ انکھیں اس کے رونے کی چغلی کر رہی تھی

وہ اندر داخل ہوا تو نور اُسے لاونج میں صوفے پر بیٹھی نظر آئی ی

جانم ابھی تک سوئی ی نہیں رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہوئی ی تھی

آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی وہ اُس کی طرف دیکھتی بولی

پھر اُس کا کوٹ اتر کر صوفے پر رکھا

کیا ہوا ہے زیب طبیعت ٹھیک ہے وہ اپنے نرم ہاتھوں میں زیب کا چہرا لیے فکرمندی سے بولی

ہممم ٹھیک ہے کیوں وہ اپنی ٹائی ی کی ناٹ ڈھیلی کرتا نظریں چرا کر بولا

ادھر دیکھے میری طرف بتائے کیا ہوا ہے

کچھ نہیں جانم بس دل گھبرا رہا ہے جسے سب کچھ بکھرنے والا ہے

اللہ نہ کریں ایسے تو نہ کہے چلے آئے میں آپ کا سر دبا دیتی ہوں تھکن کی وجہ سے ہو جاتا ہے کبھی کبھی

آپ کچھ بہتر محسوس کرے گے

ہمم وہ اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

نور اُس کا سر دباتی رہی

اور تھوڑی دیر میں نیند کی وادی میں کھو گیا

آپ میرے دل میں بہت اونچا مقام حاصل کر چکے ہے زیب

آپ کے بغیر یہ زندگی کچھ نہیں مجھے آپ سے محبت ہونے لگی ہے

وہ اُس کی پیشانی چومتی سرگوشی کرتی ہوئی اُسے دیکھنے لگی

پھر اُس کی انکھیں چومتی پیچھے ہو گئی

نور میرے پاس آو؟ وہ اُس سے منہ موڑ کر کھڑی تھی

نہیں آو گی میں آپ کے پاس نہیں کرتی میں پیار آپ سے

میں صرف میر سے محبت کرتی ہوں صرف میر سے سمجھے

تم ایسا نہیں کر سکتی نور تم صرف میری ہو

ادھر دیکھو میری طرف

میں محبت کرتا ہوں تم سے سمجھتی کیوں نہیں

ابھی وہ کچھ اور کہتا جب کسی نے نور کا ہاتھ پکڑا

نور صرف میر ہی بسس میر کی

نور!!!! وہ چیخ کے اٹھ گیا

اس کے اٹھنے سے نور جو ابھی کچی نیند میں تھی اُسے دیکھنے لگی

جو ابھی بھی بڑبڑا رہا تھا نور صرف میری ہے وہ مجھے سے دور نہیں جا سکتی

زیب کیا ہوا ہے دیکھے میں آپ کے پاس ہوں کہی نہیں گ ئی ی

وہ اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی فکرمندی سے بولی

نرم سے لمس سے زیب نے نور کی طرف دیکھا جو پریشان سی اُسے دیکھ رہی تھی

کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

اور اُس کے گرد سختی سے حصار بندھا

میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے نور کبھی چھوڑنہ ورنہ میں مر جاو گا

وہ اُس کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالہ میں لیتا جابجا اپنی محبت نچھاور کرتا بڑبڑایا

وہ سانس روکے اس کی شدت محسوس کر رہی تھی

زیب چند لمحوں بعد اُس نے پکارا

ہمممم!!!!!کوئی ی آ جائے گا ہم روم میں نہیں نیچے لاونج میں ہے

وہ ابھی بھی اُسے سینے سے لگائے بیٹھا تھا جیسے اُس کو چھوڑے گا تو وہ دور چلی جائے گی

اوکے چلو روم میں چلے ویسے بھی فجر میں تھوڑا ہی وقت ہے

وہ اُسے لیے روم میں داخل ہوا پھر دونوں نے وضو کیا اور ساتھ نماز ادا کی

یہ صبح دس بجے کا وقت تھا کمرے میں سورج کی کرنوں کی ہلکی سی روشنی آ رہی تھی

ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں ایک وجود کو کرسی کے ساتھ بندھا تھا

چہرے پر جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے

"ہاں بولا کچھ کے نہیں" وہ کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا

نہیں سر بہت ڈھیٹ ہے بس یہی کہہ رہا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا

ہمم اکرم جاو پانی گرم کرو وہ اُس وجود پر حقارت بڑی نگاہ ڈالتا بولا

تھوڑی دیر بعد دو آدمی گرم پانی لائے

ہاں تو بتاو جاسم تم نے میری بہن کو کیوں اغوا کیا اور کس کے لیے تم کام کرتے ہو

م۔۔میں۔۔۔کچ۔۔کچھ۔۔۔نہ۔۔ نہیں۔۔۔جا۔۔جانتا

وہ ٹوٹے لفظوں میں بولا

زیب نے اکرم کو کوئی ی اشارہ کیا

پھر اُس کھولتے ہوے پانی میں جاسم کے پاوں رکھ دیا۔

پورا کمرہ اُس کی درد ناک چیخوں سے گونج اٹھا

بولو کس کے لیے کام کرتے وہ درشتگی سے بولا

جس سے وہ صرف نہ میں سر ہلانے لگا

اگر یہ کچھ نہ بتائے تو خوارک کو زیادہ کر دو ٹھیک ہے

وہ اکرم کو حکم دیتا اپنا کوٹ اٹھاتا چلا گیا

وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلی تو اُس کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی

ہیلو کون؟

نور نے فون کان سے لگتے ہوئے کہا

مگر دوسری طرف سے کوئی کچھ نہ بولا

کون ہے بھائی!!!! اگر بولنا نہیں تو کال کیوں کی

میں میر بات کر رہا ہوں

تم کیوں کال کی ہے مجھے۔۔۔۔میں تم سے ملنا چاہتا ہوں نور

کس لیے ملنا چاہتے ہو

تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میرا ضمیر مجھے سونے نہیں دیتا

میں نے تمہیں معاف کیا میر چھوڑ دو میری جان میں بہت خوش ہوں اپنی زندگی میں

نہیں تم پلیز ایک دفعہ مل لو تمہیں تمہاری محبت کا واسطہ وہ افسردہ لہجے میں بولا

ٹھیک ہے کہاں ملنا ہے وہ حامی بڑھتی بےزار سی بولی

میں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں

ہممم ٹھیک ہے

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا بیگ اٹھا کر ایڈریس پر پہنچ گئی

وہ آفس میں بیٹھا کوئی ی فائل چیک کر رہا تھا۔جب اُس کے موبائل فون پر میسج ٹون بجی"
اُس نے اوپن کیا تو واٹس اپ پر کچھ تصویریں سینڈ کی گ ئ ی تھی۔۔۔
جہاں نور اور میر کسی کافی شاپ پر بیٹھے تھے۔
"دوسری تصویر میں میر نے نور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔تیسری میں وہ کسی بات پر مسکرا رہے تھے"
ایسے ہی بہت سی تصویریں تھی۔۔۔۔۔۔۔
زیب کو دنیا گھومتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔۔۔ نہیں میری پرنسس مجھے دھوکا نہیں دے سکتی۔وہ مجھے سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔
وہ دماغ میں پیدا ہونے والے اندیشوں کی نفی کرتا بڑبڑایا۔۔۔۔۔وہ گھر ہی ہو گی یہ جھوٹی ہے تصویریں
اُس نے جلدی سے اپنا کوٹ اٹھایا اور گھر کے لیے نکل گیا
وہ کمرے میں داخل ہوا تو خالی کمرہ اُسے منہ چڑھا رہا تھا
وہ چینج ڈریسنگ روم میں داخل ہوا اپنی ایک شرٹ نکلنے لگا
جب اُس ایک ریڈ کلر کا باکس نظر آیا
اُس باکس کھولا تو اندر گلاب اور ایک چیٹ تھی
جس میں For my love noor lihka tha
نہیں یہ جھوٹ ہے وہ صرف میری ہے

کیوں بلایا ہے مجھے وہ اُس کے سامنے بیٹھتی سرد لہجے میں بولی

"تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں نور " تانیہ نے مجھے چھوڑ دیا وہ میرے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لے گ ئی ی

وہ جھوٹے آنسو انکھوں میں لاتا بولا

تو میں کیا کرو

یہ تو تم جانتے ہو گے میر حسن شاہ انسان جسے کرتا ہے اُس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوتا ہے وہ طنز کرتی بولی

تم نے میرا دل توڑا تو تمہارا بھی ٹوٹا

میں جانتا ہوں تم اب بھی مجھے سے پیار کرتی ہو اس لیے میرے بلانے پر آ گ ئی ی

تم زیب کو چھوڑ دو میں دوبارہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں

میں تمہیں بہت پیار دو گا

وہ ٹیبل پر موجود اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولا

اس لمحہ کیمرہ کی انکھیں میں یہ منظر محفوظ ہوا

نور کا چہرا غصہ کی شدت سے سرخ ہوا

مجھے لگا تھا تم بدل گ ئی ے مگر تمہاری سوچ ویسی ہی گندی اور خودغرض ہے

وہ اُس کا ہاتھ جھٹکتی درشتگی سے بولی

اچھا ہوا جو تم نے مجھے چھوڑ دیا اور میری زندگی میں زیب آ ئے

اُن جیسا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھ

تم تو اُن کی جوتی کے برابر نہیں وہ ذرا اونچی بولی جس سے باقی ٹیبل پر موجود لوگ ان کی طرف متوجہ ہوے

یہ جس کے لیے تم اتنی اڑ رہی ہو دیکھتا ہوں کیسے یقین کرتا ہے اور کتنا پیار ہے اُسے تم سے

وہ اپنا کوٹ اٹھاتا چلا گیا

پیچھے نور بھی بل پے کر کے گھر کے لیے روانہ ہوئی

یہ لے سر ساری پکس دیکھ لے کیسی بنی ہے

میر!!!! ایک ایک کرتا ساری تصویریں دیکھنے لگا انکھوں میں شیطنی تھی

گڈ ویری گڈ بہت اچھا کام کیا ہے تم نے

یہ لو تمہاری پیمنٹ

وہ اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈی نکلتا اُسے دیتا بولا

ہمم تو زیب اب دیکھو میں تمہاری خوشحال زندگی میں کیسے آگ لگتا ہوں

اُس نے اپنا موبائل نکلا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ تصویریں زیب کو سینڈ ہو چکی تھی

یہ جو تم اتنا اڑ رہی ہوں نور بی بی دیکھنا تمہارا سارا غرور مٹی میں کیسے ملتا ہے

وہ خباست سے ہنستا بیڈ پر لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھولا اور ایک اکیس سال کی لڑکی کمرے میں داخل ہوئی

جس نے بہت ہی بیہودہ لباس زیب تن کیا تھا اور وہ کھڑی آنسو بہا رہی تھی

وہاں کیوں روک گئی آو میرا پاس وہ حرام مشروب گلاس میں انڈیلتا بولا

نہیں۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔۔گھر جانے دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑہ ہے

میں تو گھر سے اپنی امی کی دوائیاں لینے نکلی تھی

تم لوگ کیوں لئیے آئے ہو پلیز خدا کا واسطہ ہے تمہیں وہ اُس کے آگے ہاتھ جوڑ کر بولی

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی اُس کے سامنے بیٹھا یہ شخص انسان نہیں حیوان ہے

گھر بھی چلے جائے گے پہلے میرا ساتھ کچھ وقت تو گزارو ویسے بھی آج میں بہت خوش ہوں

وہ اُس کو بیڈ پر دھکا دیتا اُس پر جھکا گیا

بنا اُس کے آنسوں کی پروا کیے اپنی ضرورت پوری کرنے لگا

وہ گھر میں داخل ہوئی جب اُسے پورچ میں زیب کی گاڑی نظر آئی

یہ آج اتنی جلدی آگئی

وہ لاونج میں داخل ہوئی اور جمیشد صاحب کو سلام کر کے اپنے روم میں چلی گئی

وہ کمرے میں داخل ہوئی ہوئی جب اُس بیڈ پر انکھوں پر بازو رکھ کر لیٹا زیب نظر آیا

وہ اُس کی خوشبو پہچان چکا تھا اس لیے بولا

کہاگئی تھی وہ اس ہی پوزیشن میں لیٹا سوال کیا

اگر انہیں سچ بتا دیا تو یہ غصہ کرئیے گے۔۔۔ویسے بھی رات کی طبیعت خراب ہے

وہ میں ایک دوست کی طرف گئی تھی

وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی جھوٹ بولنا بھی کتنا مشکل ہوتا ہے یہ کوئی نور سے پوچھے

اس بات پر زیب کے دل میں کچھ ٹوٹا تو کیا وہ اُس کا یقین جیت نہیں پایا

وہ اپنی پرنسس کی ایک ایک حرکت جانتا تھا۔

اُسے پتہ تھا کے نور جھوٹ بول رہی ہے

مگر کیوں کیا اُس کے پیار میں کوئی کمی رہے گئی تھی

اچھا کون سی دوست؟ اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا شاید اب سچ بتا دے

آپ اُسے نہیں جانتے بہت اچھی دوست ہے میری وہ اپنا بیگ صوفے میں رکھتی بولی

نظریں تو وہ ملا نہیں سکتی تھی کیوں کہ جھوٹ بول رہی تھی

اچھا وہ گفٹ کس نے بیھجا ہے وہ اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

وہ میرا Lover نے جو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔وہ شرارت سے کہتی فریش ہونے کے لیے

واشروم میں گھس گئی

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کی شرارت کتنی مہنگی پڑنے والی ہے اُسے

زیب بیڈ سے اٹھا اور اپنی کار کی کیز پکڑے کمرے سے نکل گیا

اگر وہ تھوڑی دیر اور روکتا تو ضرور کچھ برا ہو جاتا

وہ فریش ہو کر نکلی تو زیب کہی نہیں تھا

انہیں کیا ہوا

کوئی ضروری کام ہو گا اس لیے چلے گئے وہ بڑبڑاتی اپنے بال بنانے لگی

وہ بلاوجہ گاڑی سڑکوں پر گھوما رہا تھا

بار بار وہ منظر سامنے آ رہا تھا جب میر نے نور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

تو کیا میرا پیار نظر نہیں آتا تمہیں نور کیوں دل توڑ دیا تم نے

ابھی تو زخم بھرنا شروع ہوئے تھے

کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تمہیں آنسو انکھوں سے بہہ رہے تھے

اُس نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکی اور باہر نکل کر گہرے سانس لینے لگا

وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگایا نیچے بیٹھتا چلا گیا

آنسو مسلسل انکھوں سے بہہ رہے تھے

کیا مجھے خوش ہونا کا حق نہیں وہ آسمان کی طرف منہ کر کے شکوہ کرتا بولا

کیوں کیوں کیوں!!!!!! ہر دفعہ میرا ساتھ ایسے ہوتا ہے وہ بالوں کو مُٹھی میں جکڑاتا ہوا بولا

اس وقت وہ ایک جنونی انسان لگ رہا تھا

دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو وہ اٹھا اور گھر کی طرف روانہ ہوا

وہ گھر میں داخل ہوا تو رات کے گیارہ بج چکے تھے

وہ کمرہ میں داخل ہوا ایک نظر سوئی ہوئی نور پر ڈالی اور چینج کرنے ڈریسنگ روم میں چلا گیا

وہ باہر آیا جب نور کا موبائل بج

زیب نے دیکھا تو وہاں میر کی کال آ رہی تھی غصہ انکھوں میں پھر سے آیا

فون اٹھاو نور

اُس کا میسج آیا

اُس کی نیند کے پیش نظر زیب نے موبائل سائیلینٹ موڈ پر کر دیا

اور خود بالکونی میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد زیب کے موبائل پر کال آنے لگی

اُس نے فون اٹھایا تو دوسری طرف میر تھا

زیب نور کیسی ہے میری کال نہیں اٹھا رہی وہ اُس نے ضروری بات کرنی تھی مجھے سے

کال پک کرتے ہی وہ جلدی سے بولا

زیب کے تو تن بدن میں آگ لگ گ ئی

وہ ٹھیک ہے اُس کا خیال رکھنے کے لیے میں موجود ہوں

اس لیے تم دوسروں کی زندگی میں داخل اندازی نہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے

وہ سرد آواز میں بولتا فون بند کر گیا

رات گزر رہی تھی مگر نیند انکھوں سے کوسوں دور تھی

یہ رات دو بجے کا وقت تھا وہ دونوں کولڈ ڈرنک اور پیزا پر ہاتھ صاف کرتی ہارر موی دیکھ رہیں تھی

یار نمرہ بس کرو اب وہ کشن اپنی انکھوں کے سامنے رکھتی بولی

حور بھی بہتر ہو گ ئی ی تھی جب کے نمرہ بھی حور کے آنے سے اپنا غم بھولے بیٹھی تھی

چپ کر کے بیٹھو حور دیکھنا اس کمرہ میں ضرور بھوت ہو گا

کمرہ میں صرف ایل سی ڈی کی روشنی تھی

باقی پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا

وہ دونوں موی دیکھنے میں مگن تھی جب کمرے کا دروازہ ایک دم زور سے بند ہوا

وہ دونوں اُچھل کے ایک ساتھ جڑ کے بیٹھ گ ئی ی

ک۔۔۔کون ہے نمرہ اپنی گھبراہت پر قابو پاتی بولی

کوئی ی جواب نہ ملنے پر وہ دوبارہ فلم کی طرف متوجہ ہوئی ی

جب انہیں بیڈ پر کوئی ی بیٹھا نظر آیا

جو اب اٹھ کر آہستہ آہستہ ان کے قریب آ رہا تھا

اُسے اپنے قریب آتا دیکھ وہ دونوں چیخے مارنا شروع ہو گ ئی ی

اُس نے کمرے کی لائ ٹ جلائی ی اور انہیں دیکھ جو انکھیں بند کر کے چیخ رہی تھی

بند کرو اپنا یہ ریڈیو وہ اپنے اوپر سے سفید چادر ہٹاتا بولا

وہ دونوں انکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

جسے ہی بات سمجھ آئی ی نمرہ اُسے مارنے کے لیے لپکی

تم بدتمیز اگر ہمارہ دل بند ہو جاتا پھر وہ اسے پکڑے تھپڑوں سے اُس کی تواضع کرتی بولی

بندر نہ ہو تو وہ حور کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر چلی گ ئی ی

ایک ن ئی ے دن کا سورج طلوع ہوا جس کی صبح بہت روشن تھی

وہ اُس کے جاگنے سے پہلے ہی آفس کے لیے نکل گیا

نور کی آنکھ کھلی تو خود کو کمرے میں اکیلا پایا

"یہ کیا ساری رات گھر نہیں آئے" وہ سوچتی زیب کا نمبر ڈائی ل کرنے لگی تاکہ پوچھ سکے وہ کہا ہے

مگر اُس نے کال اٹینڈ نہیں کی بس کے میسج کر دیا

کہ وہ مصروف ہے اور تم تیار ہو کے ڈرائیور اور جمیشد صاحب کے ساتھ اپنے گھر چلی جاو۔

سائیڈ دراز میں رنگ رکھی ہے حیدر کے لیے وہ بھی لے لینا

میں جلد پہنچنے کی کوشش کرو گا

نور نے بجھے دل کے ساتھ موبائل سائیڈ پر رکھ اور فریش ہونے چلی گ ئی ی

ہاں بولو کچھ یہ کے نہیں وہ کمرے میں داخل ہوتا بولا

نہیں سر بہت کوشش کی ہے مگر ایک لفظ زبان سے نہیں نکلا اس نے

ہمممم زیب اُس کے قریب گیا جو نڈھال ایک طرف پڑا تھا

زیب نے سانس چیک کی تو وہ نہیں چل رہی تھی

یہ تو مر گیا ہے کہا گ ئ ے تھے تم لوگ کہا بھی تھا اسے مرنے نہیں دینا۔

وہ غصہ سے اُس پر دھاڑا۔۔۔۔

ایک یہی گواہ تھا ہمارے پاس وہ بھی اب نہیں رہا

کیسے پہنچو گا میں اب اُس آدمی تک وہ غصہ سے یہاں وہاں ٹہلتا بولا

اب کھڑے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو

انتظام کرو اس کے لیے

ٹائ م دیکھ تو دو بج رہے تھے

پھوپھو انتظار کر رہی ہو گی میرا وہ بالوں میں ہاتھ پھڑاتے بڑبڑایا

وہ سعد سے ملنے اُس کے گھر آئی ی تھی۔نمرہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ ابان سے طلاق لے کر سعد سے شادی کر لے گی

اُس نے دو سے تین بار دستک دی مگر کسی نے دروازہ نہیں کھولا

وہ واپس جانے لگی جب اندر سے اُسے قدموں کی آواز سنائی ی دی

اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا سامنے وہ کھڑا تھا

جسے وہ پورے دو ہفتوں بعد دیکھ رہی تھی

جی کیا کام ہے آپ کو وہ ساکت کھڑی نمرہ پر اجنبی نگاہ ڈالتا بولا

تم سے کچھ بات کرنی ہے مجھے!!!!! لیکن مجھے تم سے کوئی ی بات نہیں کرنی اس لیے اپنا اور میرا وقت ضائع نہ کرو

سعد یہ تم کیسے بات کر رہے ہو مجھ سے وہ روہانسی ہوئی ی

بلکہ ٹھیک بات کر رہا ہو تم جاو یہاں سے اگر میری بیوی نے مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لیا

تو میری ن ئی ی شادی شدہ زندگی خراب ہو جائے گی

ت۔۔۔تم۔۔۔نے شادی کر لی وہ لڑکھڑاتی زبان میں بولی

ہاں جب تم نے کر لی تو میں کیوں تمہارے سوگ میں بیٹھا رہتا

اب جاو ورنہ مجھے گارڈ کو بلانا پڑے گا

وہ غصہ سے بولا اور اس کی سنے بغیر دروازہ اس کے منہ پر بند کرتا چلا گیا

پیچھے وہ وہی بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی

تو کیا یہ تھی اُس کی محبت مجھے کچھ کہنے بھی نہیں دیا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی اور کار میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئی ی

وہ دس منٹ میں گھر پہنچی لاونج میں اُسے رخسانہ بیگم اور حسن شاہ بیٹھے تھے

ساتھ ابان اور میر بھی تھا

وہ سب کو سلام کرتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گ ئی ی

ابان کو اُس کی سرخ روئی ی سی انکھیں بےچین کر گ ئی ی

آج ہم تم سے کچھ مانگنے آئے ہے مریم مجھے یقین ہے تم ہمیں خالی ہاتھ نہیں بیجو گی

رخسانہ بیگم نے بات کا آغاز کیا

ہم ابان کے لیے نمرہ کا ہاتھ مانگتے بہت خوشی ہو گی مجھے اگر ہم پھر سے ایک رشتہ میں جڑا جائے گے

مریم بیگم تھوڑی حیران ہوئی ی پھر بولی

آپی مجھے تو کوئی ی مسلہ نہیں ابان بہت اچھا بچہ ہے

دوسرا وہ میر سے کافی مختلف ہے وہ عباس صاحب کی طرف دیکھتی بولی

جو اثبات میں سر ہلا کر اپنی رضامندی دے گ ئی ے

ہمیں یہ رشتہ منظور ہے آپی نمرہ آپ کی ہی بیٹی ہے وہ خوشی سے بولی

یہ خاندان پھر سے ایک ہونے جا رہا تھا مگر اُن کے نصیب میں خوشی بہت کم عرصہ کی تھی

تھوڑی دیر بعد نور اور جمیشد صاحب گھر میں داخل ہوئے

مریم بیگم نے اٹھ کر بیٹی کو گلے لگایا

باری باری وہ سب سے ملی جبکہ جمیشد صاحب بھی سب کو اکھٹا دیکھ کر بہت خوش تھے

مگر نور کا موڈ میر کو دیکھ کر خراب ہوگیا یہ بات سب نے نوٹ کی

زیب کے آنے کے بعد منگی کی چھوٹی سی رسم ادا ہوئی ی

حیدر نے حور کو اپنے نام کی انگھوٹی پہنائی ی

جبکہ کے نمرہ کی کی انگلی میں رخسانہ بیگم نے اپنی خاندانی انگھوٹی پہنا کر اُسے ابان کے نام کیا

وہ کیچن میں کھڑی سب کے لیے چائے بنا رہی تھی

جب زیب وہاں آیا۔۔۔سرخ انکھیں اور ماتھے کی رگیں تنی ہوئی ی

آپ کی طیبعت ٹھیک ہے زیب وہ اُس کی طرف دیکھتی پریشانی سے بولی

ہمممم ٹھیک ہے بس سر میں بہت درد ہے

آپ میرے روم میں جا کر آرام کرئے میں چائے لے کر آتی ہوں

وہ سر اثبات میں ہلاتا کمرے میں چلا گیا

نور نے چائے کپوں میں ڈال کر ٹرے میں رکھی اور پھر حور کے ہاتھوں باہر بیجھو دی

خود زیب کے لیے چائے لے کر کمرے کی طرف چل دی

وہ کمرے میں داخل ہوئی ی تو اُسے یہاں وہاں دیکھ مگر وہ روم میں نہیں تھا

اُس نے قدم بالکونی کی طرف بڑھے کیونکہ سلائیڈ ڈور اوپن تھا

وہ اُسے کرسی پر بیٹھا چاند کو دیکھتا نظر آیا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس کے قریب پہنچی

اور چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر اُس کے ساتھ کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گ ئی ی

زیب!!!!! پیار سے پکارا

ہمم کہوں پرنسس ؟

کوئی ی پریشانی ہے دو دن سے آپ بہت کھوئے کھوئے لگ رہے ہے

کیا میری کوئی ی بات بری لگی ہے آپ کو

وہ نم لہجے میں بولی

اُس زیب کی کئیر کی عادت پڑ گئی ی تھی دل میں محبت کے پھول کھلنے لگ گئی ے تھے

زیب تو اس کے رونے پر تڑپ ہی گیا

افففف ادھر دیکھو پرنسس

کیوں رو رہی ہوں وہ آنکھیں چومتا بولا

آپ بات کیوں نہیں کر رہے ٹھیک سے میرے ساتھ

ایسا کب ہوا

ایسا ہی ہوا ہے وہ آنسو بہاتی بولی

اچھا بابا سوری بس کچھ بزی تھا بزنس کا کوئی ی ایشو تھا

اب تو چپ کر جاو یار وہ بے بس ہوا

وہ کمزوری بن گئی ی تھی زیب کی اور زیب اُس کے آنسوں کے آگے بے بس ہو جاتا تھا

چائے تو پیے ٹھنڈی ہو جائے گی وہ آنسو صاف کرتی بولی

اب ضرورت نہیں ہے جان تم پاس ہونا ٹھیک ہو گیا سر

ایک بات کہوں تم سے وہ اُس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتا بولا

اُس نے اثبات میں سر ہلایا

کبھی مجھے دھوکا نہ دینا نور

جو تمہارے دل میں ہے وہ مجھے بتانا کبھی جھوٹ نہ بولا

ماتھے پر بوسا دیتا وہ سرگوشی کرتا اٹھ کر نیچے چلا گیا اُس کے ساکت وجود کو وہی چھوڑ کر

وہ دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوا

کمرے میں کوئی نہیں تھا مگر واشروم سے پانی آواز آ رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ فریش ہو رہی ہے

وہ وہی اُس کا ویٹ کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا

کچھ لمحہ بعد واشروم کا دروازہ کھولا

جس سے وہ باہر آئی ی

سرخ سوجی انکھیں کے ساتھ بکھرے سے حلیہ میں وہ کہیں سے بھی نمرہ نہیں لگ رہی تھی۔

اُس وہ اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہوئی ی

کیا لینے آئے ہو یہاں کچھ رہا گیا ہے برباد کرنے کو وہ سرد لہجے میں بولی

تم روئی ی ہو وہ قریب پہنچ کر اُس کا چہرا ہاتھوں کے پیالہ میں لے کر بولا

ہاتھ مت لگو مجھے وہ چیختی ہوئی ی اُس کا ہاتھ جھٹک کر سائیڈ پر ہو گی

کبھی معاف نہیں کرو گی تمہیں میں نفرت کرتی ہوں تم سے اور تمہاری محبت سے وہ پھنکاری

نمرہ میری بات سنو وہ اُس کا بازو پکڑتا اپنے گلے سے لگا گیا

وہ مزامت کرتی رہی مگر وہ اُس کے گرد سختی سے حصار بندھے ہوا تھا

وہ اُس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ رو دی

نفرت ہے مجھے تم نفرت وہ مسلسل ایک بات بڑبڑا رہی تھیں

مگر مجھے تم سے بہت محبت نے نمی جان وہ سر پر بوسا دیتا بولا

کتنی دیر وہ اُس کے سینے سے لگی روتی رہی

پھر جب اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو ایک جھٹکے سے الگ ہوئی ی

وہ جو انکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہا تھا ایک دم انکھیں کھولی

وہ چہرا موڑے کھڑی تھی نفرت کی انتہاہ محبت ہوتی ہے نمی دیکھنا کہی دل نہ ہار جائے وہ کہتا کمرہ سے چلا گیا

مجھے تو ابھی بھی یقین نہیں آ رہا کہ تم میرے نام ہو گ ئی ی

وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھ خوشی سے بولا

میں بہت خوش قسمت ہو حور جو خدا نے میری محبت بنا کسی تکلیف کے مجھے دے دی

وہ ساتھ کھڑی حور کو پیار سے دیکھتا بولا

پاپا کہا ہے اگلے ماہ ہمارا نکاح اور بھائی ی آپی کی ولیمہ کی تقریب ہو گی

تم خوش ہو حور ؟وہ اُس کا ہاتھ پکڑتا محبت سے بولا

جسے سے وہ شرما کر اثبات میں سر ہلا گ ئی ی

آج جواب نہیں دو گی میرے سوال کا وہ شوخ ہوا

وہ نہ میں گردن ہلاتی چہرا جھکا گ ئی ی

چلو ایک مہینہ انتظار کر لیتے ہے پھر تو اظہار کرو گی نہ وہ سرگوشی کرتا ہوا پیچھے ہوا

وہ مجھے لگتا ہے بھائی ی بلا رہے ہے وہ اُس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی بولی

ٹھیک جاو مگر آنا تو میرے پاس ہی ہے تم نے

وہ ہاتھ چھوڑتا پیچھے ہوا اور حور اپنی دل کی دھڑکن کو سنبھالتی ہوئی ی نیچے چلی گ ئی ی

وہ سب گھر آ گ ئی ے تھے نور تو آتے ہی سو گ ئی ی

جب کے زیب کل کے لیے تیاریاں کر رہا تھا کیوں کے کل اُس کی پرنسس کی سالگر تھی

دو دن سے جو ہوا وہ سب بھول کر وہ اُسے اپنی محبت کا یقین دینا چاہتا تھا

مگر کون جانتا تھا کل کا دن ان کے درمیان جدائی ی لے آئے گا

وہ گھر میں اکیلی تھی جمیشد صاحب اپنے کی دوست کی طرف گ ئی ے تھے

تھوڑی دیر پہلے اُسے زیب کا میسج آیا تھا کہ وہ تیار رہے کسی پارٹی میں جانا ہے

وہ تیار بیٹھی انتظار کر رہی تھی جب درواز پر بیل ہوئی ی

لگتا ہے آ گ ئی ے ہے وہ اپنا فراک سنبھالتی اٹھی

اُس نے دروازہ کھولا تو سامنے میر کھڑا ہاتھ میں کیک اور گلاب کے پھول پکڑے ہوئے تھے

کسی ہو ڈئیر کزن سالگر بہت مبارک ہو وہ اندر داخل ہوتا بولا

تم تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی یہاں آنے کی وہ غصہ سے غرائی ی

میں تو تمھیں وش کرنے آیا ہوں پہلی محبت ہو تم میری یار

چلو آو کیک کاٹے وہ اُس کا ہاتھ پکڑاتا کھنیچتا ہوا بولا

نور نے اُسے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا

میر نے ہاتھ پکڑ کے اُسے اپنی طرف کھنیچا

اس لمحہ دروازہ کھولا اور زیب اندر داخل ہوا

اندر کا منظر دیکھ کر اُس کے قدم وہی جم گ ئ ے

ہاتھ میں پکڑی چیزیں زمین بوس ہوئ ی

زیب بے یقینی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا

نور کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا

وہ غصہ کی شدت سے میر کی طرف بڑھا

تم تمہاری ہمت کیسے ہوئ ی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی ذلیل انسان

وہ ایک مُکا میر کے منہ پر مارتا غرایا

جبکہ میر نے بھی جوابی وار کیا اور ایک ٹانگ زیب کے پیٹ میں ماری جس سے وہ دور جا گرا

تمہیں تو میں آج چھوڑو گا نہیں میر شاہ وہ دوبارہ اُس کی طرف لپکا اور اپنا گھٹنا اٹھ کر مارا

نور سہمی ہوئ ی دونوں کو لڑتا دیکھ رہی تھی

میں خود نہیں آیا تیری بیوی نے کال کر کے مجھے بلایا ہے

میری بیوی پر الزام لگاتا ہے کمینے انسان گھٹیا نکل جا میرے گھر سے

وہ میر کو کُلر سے پکڑاتا باہر دھکا دیتا دھاڑا

زیب دروازہ بند کر کے اندر آیا جہاں وہ کھڑی آنسو بہا رہی تھی

اور بنا اُسے کچھ کہے وہ سڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں گُم ہو گیا

نور میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ اُسے روک سکتی

کمرے سے آنے والی آوازیں بخوبی بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کتنے غصہ میں ہے

میر گیٹ سے باہر نکلتا مسکرا کر اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرتا کسی کا نمبر ڈائی ل کرنے لگا

کیسے ہے چوہدری جی ؟

ٹھیک آپ سنائے شاہ جی۔۔۔۔

آپ کے لیے ایک خوشخبری آپ کا کوہ نور کا ہیرا بہت جلد آپ کی پناہ میں آنے والا ہے

یہ تو بہت اچھی خبر ہے شاہ جی مگر اس وقت ہم شہر سے باہر ہے

اپنے آدمی بھیج دیتا ہوں اُسے پکڑ کر میرے فارم ہاوس لے جائے

تین دن بعد وہی پر ملاقات ہوتی ہے شاہ جی

ٹھیک ہے میں تیاریاں کرتا ہوں اُس نے فون بند کر کے جیب میں ڈال

زیب کے گھر سے تھوڑی دور ہی میر نے اپنی گاڑی کھڑی کی تھی

اب اُسے انتظار تھا کب زیب نور کو دھکے دے کر گھر سے نکلتا ہے

وہ وہی لاونج میں بیٹھی رو رہی تھی کمرے سے ابھی بھی چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں آ رہی تھی

نہیں اس سے پہلے وہ مجھے گھر سے باہر نکلے میں خود چلی جاو گی

جب انہیں مجھے پر بھروسا ہی نہیں تو میرا یہاں روکنے کا کوئی ی فائی دہ نہیں

وہ ننگے پاوں اٹھی اور اپنا فراک سنبھالتی گیٹ سے باہر نکل گ ئی ی۔۔۔

وہ چلتے چلتے گھر سے تھوڑی دور آ گ ئی ی بہت سے لوگ اُسے دیکھ رہے تھے مگر پرُواہ کسے

میر ایک تنہا گوشہ میں کھڑا تھا اُس نے نور کو قریب آتے دیکھا جو اپنے خیالوں میں گُم تھی

ایک ہی جست سے وہ اُس کے قریب پہنچا اور اُس کے منہ پر رومال رکھ دیا

نور نے بھی مزامت کی مگر اُس کی انکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا

میر نے اُس گود میں اٹھایا اور گاڑی میں ڈالتا فارم ہاوس کے لیے نکل گیا

چہرا پر شیطنی مسکراہت تھی

ہاہاہاہا اب دیکھتا ہو تم کیسے بچتے ہو اپنی نور کو

وہ غصہ سے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا

اُس کے دل میں تھوڑا سا خدشہ تھا کہ شاید وہ پسند کرتی ہے میر کو

مگر کل جو اکرم نے بتایا کے میر دونوں میں شک پیدا کرنا چاہتا ہے

اُس نے کل کوشش کی کے نور خود سچ بتائے مگر وہ نہیں بولی

اُسے صرف غصہ تھا کہ کیوں نور نے جھوٹ بولا

اس لیے وہ بنا کچھ کہے کمرے میں آ گیا تھا

ایک جھوٹ کی وجہ سے وہ ذلیل انسان الزام لگا رہا تھا نور پر

ابھی اُس کا غصہ کچھ کم ہوا تو وہ نیچے نور کو دیکھنے آیا

وہ لاونج میں آیا پر نور یہاں نہیں تھی

کہاں چلی گ ئی ی یہ لڑکی وہ اُسے ہر کمرے میں دیکھتا بڑبڑایا

مگر وہ کہی نہیں ملی اب زیب سچ میں پریشان ہو گیا

کیونکہ نور کہی بھی نہیں تھی

وہ جلدی سے گیٹ پر آیا جہاں گارڈ کھڑے تھے

میڈم کہاں ہے وہ سرد لہجے میں بولا

میں کچھ پوچھا ہے میڈم کہاں ہے وہ غصہ سے بولا جو کوئی ی جواب نہیں دے رہے تھے بس سر جھکے کھڑے تھے

سر میڈم باہر گ ئی ی ہے ہم نے منع کیا مگر وہ چلی گ ئی ی

اُن میں سے ایک بولا

اور تم مجھے اب بتا رہے ہو مر گیا تھا کیا میں جو مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا

کتنی دفعہ کہاں ہے کے میڈم کو اکیلے جانے نہیں دینا

مگر تم لوگ بس کام چور ہو کبھی کوئی ی کام ٹھیک نہ کرنا

وہ درشتگی سے بولا.... اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو نکلو جاو یہاں سے نہیں تو شوٹ کر دو گا میں

وہ دونوں بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئے۔

اب کہاں تلاش کرو تمہیں میں

وہ اُسے تلاش کرتا تھوڑا دور آ گیا جب اُسے نور کا ڈوپٹہ زمین پر پڑا نظر آیا

اُس جلدی سے ڈوپٹہ اٹھایا

یہ یہاں کیسے وہ ادھر اُدھر دیکھتا بولا

دل میں اب ہزار وسوسے آنے لگے تھے

صبح سے رات ہو گ ئی ی تھی مگر نور کا کہیں پتہ نہیں چلا تھا

مریم بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔سب اپنی طور پر اُسے ڈھونڈا رہے تھے

کہاں ہے میری بیٹی مریم بیگم لپک کر حیدر اور ابان کے پاس پہنچی

جو ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے

ماما سنبھالے خود کو مل جائے گی آپی

کیسے سنبھالو میں خود پتہ نہیں کس حال میں ہو گی میری جان

وہ حیدر کے سینے لگی رو دی

زیب پاگلوں کی طرح اُسے پورے شہر میں تلاش کر رہا تھا

اُسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ کیوں نور کو اکیلا چھوڑا

اوپر سے اُسے میر بھی نہیں مل رہا تھا اب تو زیب کو پکا میر پر شک ہو چکا تھا کہ اُس نے ہی نور کو اغوا کیا ہے

یہ ایک بڑا ہال نما کمرا تھا جہاں اُسے رکھا گیا تھا

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی لڑکیاں وہاں موجود تھی

آہستہ آہستہ نور کے حواس بحال ہونے شروع ہوئے

اُس نے انکھیں کھولی تو خود کو کسی انجان جگہ پایا

میں تو گھر جا رہی تھی یہ کون سی جگہ ہے

اور یہ کون ہے وہ لڑکیوں کو دیکھتی ارد گرد کا جائزہ لیتی بڑبڑائی

تھوڑی دیر بعد میر ہاتھ میں سگریٹ پکڑے کمرے میں داخل ہوا

تم مجھے یہاں لے کر آئے وہ غصہ سے اُس کی طرف بڑھی اور گریبان سے پکڑ کر پوچھا

ریلکس ایکس وائف آرام سے بات کرتے ہے وہ اُس کے ہاتھ گریبان سے ہٹاتا بولا

تو بات کچھ ایسی ہے نور بی بی وہ وہاں رکھی ایک کرسی پر بیٹھتا بولا تم زیب کی زندگی ہو اور وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے

اور جس سے زیب محبت کرتا ہے میں وہ چیز چھین کر پھینک دیتا ہوں

ایک عیجیب سا سکون ملتا ہے مجھے اُسے تکلیف دے کر

وہ سگریٹ لبوں میں دباتا مسکرا کر بولا

تم نہایت ہی گھٹیا انسان ہو اگر زیب کو پتہ لگا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا

اُسے پتہ لگا گا تو پھر نہ ابھی تو وہ تمہیں پورے شہر میں دیوانوں کی طرح دھونڈا رہا ہے

اور قسم سے اُس کی حالت مجھے بڑا مزا دے رہی ہے

چلو ڈئیر کزن اب تم آرام کرو اُس نے نور کے گال تھپتانے کے لیے ہاتھ بڑھایا

جب نور نے اپنا چہرا موڑ لیا

ادھر آو تم وہ لڑکیوں کی رکھوالی کے لیے رکھی ایک عورت کی طرف اشارہ کرتا بولا

جی باس؟؟؟

اس لڑکی کو تیار کر کے میرے روم میں بھیجو وہ سکڑی سمٹی بیٹھی لڑکی جس کا نام عالیہ تھا اشارہ کرتا بولا

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے میر

نور اس کا اردہ جان کر اُسے روکنے کے لیے آگے آئی ی

اچھا تو پھر کون روکے گا مجھے وہ اُس لڑکی کا ہاتھ پکڑتا گھیسٹا ہوا کمرے سے باہر لے گیا

پیچھے نور اُس کی عزت کی حفاظت کی دعائیں مانگنے لگی

یہ مغرب کا وقت تھا وہ شاید نماز پر کے ٹیریس پر آئی ی تھی

رونے کی وجہ سے انکھیں سرخ ہو چکی تھی

ہونٹوں پر بس نور کے لیے دعا تھی دو دن ہو گ ئی ے تھے اُسے غائیب ہوئے،سب اُسے تلاش کر کے تھک گ ئی ے تھے

مگر کوئی ی فائی دہ نہ ہوا، زیب بھی کل کا گھر واپس نہیں آیا تھا

وہ اپنی سوچو میں گُم تھی جب کسی نے اُسے کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اُس نے موڑ کر دیکھا تو چہرے پر سنجدگی لیے ابان کھڑا تھا

وہ آہستہ سے قریب ہوا اور اپنی شال اتر کر نمرہ کے گرد پھیل دی

سردی ہو رہی ہے ایسے کھڑی رہو گی تو بیمار پڑ جاو گی

وہ اُس کی سحر انکھوں میں دیکھتا بھاری لہجے میں بولا

نور آپی کی فکر نہ کرو وہ بہت جلد مل جائے گی

وہ اُسے تسلی دیتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا

اور وہ کتنی دیر اُس کے بارے میں سوچتی رہی

کیا تھا یہ شخص اتنی بے عزتی کے بعد بھی کیسے پیار سے بات کر رہا ہے

ہمم تو کیسا لگ رہا ہے میرا غریب خانہ وہ اُس کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا

وہ دیوار کے ساتھ لگی سمٹ کے بیٹھی تھی

تم انسان نہیں جلاد ہو تمہیں ترس نہیں آتا ان مصوموں پر وہ غصہ سے غرائی

مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ کبھی میرا تم سے کوئی رشتہ بھی تھا

تم گھٹیا انسان خدا تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا وہ پھٹ پڑی

دو دن سے اُس نے قید میں رکھا تھا سب کے بارے میں سوچ سوچ کر اُس کی انکھیں نم ہو رہی تھی

میر ایک جھٹکے سے اٹھ جس سے اُس کے جیب میں موجود چیز دور جا گری

جسے کسی نے بڑی مہارت سے چھپا لیا

تمہاری اتنی ہمت میر کا ہاتھ اٹھا اور نور کے خوبصورت چہرے پر اپنا نشان چھوڑ گیا جس سے اُس کے ناک سے خون بہہ نکلا

بس کل تک کا انتظار کر لو پھر میں تمہاری یہ اکڑ توڑ کے رہو گا

وہ اُسے دھکا دیتا باہر چلا گیا نور کا سر دیوار سے لگا اور وہ وہی بے ہوش ہو گئی

مگر ایک وجود نے نفرت سے اُسے دیکھا تمہارے انجام تک میں پہنچاو گی تم میر شاہ

وہ دل ہی دل میں عہد کر بڑبڑائی ی

دو دن سے اُس نے اپنا ٹھکانہ آفس کو بنایا ہوا تھا ابھی بھی وہ آفس سے تھکا ہارا گھر آیا"

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا وہ گھر کے اندر داخل ہوا

جاہاں مکمل خاموشی نے اُس کا استقبال کیا

کبھی وہ یہاں لاونج میں بیٹھی اُس کا انتظار کرتی تھی

"وہ ایک سرد آہ ہوا کے سپرد کرتا سڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں داخل ہوا جہاں صرف تنہائی ی تھی ملی

وہ اپنا کوٹ صوفے پر پھنکتا وہ بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا اور انکھیں بند کر لی

"انکھیں بند کرتے ہی ایک خوبصورت اور پاکیزہ عکس نظر آیا چہرہ پر معدم سی مسکراہت آئی ی

دو دن سے وہ اُسے ہر جگہ تلاش کر رہا تھا مگر وہ کہیں نہیں ملی

انکھیں کھولتے ہی اُس کی مسکراتی ہوئی ی تصویر آنکھوں کے سامنے تھی

کہاں ہو یار تم ایک دفعہ معاف کر دو مجھے،میں نے گناہ کیا ہے یہ سوچ کر کہ تم مجھے دھوکہ دے رہی ہو

بس ایک دفعہ مجھے مل جاو یہ اذیت ختم کر دو میری تھک چکا ہوں خود سے لڑتے لڑتے بس ایک بار سامنے آ جاو

آنسوں اس کے رخسار بھگو رہے تھے ایک اور رات اس کی اذیت اور تنہائی ی میں گزرنی تھی

اچانک اُسے کمرے کی فضا میں گُھٹن ہونے لگی

وہ اٹھا اور نیچھے جمیشد صاحب کے کمرے کی طرف چل دیا

وہ ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوا

جہاں وہ اُسے نماز پڑھتے نظر آئے

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اُن کے قریب پہنچا جو اب دعا کے لیے ہاتھ اٹھ رہے تھے

اور اُن کی گود میں سر رکھ کر وہی زمین پر لیٹ گیا

اُن کی انکھوں میں دعا مانگتے ہوئے آنسو زیب کے بالوں میں جزب ہو رہے تھے

جبکہ زیب کے آنسو اُن کا دامن بھگو رہے تھے

انہیں نے دعا مانگ کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا

پاپا!!!!! آج کتنے سال بعد زیب نے یہ لفظ پکارا تھا

جمشید صاحب کے بے قرار دل کو جسے قرار ملا

بولو میری جان وہ محبت سے جھک کر اُس کی پیشانی چومی

مجھے معاف کر دے میں جو آپ سے تلخ باتیں کہتا رہا وہ اُن کا ہاتھ چومتا بولا

باہر کھڑی حور خوشی سے مسکرا دی

پاپا آپ دعا کریں میری نور مجھے مل جائے تھک چکا ہوں مگر اُس کی کہیں خبر نہیں

آپ اللہ سے کہے وہ میری پرنسس مجھے واپس دے دیں

وہ اس وقت ایک چھوٹا سا بچا لگ رہا تھا

ضرور میری جان اللہ جلد ہی کوئی راستہ دیکھے گا

اور شاید یہی وقت قبولیت کا تھا جب خدا نے سب کی دعائیں سن لی تھی

اُسے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا جب اُس کا موبائل بجا

اُس نے کا اٹینڈا کی تو دوسری طرف سے جو خبر اُسے دی گئی

وہ اُس کی روح میں سکون پیدا کر گئی

وہ جلدی سے کیز لے کر نکلا اور گاڑی فل سپیڈ پر بھاگا دی

علاقہ کو چاروں طرف سے زیب کے آدمیوں نے گھیر لیا تھا

وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے کر آہستہ آہستہ سے آگے بڑھ رہا تھا

چاروں طرف سے گولیاں چل رہی تھی

وہ پیچھے کے راستے سے جا رہا تھا پورے فارم ہاوس میں ایک یہی روم لاک ہے

اس میں ہی ہو گی نور وہ سوچتا کمرے کے قریب پہنچا اُس نے دروازے کے ہنڈل پر ہاتھ رکھ مگر وہ نہ کھلا

زیب نے دو سے تین دھکے مارے جس سے وہ ٹوٹ کر گر گیا

اندر بہت سی لڑکیاں تھی تو ڈری سہمی بیٹھی تھی

مگر زیب کی بے قرار نظر نور کو تلاش کر رہی تھی

جو اُسے کھڑکی کے پاس زمین پر پڑی نظر آئی

"وہ جلدی سے نور کے قریب پہنچا" جس کے سر اور ناک سے خون نکل رہا تھا

نور انکھیں کھولو وہ دیوانہ وار اُس کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالہ میں لے کر بولا

تو ڈئیر کزن پہنچ ہی گئے تم اپنی پرنسس تک

چلو میرا کام آسان ہو جائے گا دو محبت کرنے والے ایک ساتھ اس دنیا سے
رخصت ہو گے وہ سفاکی سے بولا اور گن کا رخ زیب کی طرف کیا
جو نور کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔ایک بات بتاو تمہیں زیب ؟۔
مجھے تم سے شدید نفرت ہے کیوں کے تو ہر کام میں مجھے سے دو قدم آگے رہے ہو
ماما پاپا سب تمہیں چاہتے ہے ہمیشہ تمہاری تعریف ہوتی ہے، مگر اب نہیں
میر نے ٹریگ پر ہاتھ رکھ اور ایک دم سے فضا میں فائی ر کی آواز گونجی
زیب پھٹی پھٹی انکھوں سے میر کو دیکھ رہا تھا
جس کے سینے پر گولی سوراخ کر کے گزر گ ئ ی تھی
ایک اور گولی چلی جو اُس کی ٹانگ پر لگی اور وہ لڑکھڑا کے گرا اور اس طرح ایک فرعون کا غرور
خاک میں مل گیا
زیب نے دیکھا تو عالیہ گن ہاتھ میں پکڑے جو اُس نے آج اٹھائ ی تھی کھڑی تھی
اس طرح وہ فائ ر کرتی رہی اور اپنے اندر بدلہ کی آگ کو بجھاتی رہی
اور وہ جو عزت سے کھیل کر خوش ہوتا تھا آج ایک عبرت ناک موت مر گیا
میں نے مار دیا حیوان کو وہ تالی بجاتی خوشی سے بولی
سب اس پاگل کو دیکھ رہے تھے زیب نے اکرم کو اشارہ کیا وہ سب لڑکیوں کو باحفاظت اُن کے گھر
میں چھوڑ کر آئے
زیب نے نور کو گود میں اٹھایا اور گاڑی میں لیٹا کر ہسپتال کے لیے نکل گیا

وہ بے چینی سے کمرے کے باہر چکر لگا رہا تھا

جہاں اندر اُس کی متاعِ جان کا علاج کیا جا رہا تھا

وہ خدا سے اُس کی سلامتی کی دعا مانگ رہا

فارم ہاوس پر پولیس نے چھاپہ مارا تھا جس سے بہت سی اسمگلر ہونے والی چیزیں برآمد ہوئی ی

فارم ہاوس کو پولیس نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا

اور اُس کے مالک کی تلاش جاری تھی

میر کی باڈی کو ہسپتال پہنچایا گیا اُس کے دل کی دھڑکن بہت سلو تھی

اُس کا علاج کیا جا رہا تھا مگر ڈاکٹر کے مطابق بچنے کی کوئی ی امید نہیں تھی

وہ پریشانی سے پیشانی مسل رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اُس نے گھر میں کال کر کے سب کو مطمئن کیا

اور میر کے بارے میں مختصر بتا کے فون بند کر دیا

روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئے

زیب تیزی سے اُن کے قریب پہنچ

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے ؟ اُس نے بے صبری سے پوچھا

آپ کی وائف بہتر ہے ماتھے پر بس ہلکا سا زخم ہے جو جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا

زیب نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا

آپ کو اپنی مسز کا اب زیادہ خیال رکھنا ہو گا

کیوں کے وہ امید سے ہے بس تھوڑی سی کمزوری ہے۔۔۔میں میڈیسن لکھ دیتا ہو آپ لے آئے وہ

پروفیشنل انداز میں بولا

زیب بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہا

ابھی آپ نے کیا کہا ؟

یہی کے آپ میڈیسن لے آئے ڈاکٹر حیران ہو کر بتایا

نہیں اس سے پہلے۔۔۔زیب کی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی

آپ کی وائف امید سے ہے۔۔۔ڈاکٹر کو زیب کی دماغی حالت پر شبہ ہوا

زیب خوشی سے آگے بڑھ اور ڈاکٹر کو گلے لگا کے گود میں اٹھ لیا

اب تو انہیں پکا یقین ہو گیا تھا کے یہ خوشی میں پاگل ہو چکا ہے

میں باپ بنے والا ہوں وہ خوشی سے بولا

پلیز مسٹر زیب نیچے اترے وہ چیختے ہوے بولے

وہ تھکا ہارا گھر میں داخل ہوا تھوڑی دیر پہلے ہی ہسپتال سے آیا تھا

اپنے بھائی کو اس حال میں دیکھ کر اُسے دکھ ہوا تھا

اُس کے بھائی نے جو کیا اُسی کی سزا ملی

اُس کا سانس سینے میں اٹکا ہوا تھا جس سے نہ وہ زندہ تھا نہ ہی مردہ

رخسانہ بیگم اور حسن شاہ اپنے جوان بیٹے کی حالت دیکھ کر ٹوٹ سے گ‍ئ‍ے تھے

حسد اور جلن نے میر کو اس حال تک پہنچا دیا کہ اُسے اپنے خون کے رشتوں کی پہچان بھی بھول گ‍ئی تھی

اُس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا وہ سب ابھی عباسی ہاوس ہی تھے

اُس کو چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی

وہ کیچن کی طرف گ ئ ے قریب پہنچنے پر اُس اندر سے کھٹ پٹ کی آواز آ رہی تھی

وہ اندر داخل ہوا جہاں وہ دشمن جان ڈوپٹہ سے بے نیاز ہلکے پیازی رنگ کے سوٹ میں ملبوس بال پشت پر کھلے چھوڑے چائے بنانے میں مصروف تھی

اہمم اہمم ابان نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا

ایک کپ چائے ملے گی وہ وہی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

نمرہ جو خیالوں میں گم اپنا کام کر رہی اُس کے آواز پر ڈر کے وہ پیچھے ہوئ ی جس سے کپ میں ڈالتی چائے اُس کے ہاتھ پر گر گ ئ ی

سسسسسس!!!!! کیا ہوا

ابان جلدی سے اُس کے قریب پہنچا

اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھ جو بلکہ سرخ ہو رہا تھا

دھیان کہا ہے تمہارا دیکھو کتنا جل گیا

وہ اُسے ڈانٹا کرسی پر بیٹھا کر ٹیوب لینے گیا

وہ نم انکھوں سے اُسے اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھ رہی تھی

زیادہ درد ہو رہا ہے کیا وہ اُس کے ہاتھ پر مرہم لگتا بولا

وہ نفی میں سر ہلاتی پھر سے رونے لگی

تو پھر رو کیوں رہی یار وہ بے چارگی سے بولا اور ٹیوب ٹیبل پر رکھی

ویسے ہی رونا آ رہا ہے آپ کو کیا

وہ اٹھ کر جانے لگی

ابان نے اُس کی کلائی ی تھام کر روکا اور دوبارہ اُسے اپنے سامنے بیٹھایا

کیا مسلہ ہے آپ کو ہاتھ چھوڑے میرے کوئی ی حق نہیں آپ کو مجھے ہاتھ لگانے گا

وہ درشتگی سے کہتی اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑتی بھاگتی ہوئی ی کمرے میں چلی گ ئی ی

پیچھے وہ کھڑا کتنی دیر اپنی غلطی ڈھونڈتا رہا

وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ بیڈ پر لیٹی تھی

سر پر پٹی بندھی ہوئی ی تھی وہ بہت کمزور لگ رہی تھی

زیب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اُس کے قریب پہنچا

اور بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھ گیا

پرنسس پیار سے پکارا

نور نے مندی مندی انکھیں کھولی

اپنے سامنے زیب کو دیکھ کر اُس کی انکھیں نم ہوئی ی

نور نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اُس کے گال پر رکھا

جسے زیب نے اپنے ہونٹوں سے لگا لیا

اور وہ اُس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دی

جبکہ وہ اُسے خود میں بھیچ کر اُس کی کمر سہلا رہا تھا

بسس کرو جانم میں تمہارے پاس ہو کچھ نہیں ہوا تمہیں

ریلکس یار

وہ نور کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر محبت سے اُس کی انکھیں چومی

دیکھو اگر تم اتنا روگی تو ہمارے بے بی پر اثر پڑے وہ اُس کا دھیاں بھٹکاتا بولا

صرف اُسے اذیت سے باہر نکلنے کے لیے

اس کی بات پر نور نے حیرانگی سے اُسے دیکھا

ایسا کیا دیکھ رہی ہو جانم

ابھی آپ نے کیا کہا

یہی کہ آپ ماما اور میں پاپا بنے والا ہوں

وہ نور کی ناک دباتا خوشی سے بولا

آپ سچ کہہ رہے ہے زیب

بلکہ سچ میری جان

بہت شکریہ میری جان مجھے اتنی بڑی خوشخبری دینا کا

اُس نے نور کا ماتھا چوما

ویسا نہ میں سوچا ہے ہم کرکٹ ٹیم بنائے گے

وہ شررات سے بولا اور ساتھ نور کے فق چہرے کو دیکھا

زیب یہ آپ کیا کہہ رہے ہے وہ پریشانی سے بولی

ٹھیک تو کہہ رہا ہوں بس تمھیں میری مدد کرنی ہو گی

وہ سنجیدگی سے بولا

نور کو تنگ کرنے میں اُسے مزا آ رہا تھا

وہ ابھی کچھ اور کہتا جب نرس کمرے میں داخل ہوئی ی

اور وہ چپ ہو گیا مگر نور اب بھی پریشان تھی

وہ گھر کے لیے نکلنے والے تھے جب اُنہیں خبر ملی کہ میر اب اس دنیا میں نہیں رہا

رخسانہ بیگم نور اور زیب سے اپنے بیٹے کی طرف سے معافی مانگی

کچھ بھی تھا ہے تو وہ اُن کا بڑا بیٹا تھا جس سے وہ بہت پیار کرتی تھی

حسن شاہ بھی جوان بیٹے کی موت سے ٹوٹ سے گ ئ ے تھے

زیب اور نور نے بھی میر کو خدا کے لیے معاف کر دیا

اور اس کے آگے کے سفر کے لیے دعا گو تھے

کچھ بھی تھا میر سے دونوں کا ایک مضبوط رشتہ تھا

پلیز زیب میں نے اور نہیں کھانا۔وہ فروٹ سے بھرا باول ایک سائیڈ پر کرتی ناک چڑھا کر بولی

نہیں جلدی سے پورا ختم کرو۔وہ بیڈ پر اُس کے سامنے بیٹھا پیار سے اُسے کھلا رہا تھا

پلیز زیب میرا بہت دل خراب ہوتا ہے وہ روہانسی ہوئی ی مجھ سے نہیں ختم ہو گا

ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ اچانک وہ واشروم کی طرف بھاگی

وہ واش بیسن پر جھکی الٹیاں کر رہی تھی

زیب جلدی سے اُس کے پیچھے بھاگا نمرہ نے اُسے وہی روک دیا

مگر وہ زیب ہی کیا جو بات مانے وہ اُس کے پیچھے کھڑا نور کی کمر سہلا رہا تھا

وہ منہ دھو کر باہر آئی ی اور بیڈ پر بیٹھ گ ئی ی

زیب نے پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھایا

جسے نور نے تھم کر دو گھونٹ پیا

میں نے آپ کو کہا بھی تھا نہیں کھانا کچھ وہ نم انکھوں سے بولی

اچھا سوری جانم بولو کیا کھانا ہے میری پرنسس نے

کچھ بہت سپیسس سا

مجھے پیزا کھانا ہے ابھی وہ لاڈ سے بولی اور اُس کے کندھے پر سر رکھ دیا

میر کی موت کو دو ہفتے ہو چکے تھے زندگی اپنے ڈگر پر چل رہی تھی

رخسانہ بیگم اپنے بیٹے کو یاد کرتی رو پڑتی تھی

مگر انہوں نے بھی خود کو سنبھال لیا تھا

اُن کا بیٹا ایک مجرم تھا جس نے بہت سی لڑکیوں کی زندگی برباد کی تھی

اور پھر اپنے انجام کو پہنچ گیا

اُس نے نور کے لیے سپیسس پیزا مانگایا

جو اب دنیا سے بے خبر کھانے میں مصروف تھی

اور زیب اُسے مسلسل دیکھنے میں

کیا ہے اب ایسے کیا دیکھ رہے ہے وہ مسلسل اُس کی گہری نظروں سے پزل ہو رہی تھی

دیکھ رہا ہوں تم زیادہ خوبصورت ہو گ ئی ی ہوں

آج دل بے ایمان ہو رہا ہے وہ اُس کے قریب ہوا اور پلیٹ ایک سائیڈ پر رکھی

نور اس کے انداز پر سٹپٹا کے جلدی سے کھڑی ہوئی ی

مگر زیب نے ایک جھٹکے سے کلائی ی پکڑی اور اپنی گود میں بیٹھا لیا

جب میں تمہارے قریب آو تو دور نہ ہوا کرو تکلیف ہوتی ہے

وہ سرگوشی کرتا اُس کی کان کی لو چومی

جس دن تم میر سے ملنے گ ئی ی تھی اور مجھ سے جھوٹ بولا تھا

وہ دو دن میں نے انتہائی اذیت میں گزارے تھے

پھر مجھے سب پتہ لگا کے میر ہم دونوں کو جدا کرنا چاہتا ہے.

مجھ پر حملہ بھی اُس نے ہی کروایا تھا

وہ پورے دو ہفتے بعد نور سے میر کے بارے میں بات کر رہا تھا

ورنہ میر کے نام سے ہی اُس کا چہرا پیلا پڑ جاتا تھا

جب تم مجھ سے بار بار جھوٹ بول رہی تھی تو مجھے اُس دن غصہ آ گیا

مجھے کچھ غلط نہ ہو جائے اس لیے میں تمہیں بنا کچھ کہے اوپر روم میں آ گیا

اور تم مجھے غلط سمجھ کے گھر سے چلی گ ئی ی

اور پھر اُس نے تمہیں اغوا کر لیا

تمہیں ہر جگہ تلاش کیا ،،میری کیا حالت تھی میں بتا نہیں سکتی نور

ہر لمحہ تمہیں کھونے کا ڈر رہتا تھا

کس قدر بے بس تھا میں

وہ دھیرے دھیرے اُسے سب بتاتا گیا اور وہ نم انکھوں سے سر جھکا کر سنتی رہی

جانم میں نے تمہیں رونا کا تو نہیں کہا وہ مسکرا کر اُس کے آنسو صاف کرتا بولا

میں اُس دن سب ختم کرنے گئی تھی زیب تاکہ وہ انسان دوبارہ ہماری زندگی میں داخل نہ دے

آپ سے جھوٹ صرف اس وجہ سے بولا کہ کہیں آپ کو برا نہ لگ جائے اُس کا نام لینا

وہ چہرا جھکا کر شرمندگی سے بولی

مجھے سب پتہ ہے جانم تمہیں صفائی دینے کی ضرورت نہیں

تمہاری یہ خوبصورت انکھیں تمہارے اندر کا سب حال بتا دیتی ہے

چلو آو لیٹو!!!! وہ اُسے بیڈ پر لیٹاتا اُس کے ساتھ لیٹ گیا

اچھا ایک چیز تو رہے گئی

کیا؟ نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

زیب اُس پر جھکا اور اُسے کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

اور خود کو سیراب کرنے لگا

تھوڑی دیر بعد وہ دور ہوا اور دیکھا وہ سرخ چہرا لیے نظریں جھکے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

یہ رہا گیا تھا جان وہ سرگوشی کرتا لیٹ گیا

چلو اب سو جاو رات بہت ہو گئی ہے

وہ نور کا سر اپنے بازو پر رکھتا انکھیں موند گیا

جبکہ نور نے بھی اُس کے حصار میں پرسکون ہو کر انکھیں موند لی

ایک مہینے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں تھی کب سے کال کر رہا ہوں وہ بے چینی سے بولا

سوری میں سو گ ئ ی تھی وہ مصومیت سے سچ بولی

ہماری نیند اڑا کر آپ سو گ ئ ی

وہ بس بہت زیادہ تھکی تھی تو بھابھی نے کہا آرام کر لو

اُس نے صفائ ی دی

کر لو آرام یار اچھی طرح اپنی نیندیں پوری کرو

میرے لیے اچھا ہو گا وہ معنی خیزی سے بولا

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر حور کے گال سرخ ہوئے

بس ایک دن رہا گیا ہے پھر تم مکمل طور پر میری دسترس میں ہوگی

میری پناہوں میں تم آرام سے اپنی نیندیں پوری کرنا

پلیز حیدر آپ ایسی باتیں نہ کریں

جان حیدر ایک دفعہ پھر سے نام لینا میرا

وہ آج اُسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا

اس کی باتوں سے حور کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

حور کی طرف خاموشی حیدر کو مسکرانے پر مجبور کر گ ئی ی

کہاں گ ئی ی ہو یار وہ شوخ ہوا

جبکہ حور نے بنا کچھ کہے فون بند کر دیا

اور حیدر کا اُس کی حرکت پر قہقہ لگایا

کیا بنے کا تیرا حیدر وہ سرد آہ ہوا کے سپرد کرتا بڑبڑایا

اور حور کا ایک بار پھر سوچ کر مسکرا دیا

وہ مسلسل اُسے کال اور میسج کر رہی تھی مگر وہ کسی کا بھی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔

کل مہندی کا فنکشن تھا اور وہ ابان سے اپنے رویے کی معافی مانگنا چاہتی تھی

مگر وہ ایک ہفتہ سے اُسے اگنور کر رہا تھا

ساتویں دفعہ کال کرنے پر اُس نے فون اٹینڈا کیا

ہیلو!!!! وہی دلکش آواز جو نمرہ کے سماعتوں سے ٹکرائی ی

آپ کیسے ہے ؟ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی

زندہ ہوں!!! تم بتاو کیوں فون کیا

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

مجھے پتہ ہے تم نے کیا بات کرنی ہے کل مہندی کے فنکشن میں سب کو سچ بتا دو گا

کہ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا تم پر کوئی ی الزام نہیں آئے گے

مجھ سے طلاق کے بعد تم سعد سے شادی کر لینا ٹھیک ہے

اوکے اب آرام کرو ،اُس نے فون بند کر دیا اور نمرہ کتنی دیر ساکت کھڑی رہی

عباسی ہاوس میں ہر طرف گہما گہمی تھی

ہر کوئی ی کام کرتا نظر آ رہا تھا

مہندی کے فنکشن کا انتظام لان میں ہی کیا گیا تھا

سیٹیج کو پیلے رنگ کے خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا تھا

کیوں کے مہندی کمبین تھی اس وجہ سے دو جھولے رکھے گ ئے تھے

اوپر جائے جہاں وہ سبز اور پیلے رنگ کے لہنگا چولی میں مبلوس تھی

دونوں ہاتھوں میں گجرے ڈالے پھولوں کا خوبصورت زیور پہنے وہ بغیر کسی میک اپ کے بہت حیسن لگ رہی تھی

اُس کا دھیان مسلسل ابان کی کل والی بات پر جا رہا تھا

تو کیا وہ سچ میں مجھے چھوڑ دے گا سوچتے ہی انکھیں نم ہونے لگی تھی

وہ شیشے کے سامنے کھڑا کف لنک بند کر رہا تھا

اور ساتھ اُس کے عنابی لبوں پر شریر سے مسکراہٹ تھی

اس وقت وہ سفید رنگ کے کاٹن کے سوٹ میں مبلوس بہت پیارا لگ رہا تھا

ایک ہفتہ سے اُس نے نمرہ سے بات کرنا چھوڑا ہوا تھا

نمرہ کی بے چینی اُسے جسے مزا دے رہی تھی

کل بھی اُس نے صرف اس لیے کہا کہ وہ اظہار کر دے کہ محبت ہو گئی ہے

مگر وہ نہ بولی

جان بڑا تنگ کیا ہے اب میری باری ہے وہ مسکراتا ہوا خود پر سپرے کرنے لگا

وہ کب سے لاونج میں کھڑا اُس کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا

مگر وہ نیچے آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اس وقت وہ کالے رنگ کا سوٹ پہنے ہاتھ میں قمتیی گھڑی پہنے اچھے سے بال سیٹ کیے بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

جب اُس سے مزید انتظار نہیں ہوا تو اُس نے اوپر جانے کے لیے قدم بڑھائے تھے

جب وہ نیلی انکھوں والی شہزادی سڑھیاں اترتی نظر آئی

اورنج اور گرین کے لہنگے پہنے ہلکے سے میک اپ میں

بال کھلے چھوڑے اور ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ زیب کا دل بے قرار کر رہی تھی

آہستہ آہستہ وہ سڑھیاں اترتی اس کے قریب آ کھڑی ہوئی

چلیں وہ نظریں چراتی ہوئی بولی کیوں کے زیب کی انکھوں میں محبت کے دیپ وہ دیکھ چکی تھی

چلتے ہے پہلے زرا اپنی زوجہ کی تعریف تو کر لو

وہ کھینچ کے اُسے اپنے حصار میں لائے بولا

زیب چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا وہ یہاں وہاں دیکھتی بولی

چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہ اُس کے لبوں کو فوکس میں لیتا جھکا تھا

بیٹا جی گھر مہمانوں سے بھر ہے کچھ تو لحاظ کر لے

وہ جو اُس کے ہونٹوں کو چھونے والا تھا ایک دم پیچھے ہوا

جہاں جمیشد صاحب کھڑے مسکرا رہے تھے

وہ پاپا نور کی انکھیں میں کچھ چلا گیا تھا بس وہی دیکھ رہا تھا وہ خجل سا ہوا

چلو اب جلدی کرو کب سے کھڑی ہو جاو حور کو لے کر آو

وہ اُسے حکم دیتا باہر کی طرف چل دیا

جب کے جمیشد صاحب کھڑے بیٹے کی اداکاری دیکھ کر مسکرا رہے تھے

نور کا تو ویسے ہی شرم سے برا حال تھا وہ بھی زیب کے حکم کی تکمیل کرتی حور کے روم کی چل دی

خدا تم دونوں کی جوڑی ہمشہ سلامت رکھے جمیشد صاحب نے دل میں دعا کی

ماشااللہ آج تو ہماری نند پلس بھابھی بجلیاں گرا رہی ہے

وہ حور کے چہرے کو دیکھتی شرارت سے بولی

جہاں بے چینی واضع دیکھی جا سکتی تھی

اس وقت وہ یلو کلر کے لہنگے اور شوٹ شرٹ میں ملبوس تھی پنک لپ سٹک ہونٹوں پر لگائے

بالوں کو کھلا چھوڑ کر ایک سائیڈ پر کیا تھا پھولوں کا زیور پہنے وہ خود بھی ایک خوبصورت پھول لگ رہی تھی

بھابھی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ انگلیاں مروڑتی بولی

ڈر کس بات کا گڑیا کچھ نہیں ہو گا اور ویسے بھی میرا بھائی کوئی آدم خور نہیں جو تمہیں کھا جائے گا

آخری بات نور نے شرارت سے بولی جس سے حور ہنس دی

کمرے کا دروازہ کھلا تو جمیشد صاحب اندر داخل ہوئے

ہماری گڑیا تو بہت پیاری لگ رہی ہے وہ اُس کے قریب آئے

اور ماتھے پر ہونٹ رکھے

اپنے پاپا کو معاف کرو گی گڑیا ہر اُس غلطی کے لیے جو مجھ سے ہوئی

وہ نم انکھوں سے اثبات میں سر ہلا کر اُن کے سینے لگ کر رونے لگی

ہم تو آپ سے ٹھیک طرح سے معافی بھی نہیں مانگ سکے

اور آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہی ہے وہ نم لہجے میں بولے

پاپا آپ بار بار سوری بول کر مجھے شرمندہ مت کرے

حور نے اُن کا چہرا صاف کیا نور کی بھی انکھیں نم تھی

چلیں وہ آگے بڑھتے بولے

وہ بھی چہرا صاف کیے نور کے ساتھ باہر آئی

عباسی ہاوس میں دونوں فیملیز کا بھرپور استقبال کیا گیا

رخسانہ بیگم بھی خوش تھی دوبارہ سے اس خاندان کو اکھٹا دیکھ کر

وہ اپنے کسی دوست سے بات کر رہا تھا

جب ایک بچی اُس پاس آئی ی اور اک کاغذ پکڑا کر چلی گ ئی ی

اُس نے کاغذ کھولا اور اندر لکھی تحریر پڑھی

بےساختہ اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی ی

وہ سب کی نظروں سے بچتا اوپر نمرہ کے روم کی طرف چل دیا

دل میں تو اپنی جنگلی بلی کا ری ایکشن سوچ کر ہی گدگدی ہو رہی تھی

وہ سرشاری سے مسکراتا اُس کے روم تھا پہنچا

دروازے پر دستک دے کر وہ اندر داخل ہوا

جہاں وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی نیچے کا منظر دیکھ رہی تھی

تم نے مجھے بلایا وہ سنجیدہ سی صورت بنا کر بولا

نمرہ نے لہجے کا سرد پن شدت سے محسوس کیا

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے وہ انگلیاں مروڑتی ہوئی ی بولی

کل سے اُسے بہت سوچا مگر دل نے بس ابان کے حق میں گواہی دی

تمہیں کہا ہے نہ میں ابھی تھوڑی دیر میں سب کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کر لو گا

جان چھوٹ جائے گی تمہاری مجھ سے

وہ اُس کی بات کاٹ کر اُس کی انکھوں میں دیکھتا بولا جہاں اب نمکین پانی جمع ہونے لگا تھا

وہ نظروں کا زوایہ بدلتا ہوا منہ موڑ گیا

وہ اُسے سبق سکھینا چاہتا تھا

مگر دل تو اُس پاگل لڑکی کے آنسو چُننے کا کر رہا تھا

جو اظہار نہیں کر رہی تھی بس روی جا رہی تھی

میں کچھ اور کہنا چاہتی ہوں آپ سے وہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی

مگر میں کچھ نہیں سنا چاہتا وہ جانے لگا

اُس کے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ چہرا بھگو رہے تھے

روک لو یار وہ دل میں اُس سے مخاطب تھا

یہ روک کیوں نہیں مجھے

روک لو پاگل لڑکی وہ دروازے تک پہنچ گیا تھا

اُس نے مایوس ہو کر ہنڈل پر ہاتھ رکھا۔

نمرہ جلدی سے اُس کے قریب پہنچی اور اُس کو اپنی طرف موڑا

ابان کا تو دل بھنگڑے ڈالنے کا کر رہا تھا

تمہیں نے مجھے سمجھ کیا رکھ ہے ابان میں کوئی کھلونہ ہوں

نمرہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا

وہ اُس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اور اُن صاحب کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے

جسے جب دل چاہے تم اپنے مرضی سے اپنا بنا لیا اور دل بھر گیا تو دور پھینک دیا

وہ مسلسل اُسے کے سینے پر تھپڑ مار رہی تھی

اور وہ خاموش کھڑا اُسے سن رہا تھا

پہلے تم نے مجھے اپنی محبت کا احساس کرایا

اور جب میرے دل میں محبت پیدا ہوئی ی تم چھوڑنے کی بات کر رہے ہوں

ابان نے جھٹکے سے سر اٹھایا

وہ محبت کا اظہار کر گ ئی ی تھی

وہ مہندی کی دلہن بنی اُس کا دل بے ایمان کر رہی تھی

اگر تم نے باہر کچھ بھی کہا تو میں اپنی جا

باقی کے الفاظ اُس نے اپنے ہونٹوں سے چُن لیے

جبکہ نمرہ انکھیں پوری کھولے اُسے دیکھنے میں مصروف تھی

وہ چند لمحوں بعد پیچھے ہوا

تمہارے ہونٹوں سے اظہار سن کر جتنی خوشی مجھے ہوئی ی ہے بتا نہیں سکتا

اور تمہیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جان

وہ اُس کے گرد حصار بنا کر بولا

بس یہ ایک چھوٹا سا ڈرامہ تھا تاکہ تم سیدھی ہو جاو

وہ نمرہ کی ناک دباتا مسکرایا

تم اتنے دن سے ڈرامہ کر رہے تھے وہ اُس کے حصار سے نکلتی ہوئی ی بولی

جس پر ابان نے شرارت سے اثبات میں سر ہلایا

تم بہت بدتمیز ہو مجھ سے اب بات مت کرنا اور کوئی ی ضرورت نہیں کل کمرے میں آنے کی

ورنہ تمہارا سر پھاڑ دو گی

Email : aatish2kx@gmail.com Whatsapp : 03335586927

وہ اُسے پیچھے کرتی واشروم میں گُھس گئی

پیچھے وہ ہونق بنا کھڑا رہا

وہ دونوں اسٹیج پر بیٹھے اپنی دلہنوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے

ابان تو نمرہ کو دیکھا آیا مگر حیدر بے چینی سے حور کی راہ تک رہا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آتی دیکھائی دی

آرام آرام سے قدم رکھے وہ چل رہی تھی

وہ اسٹیج کے قریب پہنچی تو اُن دونوں نے انہیں اوپر چڑھنے میں مدد تھی

حیدر تو بس حور کو دیکھی جا رہا تھا وہ جو پہلے ہی نروس تھی

اس طرح دیکھنا سے اُس کا بیٹھنا محال ہو گیا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو دل تو کر رہا ابھی نکاح کر کے تمہیں اپنے ساتھ لے جاو

وہ اُس کی طرف جھکتا سرگوشی کرتا مسکرایا

حور سرخ چہرا جھکا گئی اور حیدر اس خوبصورت منظر کو دیکھنے لگا

ابان نے نمرہ سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ اُس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی

وہ بھی خاموش ہو کر رسمیں انجوائے کرنے لگا

مہندی کا فنکشن رات ایک بجے تھا اختتام کو پہنچا

تمام رسموں کے بعد سب مہمان چلے گئے تھے

وہ گھر آئے تو تھکن کی وجہ سے حور اور جمیشد صاحب سونے چلے گئے

جب کے نور لاونج میں بیٹھی تھی اس وقت اُسے بہت بھوک لگی تھی کھانا تو اُس نے کھایا ہی نہیں تھا

ملازم سارے چلے گئے تھے اور نور کا خود اٹھنے کا دل نہیں کر رہا تھا

وہ وہی بیٹھی جولیری اتر رہی تھی جب زیب ہاتھ میں ٹرے پکڑے اُس کے سامنے بیٹھا

تم نے کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی میڈیسن لی وہ خفا سا بولا

اور چمچ اُس کے منہ کے قریب لیا

زیب قسم سے دل نہیں تھا کر رہا، جانتی تھی وہ کھانے کی لاپرواہی پر کتنا ناراض ہوتا ہے

اس لیے صفائی دینے لگی

وہ خاموشی سے کھلاتا رہا تھوڑی سی بریانی کھانے کے بعد زیب نے اُسے دودھ کا گلاس دیا

جسے وہ ناک منہ چڑھ کر خاموشی سے پی گئی

اس کے انداز پر زیب کے ہونٹوں پر مسکراہت آئی

زیب نے اُسے گود میں اٹھایا اور کمرے کی طرف چلا دیا

جانتا تھا وہ بہت تھک گئی ہے

وہ روم میں داخل ہوا اور اسے آرام سے نیچے اترا

وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی اور کپڑے چینج کر آئی

جبکہ زیب بیڈ پر بیٹھا اُس کا انتظار کر رہا تھا

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بیڈ کے قریب پہنچی اور پھر زیب کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی

زیب نے بھی اُس کے گرد حصار بنایا

"آئی لو یو "وہ دھیرے سے بولی

لو یو ٹو جانم وہ اُس کے بالوں پر بوسا دیتا بولا

اس طرح وہ ایک دوسرے کی آغوش میں پر سکون ہو کر سو گئے

اگلا دن بہت مصروف تھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی حور اور نور کو پالر چھوڑ کر آیا تھا

اب بھی وہ دیگر کاموں میں مصروف تھا

تیار ہونے پر نور نے زیب کو میسج کیا اور وہ انہیں لینے چلا گیا

وہ سرخ رنگ کا لہنگا پہنے کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی بیوٹیشن کے کیے گئے میک اپ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

جبکہ نور رائل بیلو کلر کی میکسی پہنے جس پر سفید سیٹون سے خوبصورت ورک ہوا تھا پہنے زیب کے دل پر بجلی گرا رہی تھی

وہ سات بجے کے قریب ہال پہنچے حور اور نمرہ کو Birdal room میں بیٹھا دیا گیا تھا

نمرہ بھی ڈیپ ریڈ کلر کا گرارا پہنے مہارت سے کیے گئے میک اپ میں پری لگ رہی تھی

تھوڑی دیر بعد ہی بارات پہنچے کا شور مچا

دونوں دلہے اسٹیج پر بیٹھے خوبصورت لگ رہے تھے

ابان نے بلیک شروانی پہنی تھی جبکہ حیدر نے سکن کلر کی جس میں وہ بہت ہیڈسم لگ رہا تھا

کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم شروع ہوئی

پہلے ابان اور نمرہ کا نکاح ہوا اور پھر حیدر اور حور کا

PRIME URDU NOVELS

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

بہت خوبصورت لگ رہی ہو جان ابان دھیرے سے بولا

جبکہ کے نمرہ نے کوئی ی جواب نہیں دیا

تم تو میں گھر جا کر بتاو گا وہ دھمکی دیتا بولا

جس سے نمرہ مسکرا دی

اتنا ڈر کیوں رہی ہو یار وہ اُس کے ٹھنڈے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا مسکرا کر بولا

ن۔۔نہیں۔۔۔ت۔۔تو وہ ٹوٹے الفاظ میں بولی جبکہ ہاتھ ابھی بھی حیدر کی گرفت میں تھا

اور اُس کا لمس حور کا دل دھڑکا رہا تھا

رخصتی کا شور ہوا حور زیب کے گلے لگے بہت روئی ی زیب بھی اُسے سینے سے لگائے نم انکھوں سے رخصت کر رہا تھا

جبکہ کے نمرہ بھی عباس صاحب کے سینے سے لگی رو رہی تھی

وہ دونوں قرآن کے سائے میں رخصت ہو کر اپنے پیا کے گھر چلی گ‍ئی ی

پیچھے سا اُن کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے

نور اُسے حیدر کے کمرے میں لے آئی ی اور آرام سے بیڈ پر بیٹھایا

تم یہاں بیٹھو میں حیدر کو بیھجتی ہوں نور اس کا لہنگا سیٹ کرتی بولی

وہ باہر جانے لگی جب حور نے اُسے روک لیا

بھابھی پلیز ابھی نہ جائے وہ اُس کا ہاتھ پکڑتی بولی

"یہی ہوں میں گڑیا" اور اگر اُس نے کوئی ی بدتمیز کی تو مجھے بتانا۔

اب تم آرام کرو اوکے

وہ اُس کے گال پر پیار کرتی روم سے چلی گ ئی ی

حور نے نظریں اٹھا کر روم کو دیکھ جو خوبصورتی سے سجا ہوا تھا

پورے کمرے میں گلاب کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی تھی

برقی کینڈلز سے کمرے میں روشنی تھی جو ماحول میں ایک الگ فسوں پیدا کر رہی تھی

سامنے دیوار پر حیدر کی مسکراتی تصویر تھی حور اُسے دیکھنے لگی

وہ ہنستا ہوا بہت خوبصورت لگتا تھا روم کا دروازہ کھلا اور وہ اندر آیا چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی

حور جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گ ئی ی

اُسے نے اپنا کُلا صوفے پر رکھ اور شروانی کے اوپر والے دو بٹن کھول کر اُس کے سامنے بیٹھ گیا

جو سر جھکائے مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی

اجازت ہو تو گھونگھٹ اٹھا لو وہ دھیمی آواز میں بولا

حور نے اثبات میں سر ہلایا

حیدر نے اُس کا گھونگھٹ اٹھایا اور کتنے ہی پل وہ دیکھتا رہا گیا

اُس نے ہاتھ بڑھ کر حور کا چہرا اوپر کیا

اور بے خود ہو کر اس کی لرزتی پلکوں کو چھو لیا

حیدر کا لمس محسوس کر کے وہ جی جان سے کانپی

میں بہت خوش ہوں حور تم نے میری زندگی میں آ کر اُسے مکمل کر دیا

وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کے بولا

اور پھر سائیڈ دراز سے ایک مخملی کیس نکلا

یہ تمہاری منہ دیکھائی ی

حور نے کھولا تو اُس میں پائل کا خوبصورت جوڑا تھا

بہت پیارا ہے اُس نے دل سے تعریف کی

حیدر نے باری باری اُس کے دونوں پیروں پر پائل پہنائی ی

اور پھر اُن پر ہونٹ رکھ دیے

مجھے چینج کرنا ہے وہ جلدی سے پاوں کھینچ کر کھڑی ہوئی ی

اوکے وہ بھی اٹھ کر واشروم میں چلا گیا

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا ڈوپٹہ پینوں سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی

واشروم کا دروازہ کھولا اور وہ ٹراوزر پہنے بغیر شرٹ کی باہر آیا

حور نے نظر اٹھا کر اُسے دیکھا پھر اپنا کام کرنے لگی

میں کچھ مدد کرو

نہیں میں کر لو گی

حیدر مسکرا دیا

اُس نے حور کی نازک گردن کو بھاری سیٹ سے آزاد کیا

پھر اُس کی شفاف گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

اس طرح ہی ایک ایک کرتا اُس کے سارے زیور اترنے لگا

حور تو بس گرنے والی تھی اس کی گستخیوں سے وہ پگھل رہی تھی

حیدر نے اُسے گود میں اٹھایا اور بیڈ پر اُسے نرمی سے لیٹا کر اُس پر جھکتا چلا گیا

وہ نرمی سے اُسے اپنی پیار کی بارش میں بھگونے لگا

حور نے بھی اپنا آپ اُسے سونپ دیا

رخسانہ بیگم اُسے ابان کے روم میں چھوڑ کر گ ئی ی

پورا کمرا گلاب اور موتیاں کے پھولو سے سجا تھا

وہ اپنا گرارا سنبھالتی اٹھی اور وڈوراب سے اپنے لیے کوئی ی ہلکا سر ڈریس نکل کر چینج کرنے واشروم میں چلی گ ئی ی

پندرہ منٹ بعد وہ باہر نکلی دھلے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ آرام سے بیڈ پر آ کر لیٹ گ ئی ی

اب تمہیں پتہ لگے گا ابان کسی کو تنگ کرنے سے کیا ہوتا ہے

وہ مسکرا کر انکھیں بند کر گ ئی ی صبح سے تھکی تھی اس لیے جلد ہی نیند کی وادی میں کھو گ ئی ی

وہ مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا آج اُس کی محبت ،اُس کی دسترس تھی

اُس نے دروازے کے ہنڈل پر ہاتھ رکھا اور وہ کھلتا چلا گیا

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا بیڈ کے قریب پہنچا جہاں وہ دنیا سے بے خبر سو رہی تھی

میرے ارمانوں پر پانی پھیر کر کتنے آرام سے سو رہی ہے وہ بڑبڑایا

اُس نے اپنی شروانی اتر کر صوفے پر رکھی اور فریش ہونے چلا گیا

وہ نیند میں تھی جب اُسے اپنے چہرے پر کسی کا لمس محسوس ہوا

اُس نے دھیرے سے انکھیں کھولی تو اپنے اوپر ابان کو جھکا پایا

جو نرمی سے اُس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہا تھا

تم پیچھے ہو کر بات کرو میں ناراض ہوں تم سے خفگی سے منہ موڑ گ ئ ی

اب تو میں پیچھے نہیں ہوں گا پہلے ہی تو کپڑے چینج کر چکی ہوں

وہ اُس کی طرف پھر جھکنے لگا جب نمرہ نے اُسے دھکا مارا اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئ ی

ابان مسکراتا اُس کے قریب گیا اور پھر ایک نازک سی چین اُس کے گلے میں پہنائ ی اور گردن پر اپنے لب رکھ دیے

نمرہ پوری جان سے کانپی

تمہاری منہ دیکھائ ی وہ سرگوشی کرتا اس کی کان کی لو چومتا اس گود میں اٹھ کر بیڈ پر لایا

نمرہ کی زبان تو جیسے تالو سے لگ گ ئ ی تھی

اور پھر وہ اُس پر چھاتا رہا اور نمرہ کی کمزور مزامت دم توڑتی گ ئ ی

اگلے دن سب کی ڈورے لگی تھی آج ان دونوں کے ساتھ نور اور زیب کا بھی ولیمہ تھا

بیوٹیشن کے مہارت سے کیے گ ئ ے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

سنہری رنگ کی خوبصورت میکسی جس پر سونے سے کام ہوا تھا

نازک سی جیولیری پہنے وہ سیدھا زیب کے دل میں اتر رہی تھی

زیب نے گرے ڈنر سوٹ پہنا تھا اور وہ بھی بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

سب سے پہلے ہال میں نور اور زیب کی انٹری ہوئ ی

تمام لائٹ بند تھی بس ایک لائٹ انہیں فوکس کر رہی تھی

زیب نے اپنے آفس کے پورے سٹاف کو انوائٹ کیا تھا

سب ہی ان کی جوڑی کی تعریف کر رہے تھے

پھر اس کے بعد ابان اور نمرہ داخل ہوئے

ابان نے رائل بلیو کلر کا ڈنر سوٹ پہنا تھا

جبکہ نمرہ سیم کلر کی میکسی پہنی بہت پیاری لگ رہی تھی

حیدر نے بلیک کلر کا ڈنر سوٹ پہنے تھا اور حور نے پرپل کلر کی خوبصورت فراک پہنی تھی

جس میں وہ بلکہ گڑیا لگ رہی تھی

اسیٹج پر وہ تینوں جوڑیاں بیٹھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ہمارے بچے کتنے پیارے لگ رہے ہے مریم بیگم عباس صاحب کو دیکھتی بولی بولی

خدا ان کی خوشیاں سلامت رکھے

امین وہ دل سے بولے

ولیمہ کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا

سب لوگ گھر واپس آ چکے تھے

وہ اپنے روم میں موجود تھی تھوڑی دیر پہلے ہی زیب اُسے چھوڑ کر گیا تھا

ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ کر اُس کی کمر میں درد ہونے لگا تھا

اوپر سے اتنی ہیوی میکسی سے اُسے الجھن ہو رہی تھی

وہ ڈریس چینج کرنے کے لیے اٹھی ہی تھی جب زیب کمرے میں داخل ہوا

پھر اُسے بیڈ پر بیٹھ کر اُس کے پاوں جوتے سے آزاد کیے

زیب میں کر لو گی آپ چھوڑے وہ اپنے پیر کینھچتی ہوئی بولی

نہیں!!!!! میں کر رہا ہوں نہ اس لیے خاموشی سے بیٹھی رہو

ایک ایک کر کے وہ اُس کی ساری جیولیری اتر رہا تھا

پھر زیب نے اُس کا ڈوپٹہ پینوں سے آزاد کیا

جس سے نور کے بال کھل کر کمر پر بکھر گ ئی ے

اب میں جاو چینج کرنے وہ کی طرف دیکھتی بولی

مگر جلد ہی نظریں جھکا لی کیونکہ وہ بڑی گہری نظروں سے اُس کا جائزا لے رہا تھا

میں مدد کر دیتا ہو تمہاری وہ اُسے اپنے قریب کرتا بولا

شکریہ لیکن مجھے آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں

وہ اپنا آپ چھڑاتی بولی

اچھا جاو چینج کر کے آو

وہ اُسے حکم دیتا بیڈ پر لیٹ گیا

وہ ڈرائیسنگ روم میں گ ئی اور اپنی وڈارب کھولی اور ایک سمپل سا پنک کلر کا جوڑ نکالا

وہ فریش ہو کر باہر آئی چہرے سے واضع تھکن محسوس ہو رہی تھی

وہ آکر ایک زیب کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گ ئی

زیب نے اُس کی انکھیں چومی اور پھر ماتھے پر بوسا لیا.

اور وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلنے لگا

جسے سے نور کو بھی سکون ملا اور وہ انکھیں موند گ ئی ی

اور تھوڑی ہی ان پر نیند کی دیوی مہربان ہو گ ئی ی

نو مہینے بعد..........

وہ آپریشن تھیٹھر کے باہر کھڑا پریشانی سے یہاں وہاں ٹہل رہا تھا

اندر اُس کی متاع جان ایک ن ئی ی زندگی کو جنم دینے والی تھی

زیب بیٹا بیٹھ جاو تھک جاو گے مریم بیگم اُس کے قریب آکر بولی

جی بھائی ی آپ آرام سے بیٹھ جائے بھابھی کو کچھ نہیں ہو گا

وہ خاموشی سے سر جھکا کر بیٹھ گیا مگر اس کا ذرہ ذرہ خدا کے آگے اپنی پرنسس کے لیے دعا گو تھا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولا اور ڈاکٹر باہر آئی ی

زیب بھاگنے کے انداز سے اُن کے قریب پہنچا

ڈاکٹر مائی ی وائی ف

آپ کی وائی ف باکل ٹھیک ہے اور مبارک ہو خدا نے آپ کو ایک پیارا سا بیٹا دیا ہے

تھوڑی دیر میں ہم اُنہیں روم میں شفٹ کر دے گے

وہ پروفیشنل انداز میں بول کر چلے گ ئی ے

پھوپھو مبارک ہو آپ نانی پلس دادی بن گ ئی ی

وہ خوشی سے اُن کے گلے لگتا بولا

تمہیں بھی بہت مبارک ہو اللہ ڈھیڑوں خوشیاں دے تم کو

کچھ لمحہ بعد نرس نے کمبل میں لیپٹا ننھے سے وجود کو زیب کی گود میں دیا

یہ کتنا کیوٹ ہے بھائی ی حور اُس کے نرم گالوں پر پیار کرنے لگی

زیب نے اُس کا ماتھا چوما پھر انکھیں پھر اُس کی چھوٹی سی ناک ایک سکون کی لہر اُس کہ اندر ڈوری

پھوپھو آپ اسے سمبھالے میں شکرانے کے نفل ادا کر کے آتا ہوں

وہ آرام سے انہیں دیتا اپنی انکھیں صاف کرتا مسجد کی طرف چل دیا

ماما یہ مجھے دے پلیز

یہ بھائی ی وہ اُسے دیتی اندر روم کی طرف چل دی جہاں نور کو شفٹ کیا گیا تھا

حیدر دیکھ یہ کتنا پیارا ہے

ماشااللہ بہت کیوٹ ہے اُس بےبی کے ہاتھوں پر کس کیا

ویسے ہمارا بےبی بھی اتنا ہی کیوٹ ہو گا نہ

وہ اُس کان میں سرگوشی کرتا مسکرایا اور پھر بےبی کی طرف متوجہ ہو گیا

حور کے گال پل میں سرخ ہوئے

افففف اب ایسے کرو گی تو پھر مجھے سے کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا

آپ بہت بے شرم ہے حیدر وہ اُسے ایک طرف کرتی مریم بیگم کے پیچھے چل دی

حور کو دوسرا مہینہ تھا حیدر ایسے ہی بات بات پر اُسے تنگ کرتا تھا

جس پر وہ شرمانے پر مجبور ہو جاتی تھی

ابان پلیز چلے نہ مجھے آپی کے بے بی کو دیکھنا ہے

وہ بڑی مشکل سے اپنا بھرا ہوئے وجود کے ساتھ اٹھ کر اُس کے قریب آئی ی

جو آفس کا کوئی ی کام کر رہا تھا

نمرہ بھی امید سے تھی اُس کا ساتویں مہینہ چل رہا

الٹرساوئی نڈ کے مطابق اُن کے دو جڑواں بچے تھے

اس لیے ابان اُسے کہیں لے کر بھی نہیں جاتا تھا

جان کل آپی گھر آ جائے گی پھر چلے گے ویسے بھی ماما گ ئی ی تو ہے

اور میں کوئی ی ریسک نہیں لے سکتا اس لیے جان تم ریسٹ کرو

وہ اُس کا ہاتھ لبوں سے چھوتا بولا

لیکن مجھے ابھی جانا ہے

پلیز میری بات مان لے

میں نے کہا نہ نہیں وہ منہ بسورتی اٹھ کر بیڈ پر جا کر لیٹ گ ئی ی

ابان نے اُس کی شکل دیکھی تو پھر حیدر کو وڈیو کال کی

جان!!!! وہ پیار سے پکارتا

مگر وہ نہ ہلی

ابان نے لپ ٹوپ اُس کے سامنے کیا

جس میں حیدر ایک بہت پیارے بچے کو لے کر کھڑا تھا

ماشاالله بہت پیارا ہے پھر تھوڑی دیر میں یہاں وہاں کی باتیں کرتے کال بند ہو گ ئی ی

اب بھی ناراض ہو وہ اُس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتا بولا

آپ نے مجھے ڈانٹا وہ چہرا موڑے بولی

جان ایم سوری تم جو سزا دو گی وہ مجھے قبول ہے یار

وعدہ کرئے پہلے

پکا وعدہ جان وہ اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا بولا

اُس نے اپنی ناک سے نمرہ کی گردن کو چھوا

آپ کی سزا ہے کہ آج آپ صوفے پر سوئے گے وہ ہنسی ضبط کرتی بولی

یہ غلط بات ہے جان تمھیں پتہ ہے تمہارے بغیر مجھے نیند نہیں آتی

میں کیا کر سکتی ہوں آپ نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے تکیہ پکڑاتی بولی

مگر میری بات تو سنو جان

نہیں آپ جائے یہاں سے، وہ شرارت سے بولی

وہ اپنی شکل بسورتا اٹھ کر صوفے پر چلا گیا

وہ روم میں داخل ہوا تو نور انکھیں موند کر لیٹی تھی

بے بی کاٹ میں اُس کا چھوٹا سا شہزادہ سو رہا تھا ماں پر گیا ہے پورا وہ مسکرا کر بولا

زیب دھیرے سے چلتا نور کے قریب پہنچا اور اُس کے ماتھے پر لب رکھے

نور نے اپنی انکھیں کھولی تو وہ مسکراتا ہوا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

شکریہ جانم مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے

نور مسکرا دی

ہمارا بے بی دیکھا ہے

نہیں میں نے سوچا آپ کے ساتھ دیکھو گی

زیب نے آرام سے اُسے گود میں اٹھایا اور اُس کے پاس لے آیا

نور نے آرام سے اُسے اپنی گود میں لیا

پھر باری باری اُس کے ہر نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگی

جس سے وہ کسمسایا

بس کرو یار اتنا پیار تو کبھی اُس کے باپ سے بھی نہیں کیا

زیب سے جب رہا نہ گیا تو بولا

نور اُس کے انداز پر ہنس دی

پھر تھوڑی دیر میں سب کمرے میں داخل ہوئے

جمیشد صاحب نے اُس کے کان میں اذان دی

اچھا بھائی ی بتائے اس کا نام کیا سوچا

حور مسکرا کر بولی

سب زیب کی طرف متوجہ ہوے

حنان لغاری زیب نے اُس کے کان میں بولا

ماشااللہ بہت پیارا نام ہے

سب اُسے باری باری پیار کر رہے تھے اور زیب نور کے ساتھ بیٹھا ان کے مسکراتے چہروں کو دیکھا رہا تھا

جہاں صرف خوشیاں تھی

پانچ سال بعد.......

پرنسس میرا ناشتہ کہاں ہے وہ ڈائی نگ ٹیبل پر بیٹھتا بولا

میری پرنسس پہلے میرے لیے ناشتہ بنائے گی کیوں کہ مجھے سکول کے لیے دیر ہو رہی ہے

تمھیں کتنی دفعہ کہاں ہے حنان ماما ہے وہ تمھاری پرنسس صرف میری ہے

نو جی میں اُنھیں پرنسس ہی کہوں گا ماما تو پرانے لوگ کہتے ہے

وہ بھی زیب کا ہی بیٹا تھا، آپ اپنے لیے کوئی ی اور لے آئے اوکے

وہ سکون سے بیٹھا جوس پینے لگا،،جمیشد صاحب بیٹے کی صورت دیکھ کر ہنس دیے

ہنس لے بھی اور وہ میری پرنسس ہے سمجھے چبا چبا کے کہتا اندر کی کیچن کی طرف جانے لگا

اگر آپ اندر گ ئی ے تو میں انھیں کل آنٹی والی بات بتا دو گا

(کل جب زیب حنان کو سکول چھوڑنے گیا تھا تو وہاں کسی کی میڈر نے اُس کی تعریف کی اور کہاں آپ بہت ہنڈسم ہے.اور یہ بات اس چھوٹے شہزادہ کے کانوں نے سن لی تب سے بچارے زیب کو دھمکیاں مل رہی ہے)

پانچ سال کا حنان دھمکی دیتا بولا

اور وہ کام کر گ ئی ی کیوں کے زیب واپس آ کر بیٹھ گیا تھا

جانتا تھا اگر بتائے گا تو اُس کا ری ایکشن کیسا ہو گا

اگے وہ کم دور رہتی ہے جو تم بھی اُس کے حفاظت کرنے لگے ہو

وہ بڑبڑایا جسے ٹیبل پر بیٹھے جمیشد صاحب کے کانوں میں بخوبی سنی

ابان اٹھ بھی جائے بچوں کو سکول کے لیے دیر ہو رہی ہے

وہ اُس کے کندھا پر ہاتھ رکھتی بولی

اوکے جی اٹھ گیا

آپ کے دونوں صاحبزادہ تیار ہے آپ بھی جلدی کریں

وہ چیزیں سمٹتی بولی

آہ!!!!! کیا ہوا ابان

انکھیں میں کچھ چلا گیا

ادھر دیکھے وہ قریب آئی ی

ابان نے بنا کچھ کہے اُس ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑا اور واشروم میں چلا گیا

بدتمیز وہ شرم اور غصہ سے بڑبڑائی ی

نمرہ اور ابان کو خدا نے دو بیٹوں سے نوازہ تھا

اذان ابان شاہ اور پھر فیضان ابان شاہ

اذان بلکہ اپنے تایا کی طرح ضدی تھا اور فیضان ابان کی کاپی تھا

ان دونوں میں شاہ ولا کے لوگوں کی جان تھی

پاپا اٹھتے نہ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے حیدر کا کندھا ہلتی بولی

پاپا کی جان میں تو کب کا اٹھا ہوں وہ اُس کے بال خراب کرتا بولا

جس سے وہ منہ پھولا کر بیٹھ گ ئ ی

حیدر اور حور کو خدا نے اپنی رحمت سے نوازہ تھا جس کا نام انھوں نے ایشال رکھ

وہ تین سال کی بچی کی انکھیں بلکل نور جیسی تھی وہ پھولے گالوں والی بچی نور کو بھی بہت پسند تھی

کیا ہوا میری جان کو وہ اُسے گود اٹھاتا بولا

آپ نے میرے بال خراب کر دیے

اووو ایم سوری جان

ماما کہاں ہے؟ کیچن میں ہے

چلو ماما پاس چلتے ہے

وہ کیچن میں آیا تو حور ناشتہ بنا رہی تھی

گڈ مورننگ جانو وہ پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیتا بولا

آپ نے مجھے ڈرا دیا حیدر بیٹھے میں ناشتہ لے کر آ رہی ہوں

بھوک نہیں پیاس لگی ہے وہ بے خود سا ہو کر جھکنے لگا

جب کیچن میں ایشال حور کو پکارتی آئ ی

اور وہ ایک دم سے اُس کے حصار سے نکلی

اور ہنسے لگی جب کے حیدر مسکراتا آفس کے لیے تیار ہونے چلا گیا

وہ کمرے میں آئی ی جہاں وہ منہ پھولا کر ٹائی ی بندھنے میں مصروف تھا

وہ اُس کے قریب ہوئی ی اور خود بندھنے لگی

مل گیا وقت میرے لیے وہ شکوہ کرتا بولا

آپ کے لیے تو وقت ہی وقت ہے ہمارے پاس وہ ایک ادا سے بولی

جس سے زیب مسکرا دیا اور اُسے اپنے سینے سے لگا لیا

وہ ایسے ہی کھڑے ایک دوسرے میں کھوئے تھے

جب روم کا دروازہ کھلا اور حنان اندر آیا

نور جلدی سے اُس سے دور ہوئی ی

ماما چلے میری بک نہیں مل رہی وہ اُس کا ہاتھ کھینچتا بولا

جس سے زیب اور نور دونوں ہنس دیے

The End

یہ میری پہلی کوشش ہے پڑھ کر بتائے کیسا لگا